تعلیماتِ اسلام

مؤلفہ

مولانا مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب

میرٹھی

پبلشرز تاج پبلشنگ ہاؤس دہلی

قیمت فی جلد تین روپیہ پچاس نئے پیسے

دیباچہ

اِس تکلیف دہ اور پریشان کُن دَور میں ہر انسان کو بوجہ فکرِ معاش و دیگر توہمات لاحقہ امورات روزمرہ کے نئے نئے اور نئی نئی عادات نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ پُرانی عادات پُرانے اطوار، پُرانی تہذیب سب نظرانداز ہو گئیں۔ مذہب سے بیگانگی، مذہبی اور دینی کتابوں کی طرف سے لاپرواہی، علمِ دین کے حصول کی طرف سے غفلت۔ اگرچہ ہمارے علماء، اللہ ان کو غریقِ رحمت کرے اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ بڑی محنت اور جانکاہی سے بڑی مفید اور کارآمد مذہبی کتابیں تصنیف فرماگئے ہیں اور ان کی اشاعت بھی ہوئی۔ لیکن موجودہ دَور کے مسلمان کی بدشوقی، کم ہمتی نے ان کی طرف سے عدم توجہی برتی۔ اِسی عدم توجہی، بدشوقی کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان بداخلاق، بےغیرت، بےشرم بےحیا، بُزدل، کم ہمت اور اسی قسم کی دوسری کمزوریوں میں مُبتلا ہے۔

کاش مسلمان آنکھیں کھولے اور دینی و مذہبی تعلیم کی روشنی میں وہ راستہ اختیار کرے جس پر چل کر وہ اپنی تمام کمزوریوں کو دُور کرسکتا ہے اور صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے۔

مسلمانوں کی عدم توجہی اور بدشوقی کے باوجود بھی مدت سے میرا خیال تھا کہ ایک ایسی کتاب تالیف کی جائے کہ جس میں اختصار کے ساتھ تمام اسلامی مسائل اور تعلیمات کو یکجا کر دیا جائے۔ جس سے بچے جوان اور بوڑھے سب ہی مستفید ہو سکیں۔ چنانچہ یہ کتاب بہت سی فقہ کی کتابوں سے استنباط کر کے سلیس اُردو زبان میں تالیف کر کے پیش کی جا رہی ہے۔ اس کتاب میں بطور سوال و جواب کے تمام مذہبی مسائل کو بڑی محنت و کوشش اور خوبصورتی سے پیش کیا ہے۔ خدا کرے یہ کتاب مقبول ہو اور مسلمان اس کے مطالعہ کے بعد اپنی دینی اور دُنیاوی حالت درست کر سکیں۔

محمد عبدالصمد خاں

فہرست مضامین تعلیمات اسلام

پرنٹر پبلشر راحت علی کرمانی نے نیو قادری پریس ۹۷ مور کینڈ روڈ بمبئی ۸ سے چھپوا کر تاج پبلشنگ ہاؤس دہلی سے شائع کیا

تعلیماتِ اسلام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

سب تعریف اُس ذاتِ پاک و بے نیاز وحدہٗ لاشریک لہٗ کو زیبا ہے، جس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے فرشتوں کو پیدا کیا جو شب و روز اس کی حمد میں مشغول ہیں۔

جس نے آسمان بے ستون بنائے۔ زمین کو بے سہارے پانی پر پھیلایا، پہاڑوں کو اس کی مضبوطی کے واسطے میخوں کے طور پر قائم کیا۔ قلم نے جب اس کی مدح لکھنے کا ارادہ کیا تو اول سجدہ کے لئے سر جھکایا اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا۔

عقلِ انسانی اُس کے عجائبات اور نادرات تک کیونکر پہنچے، آسمان اس کے بھید کا صرف ایک پردہ ہے۔ زمین اس کی پرکار کا ایک نقطہ ہے۔

یہ اس کا احسان ہے کہ اس نے انسان کو باوجود خاکی الاصل ہونے

کے اشرف المخلوقات بنایا اور اتنا رتبہ بڑھایا کہ ہر مخلوق پر فوقیت دی۔

نعت

اس کا شکر کس طرح ادا ہو! اس نے ہمارے لئے اپنے محبوب کو (اُن پر ہزاروں درود اور سلام) ہدایت کے واسطے بھیجا جو افتخار الانبیاء ہوئے۔ سب سے پہلے ان کا نور پیدا ہوا۔ سب نبیوں کے پیچھے ان کا ظہور ہوا، نبوت اور رسالت اُن پر ختم ہوئی۔ آپ کی شان میں لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وارد ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو کچھ پیدا کیا آپ کا صدقہ ہے، آپ ہی کے سبب سے ہم نے کتاب آسمانی پائی۔ آپ نے ہمیں احکام شرعی سکھائے، ہزاروں معجزے آپ سے ظہور میں آئے، دُنیا میں دین کی آپ نے تکمیل کی۔ عاقبت میں انکے وسیلے سے گنہگار اُمت کی شفاعت ہوگی۔ ان کی شان میں صرف یہی کافی ہے ؎

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقَّہٗ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو ان کی تابعداری کے ساتھ دینِ اسلام پر قائم رکھ کر ایمان کے ساتھ اُٹھائے اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین یا ربَّ العٰلمین۔

اللہ کا کوئی شریک نہیں

اُستاد: اے عزیزو یقین کرو اور ضروری جانو کہ خدائے تعالیٰ جل جلالہٗ وحدہٗ لاشریک ہے جس نے زمین و آسمان اور چاند و سورج اور تمام دُنیا

کو پیدا کیا ہے۔ وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے۔ اس کو فنا نہیں۔ وہ ہمیشہ سے زندہ اور موجود ہے۔ ہر جگہ سب کی سنتا ہے سب کو دیکھتا ہے۔ کوئی بات نیک بد، عیب، صواب اس سے چھپے نہیں۔ بغیر اس کے حکم کے ذرّہ حرکت نہیں کر سکتا۔ دنیا میں کوئی امر بغیر اس کی مرضی اور اجازت کے نہیں ہوتا۔ اسی کے حکم سے پانی برستا ہے۔ اسی کے حکم سے ہوا چلتی ہے۔ فرشتے اور آدمی جنّات، حیوانات سب اسی کے اختیار میں ہیں۔ چاند، سورج اسی کے حکم سے گردش کرتے ہیں۔ اس کی ذات قدیم ہے۔ اس کے سوا کسی کو بقا نہیں۔

دُنیا کی بے ثباتی

دُنیا کا سب کھڑاگ جو تم دیکھتے ہو ایک دن فنا ہو جائے گا۔ دنیا میں دل مت لگاؤ۔ دنیا ضرور ایک دن چھوڑنی ہے۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ اس پر ہزاروں آفتیں ہیں۔ موت کا کوئی وقت نہیں۔ اس کو ہر دم پیشِ نظر رکھو۔ دنیا میں اگر آرام کا سامان ہے تو اس سے چند روزہ آرام پر مغرور ہو کر پھولنا نہیں چاہیئے۔ زندگی کا کیا بھروسہ، اگر تمام دُنیا کے بادشاہ تمام حکیم ڈاکٹر جمع ہو کر کسی تدبیر سے اُس کو ایک پل زیادہ کرنا چاہیں تو ممکن نہیں۔

وقت کی قدر کرو

زیادہ نقصان زندگی میں وقت کا رائگاں جانا ہے۔ وقت کی جو گھڑی گذر گئی وہ کسی طرح تمہارے ہاتھ نہیں آسکتی۔ وقت کی رفتار ریل

سے زیادہ تیز اور ہوا سے زیادہ اُڑنے والی ہے۔ صبح ہوتی ہے۔ انسان اپنے حوائج ضروری سے فارغ ہوتا ہے کہ ایک گھڑی دن چڑھ جاتا ہے۔ سمجھ لو کہ یہ ایک گھڑی تمہاری عمر کی کم ہوئی۔ بقول شاعر ؎

ہر بار سُناتا ہے یہ گھڑیال منادی لے ایک گھڑی اور تری عمر گھٹا دی

گھڑی دو گھڑی دن چڑھنے کے بعد فکرِ معاش میں مشغول ہوئے کہ دوپہر ہو گئی۔ کھایا ذرا نیند لی اور سہ پہر ہو گئی۔ پھر اپنے دُنیا کے دھندوں میں کسی قدر مصروفیت ہوئی کہ شام آئی۔ رات کا پیام لائی غرضکہ اسی طرح ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یوں ہی تمام ہوتی ہے

جب وقت کی رفتار کا یہ حال اور دُنیا کی بے ثباتی کی یہ کیفیت ہو تو ضرورت ہے کہ جو وقت ہمارے اختیار میں ہو اس کو ضائع نہ ہونے دیں۔

اے میرے پیارے شاگرد یہ وقت فراغت کا وقت جو اس وقت تم کو حاصل ہے غنیمت سمجھو۔ اب وہ وقت آرہا ہے تم فرصت کو ڈھونڈو گے اور اس کا پتہ نہ پاؤ گے۔ فراغت کو تلاش کرو گے اس کا سراغ نہ ملے گا۔ یہ وہ وقت ہوگا جب دُنیا کا بار تمہاری پیٹھ پر لدا ہوگا ایک طرف فکرِ معاش سے تم کو سر کھجانے کی فرصت نہ ملے گی دوسری طرف انتظامِ تعلقات تم کو دم نہ لینے دیں گے۔ اب تم کو یہ سمجھنا ضروری ہے کہ اس قیمتی وقت میں تم کو کیا کیا کام کرنے ہیں۔

اے عزیز اس بیش بہا وقت میں تم کو معلوم کرنا چاہیئے کہ تم کون ہو؟

کس لئے آئے ہو؟ کیا کرو گے؟

شاگرد (حامد جو ذرا تیز فہم تھا) حضور ہم میں سب سے بڑے عابد ہیں اور وہ ہی سب سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں۔ یہ باتیں تو شاید اُن کو بھی اچھی طرح معلوم نہیں۔

اُستاد:۔ نہیں یہ میرا ہرگز مطلب نہیں کہ مَیں تمہارا امتحان لوں بلکہ مَیں یہ چاہتا ہوں کہ وہ باتیں تم کو بتاؤں کہ جس سے تم کو تمام عمر مدد ملے اور عاقبت میں تمہارے کام آئیں اور تم کو معلوم ہو جائے کہ تمہارا مذہب کیا ہے اور تم کو کیا کرنا چاہیئے۔

شاگرد:۔ (جناب) مذہب اسلام ہمارے باپ دادا اور ان سے بھی پہلے سے ہے لیکن یہ معلوم نہیں کہ یہ مذہب کب سے ہے اور دُنیا میں پہلے کونسا مذہب تھا؟

حضرت آدمؑ کی پیدائش

اُستاد:۔ (حامد) دُنیا کی پیدائش کو سات ہزار برس سے زیادہ گزرے سب سے پہلے جو پیدا ہوئے وہ حضرت آدم علیہ السّلام ہمارے تمہارے دادا تھے۔ جن کو خلاق مطلق نے خاک سے پیدا کیا۔ وہ بہشت میں رہتے تھے اور باغوں کی سیر کرتے اور ہزاروں طرح طرح کے مزیدار میوے کھاتے۔ سلسبیل اور تسنیم جنّت کی نہروں کا پانی پیتے جو برف سے زیادہ سرد اور شہد سے زیادہ میٹھا اور دودھ سے زیادہ سفید ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام پر

اللہ تعالیٰ کی بڑی مہربانی تھی۔ تمام فرشتے جو خدائے پاک کی بارگاہ میں بادشاہی خواص اور نقیب اور چوبداروں کی مانند حاضر باش تھے۔ سب حضرت آدم علیہ السلام کا ادب کرتے تھے۔

اصغر:۔ (حضرت جی) حضرت آدمؑ کا جنت سے باہر ہونا جو مشہور ہے۔ اس کی کیفیت کیونکر ہے اور شیطان کو اُن کے بہکانے کا کیا سبب ہوا تھا۔

اُستاد:۔ (اصغر) شاباش تم خوب سمجھ رکھتے ہو۔ انشاءاللہ تعالیٰ میری باتوں سے عمدہ نتیجہ حاصل کروگے اور مجھے اُمید ہے کہ تمہارے بھائی حامد و محمود اور عابد بھی میرے بیان کو غور سے سُن کر خوب یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو حکم دیا کہ تم بہشت میں رہو۔ یہاں تم کو نہ بیماری ہوگی نہ رنج نہ موت۔ بموجب فرمان رب العالمین حضرت آدم علیہ السّلام جنت میں رہتے تھے لیکن اپنی تنہائی سے گھبراتے تھے اور اپنے ہم جنس کے نہ ہونے سے دل برداشتہ رہتے تھے۔

حضرت حوّا کی پیدائش

جناب باری کو حضرت آدم علیہ السّلام کا یہاں تک پاس خاطر تھا کہ ان کے دل بہلانے کیواسطے ایک عورت کو اُن کے بائیں پہلو سے پیدا کیا جن کا نام حوّا علیہ السّلام رکھا اور وہ دُنیا میں سب سے پہلی عورت ہوئیں۔ حضرت آدم علیہ السّلام ان کے شوہر ہوئے اور وہ ان کی بیوی بنیں۔

دونوں نہایت آرام کے ساتھ عیش سے جنت میں رہنے لگے۔ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ارشاد ہوا کہ اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں آرام سے رہو اور کھاؤ اور پیو جس چیز کو تمہارا دل چاہے۔ سوائے دانہ گندم کے جو جنّت میں ہے۔ اگر دانہ گندم کھاؤ گے جنّت سے نکالے جاؤ گے اور خسارے میں پڑو گے۔

شیطان کی نافرمانی

جب خدائے تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کا پُتلا بنایا۔ یعنی حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ سب فرشتوں کو حکم ہوا کہ اس کو سجدہ کرو۔ اور اس کی تعظیم کرو۔ سب فرشتوں نے حکم ربّی منظور کیا اور حضرت آدم کو سجدہ کیا۔ عزازیل نے نافرمانی کی اور سجدہ نہ کیا اور کہا کہ آدم ناچیز خاک سے بنایا گیا ہے اور میں چمکتی ہوئی آگ سے پیدا ہوا ہوں یہ کب ہو سکتا ہے کہ میں آدم خاکی کو سجدہ کروں اور اس کی تعظیم بجا لاؤں۔ اس تکبر اور نافرمانی سے شیطان پر خدا کی لعنت ہوئی اور آسمان سے نکالا گیا۔ اور قیامت تک لعنت رہے گی۔

شیطان کی حقیقت

اصغر (گستاخی معاف ہو) اتنا اور بتا دیجئے کہ شیطان پہلے کون تھا؟

اُستاد (اصغر) تم کو قصہ سُننے کا شوق ہے۔ یہ تمہارا تقاضائے سن ہے۔ ہم انشاء اللہ یہ قصہ بھی با نتیجہ بیان کریں گے۔ جس کی معلومات

سے تم کو فائدہ پہنچے۔ شیطان قوم جنات اور ابوالجن کی اولاد سے تھا۔ جن کی خلقت آتشی ہے۔ اور اس کا نام عزازیل تھا۔ جب فرقۂ بنی الجان میں فساد برپا ہوا یہ اس فساد کے سبب سے اُن سے جُدا ہو کر ایک گوشے میں چُھپ رہا اور خدائے تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوا۔ یہاں تک عبادت کی کہ آسمان اوّل کے فرشتوں نے جناب باری سے اس کی سفارش کی اور دعا کی کہ بارِ الہٰا ایسے مطیع اور فرمانبردار بندہ کا ہم میں رہنا بہتر ہے۔ ان کی دعا قبول ہوئی اور عزازیل کو اوّل آسمان پر رہنے کا حکم ہوا۔ ایک مدّت تک اوّل آسمان پر عزازیل عبادت میں مصروف رہا۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتوں نے بھی یہی درخواست کی اور عزازیل کو دوسرے آسمان پر رہنے کا حکم ہوا۔ غرضکہ اسی طرح ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے درخواست کر کے اپنے اپنے آسمان پر عزازیل کو بُلایا اور اس نے ساتوں آسمانوں کی منزلیں طے کر کے قیام کیا۔

شیطان کی جنت میں رسائی

پھر رضوان داروغۂ بہشت نے دعا کی کہ الہٰی آسمان کے مقرب فرشتے ایسے مقبول بندہ کی بزرگیوں سے محفوظ ہوں۔ اگر ایک مدّت وہ بہشت میں رہے تو ہم بھی بہرہ مند ہوں۔ خدائے تعالیٰ نے رضوان کی دعا کے موافق عزازیل کو بہشت میں بھیج دیا۔ یہ بہشت میں رہا اور عبادت الہٰی اور فرشتوں کی تعلیم میں مصروف رہا اور عرش کے نیچے یاقوت کے منبر پر آکر ایک عَلَم نور کا کھڑا کر کے مجلس وعظ گرم کرتا رہا۔

شیطان کا مُعلّم الملکوت بننا

اس کے وعظ میں اس قدر فرشتے جمع ہوتے تھے کہ اُن کی تعداد سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ اسی واسطے اُس کا نام مُعلّم الملکوت ہو گیا۔

حامد:۔ اچھا حضور تو پھر شیطان کے جنّت سے نکالے جانے کے بعد جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے، پھر کیا ہوا۔

شیطان کی آدم علیہ السّلام سے عداوت

اُستاد:۔ شیطان کو اپنے جنّت سے نکالے جانے کا کمال رنج ہوا۔ اور وہ دِل سے حضرت آدم ؑ کا دُشمن ہوا اور اس فکر میں ہوا کہ کسی طرح میری طرح سے آدم ؑ علیہ السّلام بھی جنّت سے باہر ہوں۔

شیطان کا جنّت میں پہنچکر حضرت حوّا کو فریب دینا

حضرت آدم علیہ السّلام چونکہ مرد تھے اس کے قابو میں نہ آئے مگر حضرت حوّا علیہا السّلام عورت ناقص العقل تھیں اُن کو شیطان نے بہکایا اور بہ ہزار حیلہ گیہوں کا دانہ کھانے پر آمادہ کیا حضرت حوّا کے کہنے سے حضرت آدمؑ کو بھی گیہوں کا دانہ کھانا پڑا۔ اس کے کھانے سے فضلہ پیدا ہوا اور اُن کو حاجت بشری غالب ہوئی جس طرف کو جاتے تھے بہشت کے درخت اُن سے نفرت کرتے تھے کہ ہم سے علٰحدہ رہو اور اس نجاست کو ہمارے پاس مت

لاؤ۔ خدائے تعالیٰ نے جب اس حال میں آدم علیہ السلام کو دیکھا فرمایا اے آدمؑ تیرا کیا حال ہے۔ عرض کیا اے میرے رب مَیں نے دانہ گیہوں کا کھالیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ دُور ہو میرے سامنے سے اے آدم تونے میرا حکم نہ مانا اور شیطان کی صلاح اختیار کی۔ اب تجھ کو جنّت سے نکالا جانا ضرور ہوا۔

حضرت آدمؑ کی جنّت سے جُدائی

چنانچہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا علیحدہ علیحدہ زمین پر پھینکدیئے گئے اور ایک دوسرے سے جُدا ہوئے۔ ایک مدّت تک حضرت آدمؑ اپنی خطا پر روتے رہے۔ آخر کو اُن کی توبہ قبول ہوئی اور دریائے رحمت جوش میں آیا۔ حضرت آدمؑ کا قصور معاف ہوا اور حضرت حوّا ان کی بیوی کو اُن سے ملایا اور حکم ہوا کہ اب تم زمین پر رہا کرو۔ حضرت آدم کیواسطے زمین کو حکم ہوا کہ پھل پھول نباتات اُگایا کرے جس سے اُن کو غذا ملتی رہے چنانچہ زمین پر اوّل کھیتی کا کام حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت جبرئیلؑ نے بحکم ربّ العالمین تین دانہ گندم جنّت سے لاکر دیئے اور کہا کہ اس میں دو دانہ تمہارے حصّہ کے ہیں اور ایک دانہ حضرت حوّا کے حصّہ کا ہے جب ہی سے مرد کے دوٗ حصہ اور عورت کا ایک حصّہ قرار پایا۔ ہر دانہ گندم کا وزن آٹھ سَو اٹھاسی درم (۳ سیر ۳ چھٹانک ۴ تولہ) کا تھا۔

حضرت آدمؑ کی اولاد کی تعداد

غرضکہ حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا زمین پر رہنے لگے اور اِن سے

اولاد ہونی شروع ہوئی اور اُن کے جلتے جی اُن کے بیٹے پوتے نوا سے کنوا سے ایک لاکھ کے قریب تھے۔ شام کے ملک میں پہلے حضرت آدمؑ کی نسل پھیلی۔ جب آدمی زیادہ ہوئے اِدھر اُدھر پھیلتے گئے۔ یہاں تک کہ سمندر کے ٹاپو اور پہاڑوں کی کھوہ میں بسنے لگے۔ ہم سب حضرت کی نسل سے ہیں۔ شیطان کو اسی وقت سے حضرت آدمؑ سے دُشمنی ہے۔ اب چونکہ حضرت آدمؑ بھی زمین پر رہنے لگے، اُن کی اولاد کو بہکایا حتیٰ کہ ان کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔

حضرت ہابیل کا قتل

اصغر:- جناب یہ تو فرمایئے کہ قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو کیوں مارا۔

اُستاد:- قابیل اور ہابیل دونوں حضرت آدم کے بیٹے اور آپس میں حقیقی بھائی تھے حضرت آدمؑ کی شریعت میں بہن سے نکاح کرنا درست تھا۔ لیکن جو ہمزاد نہ ہو کیونکہ حضرت حوّا کے جب اولاد پیدا ہوتی تو ایک ہی مرتبہ ایک لڑکا اور ایک لڑکی ساتھ پیدا ہوتے تھے تو جو لڑکا جس لڑکی کے ساتھ پیدا ہوتا تھا اس کی شادی اس کی ہمزاد بہن سے نہ ہوتی تھی بلکہ دوسرے حمل سے جو لڑکی پیدا ہوتی اُس سے شادی ہوتی تھی۔

قابیل کے ہمراہ جو لڑکی اُس کی بہن پیدا ہوئی تھی اس کا نام اقلیمیا تھا اور ہابیل کے ساتھ جو لڑکی پیدا ہوئی اُس کا نام لبودا تھا حضرت آدمؑ نے تجویز کی

کہ قابیل کی بہن ہابیل سے اور ہابیل کی بہن قابیل کے نکاح میں آئے۔ قابیل کی بہن بے حد حسین تھی اور خواہر ہابیل اس قدر خوب صورت نہ تھی۔ قابیل کو یہ بات ناگوار ہوئی کہ اس کی حسین اور خوبصورت بہن ہابیل کے نکاح میں آئے اور اس کو ہابیل کی بہن اس قدر خوبصورت جو حسن و خوبصورتی میں اس سے کمتر ہے ملے۔ اس کی شکایت حضرت آدم ؑ سے کی انہوں نے پابندی شریعت سے مجبوری ظاہر کی اور قربانی کرنے کی ہدایت دونوں کو فرمائی۔ اور یہ بات قرار پائی کہ جس کی قربانی مقبول ہو وہ اقلیما کی بہن کا شوہر منتخب کر دیا جائے۔ ہابیل نے ایک تازہ دُنبہ اور قابیل نے خوشہ گندم اونچے پہاڑ پر جا کر رکھے اور منتظر قبولیت کے رہے۔

اس زمانہ کے دستور کے موافق ایک آگ غیب سے پیدا ہوئی اور ہابیل کی قربانی کو جلا دیا جس سے مراد مقبولیت ہے اور قابیل کی قربانی بدستور رکھی رہی یعنی نامقبول ٹھری۔ قابیل اس پر بھی باز نہ آیا اور اپنی اسی ضد پر رہا۔ آخر کار وہ اس فکر میں پڑا کہ کسی طرح ہابیل کو مار ڈالوں۔ ایک روز ہابیل کو بکریاں چراتے ہوئے دیکھا اور کہا کہ میں تجھ کو ضرور ماروں گا، ہابیل نے اپنا قصور پوچھا۔ قابیل نے کہا کہ تیری قربانی قبول ہوئی اور میری نامقبول۔ میری خوبصورت بہن تو لے لیگا۔ اور تیری بدصورت بہن مجھے ملے گی۔ تیرے فرزند میرے بیٹوں پر فخر کریں یہی باعث میرے حسد کا ہے۔ ہر چند کہ ہابیل نے اپنی بے گناہی بیان کی لیکن اس کا حسد بڑھتا گیا اور قتل کا ارادہ مصمم کیا۔ لیکن مارنا نہ جانتا تھا۔

شیطان نے قابیل کو قتل کی تدبیر بتائی

قابیل حیران تھا کہ ہابیل کو کیونکر ماروں۔ شیطان ایک آدمی کی صورت بن کر ظاہر ہوا اور ایک مرغ اس کے ہاتھ میں تھا۔ ایک پتھر اُٹھا کر مرغ کا سر اس پر رکھا اور دوسرا پتھر اوپر سے مارا جس سے مرغ کا سر پھٹ گیا۔ اور کام تمام ہوا۔ قابیل نے دیکھ کر معلوم کیا کہ مارنے کی تدبیر یہ ہے۔

دُنیا میں سب سے پہلا قتل

ایک دن ہابیل کو سوتا ہوا دیکھ کر اس کا سر ایک پتھر پر رکھا اور دوسرا پتھر اوپر سے مارا کہ سر پھٹ گیا اور جاں بحق ہوا۔ ہابیل کی عمر اس وقت بیس برس کی تھی۔ قابیل اس کو مار کر حیران ہوا کہ اب اس کو کیا کروں، لاچار اپنے تھیلے میں لپیٹ کر چالیس دن تک کمر پر لادے لئے پھرا۔ جب اس میں بدبُو پیدا ہوئی، جانور، درندوں اور پرندوں نے قابیل پر غلبہ کیا۔ جس وقت یہ کہیں اس لاش کو رکھ دیتا تو جانور اُسے کھانے لگتے۔ اس سے نہایت تنگ ہوا اور جور فلک سے شکایت کرنے لگا۔

قبر کھودنے کی تعلیم کوّے نے دی

اللہ تعالیٰ نے دو کوّے پیدا کئے ایک کوّے نے دوسرے کوّے کو آپس میں لڑ کر مار ڈالا زندہ کوّے نے اپنی چونچ سے زمین کھودی اور مُردہ

کوّے کو دبا کر اس پر مٹی ڈال دی کہ وہ چھپ گیا۔

قابیل یہ حال دیکھ کر زمین کھودنے لگا اور گڑھا کھود کر اپنے بھائی ہابیل کی لاش دفن کی کہتے ہیں کہ اس گناہِ عظیم کے باعث قابیل کا تمام جسم سیاہ ہو گیا تھا اور تمام انسان وحیوان اس سے نفرت کرتے تھے یہاں تک کہ لڑکے اس کو پتھروں سے مارتے تھے۔ قابیل نے یہاں تک نافرمانی اور گمراہی اختیار کی کہ کیا۔ اور آتش پرست ہو گیا۔ آخر کار اس کے لڑکے نے پتھر مار کر اس کو ہلاک کر ڈالا۔

۱۲۳۵۱

ہر قتل میں قابیل کی شرکت ہوتی ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی جہان میں مارا جاتا ہے اس کے قتل کے گناہ میں قابیل شریک ہوتا ہے کیونکہ وہ باعث اختراع تھا۔ (شرع شریف میں اختراع دین میں نئی بات نکالنے کو کہتے ہیں) پہلا خون دُنیا میں اس نے ہی کیا۔

محمود:۔ کیوں صاحب شیطان باوجود ذی علم ہونے کے بھی اپنی نافرمانی کے بُرے نتیجہ کو نہ سمجھا۔

اُستاد:۔ پیارے محمود، اگرچہ یہ سوال تمہارا نازک ہے لیکن تمہارے سمجھانے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کیا واضعانِ قانون ظاہری (جو اس وقت قانون عدالت تجویز کرتے ہیں) مرتکب جرم نہیں ہوتے (باوجود اس کے کہ ارتکاب جرم کی پاداش سے خوب واقف ہیں) اور بعد مرتکب ہونے کے وہ سزا سے بچ جاتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ بلکہ وہ مجرم کے علم ہونے کے سبب سے زیادہ سزا پانے کے مستحق سمجھے جاتے ہیں۔ یا یہ سمجھو کہ کوئی

حاذق طبیب یا ہوشیار ڈاکٹر باوجود علم مرض کے اپنے آپ کو مرض مہلک سے نجات دے سکتا ہے یا کوشش کرسکتا ہے کہ وہ کبھی مرض میں مبتلا نہ ہو (ہرگز نہیں) ایک روایت میں آیا ہے کہ ایک دن شیطان نے قبل از خروج بہشت۔ دروازہ بہشت پر لکھا دیکھا کہ ہمارا ایک بندہ ہے ہم نے اس کو طرح طرح کی نعمتوں کے ساتھ بزرگ کیا ہے اور زمین سے آسمان پر پہنچایا ہے اور وہاں سے بہشت بریں میں داخل کیا ہے۔ ایک امر کے ساتھ اس کو تکلیف دیں گے اور وہ ہماری نافرمانی کریگا۔ ہم اس کو مردود کریں گے۔

شیطان پر لعنت

عزازیل نے جب یہ کلمہ پڑھا ہزار برس تک ہمیشہ اس بندۂ نافرمان پر لعنت کرتا رہا۔ اور یہ نہ جانا کہ میں کس پر لعنت کرتا ہوں اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ لوحِ محفوظ پر شیطان نے لکھا دیکھا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ اس نے عرض کیا خداوندا شیطان الرجیم کون ہے ارشاد ہوا کہ ایک بندہ ہے کہ ہم نے اس کو بہت سی نعمتوں سے مکرم کیا ہے لیکن وہ ہماری نافرمانی کرے گا۔ اور ہم اس کو خوار کریں گے۔ عرض کیا الٰہی اسکو مجھے دکھا دے کہ میں اس کو مار ڈالوں۔ ارشاد ہوا کہ جلد تو اس کو دیکھے گا۔ اس پر شیطان ہزار سجدے ہر جگہ کرتا تھا اور یہ کہتا تھا لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی اِبْلِیْسَ لعنت کرے اللہ اوپر ابلیس کے یہ نہ معلوم تھا کہ وہ ابلیس میں ہی ہوں میں کس پر لعنت کر رہا ہوں۔

حاصل۔ جناب اس بیان سے صرف یہ معلوم ہوا کہ ہم حضرت آدمؑ کی نسل سے ہیں۔ اب یہ فرمایئے کہ ہم کو کیا کرنا چاہیئے۔

اسلام ایک بہترین مذہب ہے

اُستاد:۔ (اے میرے ذہین شاگرد) اللہ تعالیٰ نے تم کو اشرف المخلوقات بنایا اور اشرف النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت میں داخل فرمایا۔ اور تم کو مذہب اسلام سے سرفراز کیا۔ تم ایسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت ہو کہ جو شافع روز جزا ہے یعنی قیامت کے دن تمہاری شفاعت کریگا۔ تم کو خدا تعالیٰ اسے بخشوائیگا۔ دین اسلام سے بہتر کوئی دین اللہ کے نزدیک نہیں چنانچہ آپنے کلام پاک کے تیسرے پارہ کے نصف میں اس کی تعریف فرمائی ہے۔

اسلام کی سچائی

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ بتحقیق دین نزدیک اللہ کے اسلام ہے حقیقت میں ظاہر اور باطن اور عقل کے نزدیک جیسے دیکھو اس دین کے برابر کوئی دین نہیں باین وجہ کہ مسلمان سب انبیاء اور مرسلین کے مداح ہیں اور سب کو برحق مانتے ہیں۔ بخلاف اور مذہب کے ایک دوسرے کو بُرا کہتے اور حقیر سمجھتے ہیں۔

یہودیوں کے دین میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کو بُرا کہتے ہیں یہاں تک کہ ان کو صلیب پر کھینچا۔ اگرچہ اُن کو اللہ تعالےٰ نے آسمان پر زندہ اُٹھا لیا اور دشمن

ذلیل و خوار ہوئے لیکن یہود تاہنوز حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے دشمن ہیں۔ نبی آخر الزماں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھتے ہیں ان کو نبی نہیں کہتے ہیں بلکہ کاہن اور نجومی اور شاعر کہتے ہیں۔ غرضکہ ہر ایک فرقہ اسی طرح اپنے نبی کو مانتا ہے اور دوسرے کو برائی کے ساتھ یاد کرتا ہے یا اس کی نبوت کا قائل نہیں۔ اس دینِ اسلام میں سب نبیوں کی فضیلت کرتے ہیں اور سب کو برحق جانتے ہیں۔ اور نہایت تعظیم اور ادب سے ہر ایک نبی کا نام لیتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ اپنے کلام پاک کے اوّل پارہ کے آخر میں فرماتا ہے۔

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا	ترجمہ:- کہو ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے اور
وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	جو کچھ اُتاری گئی طرف ابراہیم کے اور اسمٰعیل ع
وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَ	اور اسحٰق ع اور یعقوب ع کے اور اولاد اس کی
مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ	کے اور جو کچھ دی گئی موسیٰ ع کو اور عیسیٰ ع کو
النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ	اور جو کچھ دی گئی پیغمبروں کو پروردگار اپنے
اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ	سے نہیں جدائی ڈالتے ہم درمیان کسی کے ان

میں سے اور ہم واسطے اسی کے فرماں بردار ہیں۔

آسمانی کتابیں اور پیغمبر برحق ہیں۔

اس آیت شریف کے معنی سے صاف ظاہر ہے کہ سب کتابوں کو سچا جاننا اور سب پیغمبروں کو برحق ماننا ضروری ہے۔ برخلاف اور دین کے جیساکہ یہودی توریت کو مانتے ہیں اور انجیل اور قرآن شریف سے منکر ہیں نصاریٰ

انجیل کو مانتے ہیں اور توریت اور قرآن شریف سے منکر۔ غرضکہ اسی طرح ہر ایک دین میں اپنی کتاب کو برحق جانتے ہیں اور دوسرے دین کے صحائف سے منکر ہیں۔

محمود :۔ کیوں صاحب (استاد سے مؤدبانہ) جب احکام الٰہی ایک ٹھیرے اور کتابیں سب برحق ہوئیں تو اختلاف کیوں رہا۔

استاد :۔ (ذرا نرمی سے) بھائی یہ تردد تمہارا بہت ہی آسانی سے رفع ہو سکتا ہے۔ غور کرو کہ احکام الٰہی سب برحق اور واجب التعظیم ہیں۔ صرف ناسخ اور منسوخ کا فرق ہے۔ جب توریت کا زمانہ تھا۔ اس وقت اس کے احکاموں کا عمل درآمد تھا۔ جب زبور آئی تو اس کے احکام جاری ہوئے۔ توریت کے حکم منسوخ ہوئے۔ جب انجیل اتری اس کے احکاموں کا عمل درآمد ہوا۔ زبور منسوخ ہوئی۔ جب قرآن شریف نازل ہوا تو اس کے احکاموں نے نفاذ پایا۔ انجیل منسوخ ہوئی۔

لیکن خدا اور رسول کے ماننے کا سب کتابوں میں یکساں حکم ہے اکثر چیزوں کے حرام و حلال و جواز، عدم جواز کا فرق ہے اور عبادات کے طریقوں میں تغیر و تبدل ہوا ہے۔ سو یہ اللہ تعالیٰ احکم الحاکمین کی خوشی اور اس کی مصلحت ہے جب وقت کے واسطے جیسا مناسب ہوا احکام جاری فرمائے جس حکم کو چاہا منسوخ کیا جس کو چاہا جاری کیا۔ جس وقت کی امت کے واسطے جو احکام مناسب سمجھے اور جن احکاموں کو اس امت کا متحمل سمجھا نافذ فرمائے۔ وہ حکیم مطلق ہے اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

حامد:۔ حضرت ہم نے خدا کی اور سچائی کی سعادت کو دل سے اپنے مذہب اسلام پر جب سے خدا نے ہم کو پیدا کیا ہے ثابت قدم ہوئے اور اپنے مذہب کی سچائی ہم پر بخوبی ظاہر ہو گئی۔ اب ہم منتظر ہیں کہ اس کی تفصیل سنیں کہ ہم کو کیا کرنا چاہیے۔

اُستاد:۔ (شاگردوں سے مخاطب ہو کر) دیکھو حامد جب تم کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم دائرہ اسلام میں داخل ہو یعنی مسلمان ہو تو تم کو چاہیے کہ سب سے پہلے سچے دل سے اور حضور قلب سے خدائے پاک کی وحدانیت کا اقرار کرو اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دو اور اس پر قائم رہو۔

پہلا کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ترجمہ:۔ یعنی نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمد رسول اللہ بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں۔

ایمان کے ارکان

سمجھنا چاہیے کہ ایمان کے دو رکن ہیں۔ خدا کو جاننا اور رسول کو رسول خدا کو خدا جاننا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کا شریک دوسرے کو نہ سمجھے۔ رسول کو رسول جاننا اس طرح ہے کہ اس کے سوا دوسرے کی راہ نہ پکڑے۔ پہلی بات کو توحید کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو شرک اور دوسری بات کو اتباع کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو بدعت ہر مسلمان کو چاہیے کہ توحید اور

سنت کو خوب مضبوط پکڑے اور شرک اور بدعت سے بچے جو ایمان میں خلل ڈالنے والے ہیں، اب اس کے بعد دوسرا کلمہ شہادت ہے۔

دوسرا کلمہ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

(ترجمہ) :- گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں مگر اللہ وہ اکیلا ہے نہیں ہے کوئی شریک اس کا اور گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

شہادت کے معنی گواہی ہے۔ گواہی کے واسطے یہ بات ضروری ہے کہ جو بات آدمی کے نزدیک یقین سے بے شبہ و شک ثابت ہو اس کی گواہی دے تو وہ گواہ سچا ہے اور اگر اس کے نزدیک وہ بات کامل یقین سے ثابت نہ ہو اور وہ گواہی دے تو وہ گواہ جھوٹا ہے اگرچہ حقیقت میں حق الامر ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں منافق حضرت ؐ سے کہتے تھے۔

نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۔

(ترجمہ) یعنی ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک تم اللہ ہی کے پیغمبر ہو۔

اور دل سے یقین نہیں لاتے تھے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اُن کو فرمایا کہ اللہ جانتا ہے۔ اے پیغمبر تو اس کا پیغمبر ہے مگر۔

وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝

(ترجمہ) یعنی اللہ گواہی دیتا ہے کہ بے شک منافق البتہ جھوٹے ہیں۔

اس لئے کہ زبان سے رسالت کا اقرار کرتے ہیں اور دل سے یقین نہیں لاتے اس واسطے جب آدمی کے نزدیک یقین کامل سے ثابت ہو جائے اُس کے بموجب کہے کہ خدا ہی بندگی کے لائق ہے اور کوئی نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے بندہ اور رسول ہیں۔ تو اس کا زبان سے کہنا سچا ہے اور وہ مُسلمان ہے اور اگر زبان سے کہا اور دل میں اُس کے یہ نہیں تو نعوذ باللہ منافق ٹھیرا اور دل سے سچا جانا اور زبان سے نہ کہا تو بھی مسلمان نہیں۔ ہاں اگر گونگا ہو تو مجبوری ہے یا دل میں یقین آنے کے بعد فوراً مر گیا اور زبان سے نہ کہنے پایا تو مجبوری ہے اس کا قصور نہیں پس سب مسلمانوں کو چاہئے کہ دل سے کامل یقین کریں اور زبان سے سچا اقرار کریں۔

تیسرا کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

(ترجمہ) پاک ہے اللہ اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اور اللہ بزرگ ہے اور نہیں ہے طاقت اور قوت مگر توفیق سے خدائی بلند اور بزرگ کے۔

چوتھا کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَ

(ترجمہ) نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے ایک ہے وہ نہیں ہے شریک اس کا

يُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوتُ أَبَدًا أَبَدًا ط ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ط

اُسی کی بادشاہی ہے۔ اسی کو ہے سب تعریف وہی جلاتا ہے اور وہی مارتا ہے اور وہ ایسا زندہ ہے کہ نہیں مرے گا ہمیشہ ہمیشہ کو صاحب بزرگی اور بخشش کا ہے اُسی قبضہ میں ہر بھلائی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِي كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

(ترجمہ) اے اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیرے ساتھ اس بات کی کہ شریک کروں تیرا کسی چیز کو اور جس گناہ کو میں جانتا ہوں اور جس کو میں نہیں جانتا اس کی معافی تجھ سے مانگتا ہوں توبہ کی میں نے اس سے اور بیزار ہوا میں کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغلی سے اور بدکاریوں سے اور بہتان سے اور سب گناہوں سے اور اسلام لایا میں اور کہتا ہوں میں نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اُس کے ہیں۔

کلمہ استغفار

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّي مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ أَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا أَوْ خَطَأً سِرًّا أَوْ عَلَانِيَةً وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِي

(ترجمہ) بخشش چاہتا ہوں پروردگار اپنے سے سب گناہوں کی کہ جانکر کی میں نے اور جو بھولے سے کئے چھپکر یا ظاہر اور توبہ کرتا ہوں طرف اسکے اُس گناہ سے کہ

اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَا اَعْلَمُ	جسکو جانتا ہوں اور جسکو میں نہیں جانتا اے
اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ	پروردگار تحقیق تو ہے عیبوں کا دیکھنے والا اور
وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَکَشَّافُ الْقُلُوْبِ	گناہوں کا بخشنے والا اور دلوں کا کھولنے والا اور
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ	نہیں ہے طاقت اور قوت مجھکو مگر ساتھ اللہ
الْعَظِیْمِ ؕ	بزرگ اور برتر کے ۔

یہاں تک پانچواں کلمہ اور کلمہ استغفار تمام ہوئے اس کے بعد سید الاستغفار بیان کی جاتی ہے اگرچہ اس دعا کے بڑے فائدے اور بہت سے فضائل ہیں لیکن بنظر طوالت اسی قدر بیان کرنا کافی ہے۔

جو مسلمان یقین سے اس دعائے سید الاستغفار کو دن میں پڑھے اور اسی دن شام سے پہلے مرجائے تو وہ شخص بہشتی ہے اور جو شخص رات میں پڑھ کر اسی رات میں مرجائے فجر سے پہلے وہ جنتی ہے ۔ یہ روایت بخاری شریف میں شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے ۔

دعائے سید الاستغفار

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ	(ترجمہ) اے میرے اللہ تو میرا رب ہے، کوئی معبود
خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی	نہیں مگر تو ۔ پیدا کیا تو نے مجھکو اور میں تیرا بندہ ہوں
عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ وَ	اور میں تیرے عہد پر ہوں اور تیرے وعدہ پر جسقدر
اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَاَبُوْءُ	میں طاقت رکھتا ہوں پناہ مانگتا ہوں میں تیرے
لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ	ساتھ برائی سے اس چیز کی کہ میں نے کی اور اقرار

فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً وَّارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۝

کرتا ہوں میں اپنے گناہوں کا پس بخشدے مجھ کو بیشک حال یہ ہے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا مگر پس بخشدے مجھ کو تو بخشنے کا حق جیسا کہ ہے اور رحمت کر مجھ پر تحقیق تو ہی بخشنے والا مہربان۔

ایمان مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ۔

(ترجمہ) ایمان لایا میں اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اُس کے رسولوں پر اور دن قیامت پر اور ایمان لایا میں اس بات پر کہ نیکی اور بدی سب اللہ کی طرف سے اور ایمان لایا میں جی اُٹھنے پر بعد مرنے کے۔

ایمان مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقًا بِالْقَلْبِ ؎

(ترجمہ) ایمان لایا میں اللہ پر جیسے کہ اُس کے سب نام اور صفات ہیں اور قبول کیا میں نے اُس کے سب حکموں کو اقرار کرتا ہوں زبان سے اور تصدیق کرتا ہوں دل سے۔

محمود: حضرت ہم کو کلمہ اور دعائے سید الاستغفار اور دعائی ایمان مجمل اور ایمان مفصّل معلوم ہوئے اُمید کہ آپ ارکانِ اسلام وارکانِ نماز تلقین فرمائیں۔

اسلام کے ارکان

استاد:۔ (محمود) ارکان اسلام پانچ ہیں۔

اوّل:۔ گواہی دینا اس بات پر کہ خدائے تعالیٰ کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُس کے بندہ اور اُس کے رسول ہیں۔

دویم:۔ بنیاد اسلام کی نماز ہے کہ وہ تمام بدن اور روح سے علاقہ رکھتی ہے۔

سویم:۔ بنیاد اسلام کی زکوٰۃ دینا ہے مالدار پر کہ وہ عبادت مالی ہے۔

چہارم:۔ بنیاد اسلام کی حج کرنا کعبہ شریف کا کہ وہ عبادت مرکب بدنی اور مالی ہے۔

پنجم:۔ بنیاد اسلام کی رمضان کا مہینہ بھر روزہ رکھنا ہے کہ وہ بھی عبادت بدنی باطنی ہے۔

حدیث شریف میں یوں آیا ہے:۔

اَخْرَجَ الشَّیْخَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ

(ترجمہ) مشکوٰۃ شریف کی کتاب الایمان میں لکھا ہے کہ ذکر کیا بخاری اور مسلم نے کہ نقل عبداللہ بن عمر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنایا گیا اسلام پانچ چیزوں پر گواہی دینا اس بات پر کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں سوا اللہ کے اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

شَهرِ رَمَضَانَ ط — اور قائم کرنا نماز اور دینا زکوٰۃ اور حج کرنا اور روزے رمضان کے رکھنے۔

حامد:- (حضور) ارکانِ اسلام ہم کو معلوم ہو گئے اب یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان ارکان کی تکمیل کس طرح پر ہونی چاہئے۔

اُستاد:- (اے عزیزو) جب یہ بات تم کو معلوم ہو گئی کہ تمہارا مذہب اسلام ہے۔ اور تم اُس اُمت میں داخل ہو جو بہتر سب اُمتوں سے ہے اور جس اُمت میں پیدا ہونے کی نبیوں اور ولیوں نے آرزو کی ہے اب تم غور کرو کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو ایسا انعام عطا فرمایا۔

عبادت کی تاکید

اب تم پر واجب ہے کہ اس کی رضامندی اور تعمیل احکام میں دل و جان سے حاضر ہو، قصور نہ کرو، دیکھو وہ اپنے کلام پاک میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۞ (ترجمہ) نہیں پیدا کیا ہم نے جن اور انسان مگر واسطے عبادت کے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:-

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۞ ترجمہ) ڈرو اللہ سے اور فرماں برداری کرو۔

غرض کہ کلام مجید فرقانِ حمید میں جابجا اپنی عبادت کی تاکید فرمائی ہے۔ اب یہ جاننا چاہیئے کہ وہ کون سی عبادت ہے جس کے واسطے تاکید ہے اور وہ کونسا طور طاعت ہو کہ جس سے وہ احکم الحاکمین رضامند ہو (وہ) افضل ترین عبادت نماز ہے جس کے

وسیلہ سے تم پاک صاف ہو کر بہشتی بنو جو تمہاری عاقبت میں سپرد ہے جیسا کہ اس آیت شریف سے واضح ہے کہ جو کلام مجید کے اکیسویں پارہ کے شروع میں ہے۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط

(ترجمہ) اور قائم کر نماز کو تحقیق نماز روکتی ہے فحش اور بدکاری سے۔

اور اسی طرح پر جابجا کلام مجید میں نماز کے واسطے تاکیدیں متواتر آئی ہیں اور بہت سی احادیث نماز کے واسطے فوائد اور تاکید میں آئی ہیں، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ عِمَادُ الدِّيْنِ فَمَنْ اَقَامَهَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّيْنَ وَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ هَدَمَ الدِّيْنَ ط

(ترجمہ) نماز ستون دین کا ہے پس جو نماز پڑھتا ہے قائم رکھتا ہے دین اپنے کو اور جو چھوڑے نماز کو پس وہ گراتا ہے ستون دین اپنے کو۔

جب ثابت ہو گیا کہ نماز کے واسطے سخت تاکید ہے اور نماز بہترین اور افضل ترین طاعات سے ہے پس تم کو یہ معلوم کرنا چاہیے کہ نماز فرض ہے جس کا ادا کرنا تمہارے ذمہ لازمی اور سب سے پہلے ضروری ہے۔

روایت ہے کہ فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے:۔

خَمْسُ صَلَوٰتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى فَمَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ وَ صَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمِنْكُمْ مَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ

(ترجمہ) پانچ نمازیں ہیں کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نے انکو پس جو کوئی اچھی طرح کرے انکے وضوؤں کو اور ادا کرے انکو وقت پر اور کمال توجہ سے بجا لائے انکے رکوعوں اور سجدوں کو۔ اللہ تعالیٰ پر عہد ہے کہ معاف کرے ان کو اور جو کوئی ایسا نہ کرے

لَہٗ عَلَی اللّٰہِ عَھْدٌ اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَہٗ وَاِنْ شَآءَ عَذَّبَہٗ ۔
تو حق تعالیٰ پر کچھ عہد نہیں۔ اللہ چاہے اُن کو بخشے اور چاہے اُن کو عذاب دے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے لیکن وہ ایسے رکوع اور سجود کے ساتھ ہو کہ جس میں پوری پوری تابعداری اللہ کی پائی جائے اور اچھے وضو کے ساتھ نہایت عاجزی سے ادا کرنا چاہیئے۔ اس صورت میں خدای تعالیٰ اس کی بخشش کا وعدہ فرماتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی اچھی طرح احتیاط سے وضو کر کے نماز کو پورے پورے قیام و قرأت کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز اُس کے حق میں یہ دُعا کرتی ہے۔

"اے بندہ خوش رہ اور جس طرح تو نے مجھے حرمت سے ادا کیا اللہ تعالےٰ تجھ کو بھی ایسی ہی حرمت دے اور قیامت کے دن بہشت عطا فرمائے"

اب یہ بتانا ضروری ہے کہ نماز کو کس طرح ادا کرنا چاہیئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ ہم تم کو ارکان نماز تلقین کریں پہلے وضو اور طہارت اور غسل کے مسائل بتائیں کہ جو باعث تکمیل نماز ہیں۔

غسل کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب کوئی مُسلمان مرد ہو یا عورت اپنے کپڑے پر تر اور ٹے نجاست کی پائے۔ اگرچہ اس کو احتلام یاد نہ ہو تو غسل کرے اسی طرح جب عورت حیض و نفاس سے فارغ ہو تو دونوں حالتوں میں غسل واجب ہے

حیض کی تشریح

حیض اس کو کہتے ہیں کہ جو عورت بالغہ یعنی نو برس کی عمر سے لیکر پچپن برس کی عمر تک ہر مہینہ تین دن سے دس دن تک رحم سے خون جاری رہتا ہے اگر دس دن سے زیادہ جاری رہے اس کو بیماری سمجھنا چاہیئے۔ سوائے سفید رنگ کے اور جب رنگ خون رحم سے جاری رہے وہ حیض ہے جب سفیدی آئے تب پاکی سمجھے۔

نفاس کی کیفیت

نفاس اس کو کہتے ہیں کہ عورت کو بعد بچہ پیدا ہونے کے خون آتا ہے زیادہ سے زیادہ مدت اس کی چالیس روز ہے۔

غسل کے فرائض

(غسل میں تین فرض ہیں) کلی کرنا۔ ناک کے نتھنوں میں پانی دینا۔ تمام بدن کو ایک بار اس طرح دھونا کہ بال برابر جگہ بھی سوکھی نہ رہے۔

غسل کی سنت

(غسل میں چھ سنت ہیں) اول دونوں ہاتھوں کو دھونا۔ اور نجاست جائے مخصوص سے دور کرنا یا جہاں لگی ہو۔ ستر دھونا۔ وضو کرنا۔ لیکن پاؤں کو نہ دھوئے۔ تمام بدن کو تین بار دھونا سب سے پیچھے دونوں پاؤں کو دھونا

جہاں غسل کا پانی نہ ٹھہرتا ہو۔
جس عورت کی چوٹی گندھی ہوئی ہو۔ اُس کو بالوں کی جڑ بھگونا کافی ہے

غسل کرنے کی ترکیب

پہلے تین مرتبہ ہاتھ دھوئے گٹوں تک۔ پھر ناپاکی کو یا نجاست کو جہاں لگی ہو بدن سے دھوئے یہاں تک اگر غلفہ نہ ہوئی ہو تو وہاں بھی کھال کے اندر پانی پہنچا دے، پھر وضو کرے۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی کسی انگلی میں تنگ ہو اس کو خوب پھرا کر اس کے اندر پانی پہنچائے مگر پاؤں نہ دھوئے بجائے کلی کے اگر رمضان کا مہینہ یا روزہ نہ ہو تو غرارہ کرے اور اگر روزہ ہے تین مرتبہ کلی کرنا کافی ہے پھر بدن پر تین مرتبہ پانی بہائے۔ اگر نہانے کی جگہ پانی جمع ہوتا ہو تو وہاں سے باہر آکر پاؤں دھوئے۔ ورنہ غسل کے ساتھ دھوئے۔

غسل کی نیّت

غسل کی نیّت یہ ہے :-

نَوَيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ مِنْ غُسْلِ الْجَنَابَةِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَلِاسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ۔	نیت کرتا ہوں میں یہ کہ غسل کروں میں جنابت واسطے دُور ہونے ناپاکی کے اور مباح ہونے نماز کے

یہ نیت تمام غسلوں کیواسطے کافی ہو غسل کرنیوالے کو چاہیئے کہ جس قسم کا غسل کرنا ہو اس کا نام لے۔ مثلاً احتلام کا غسل ہے تو یوں کہے اَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْاِحْتِلَامِ لِرَفْعِ الْحَدَثِ۔ غسل کرنے والے کو چاہیئے کو شروع غسل

کے وقت کہے غسل کرتا ہوں واسطے دُور ہونے جنابت کے واسطے رفع ہونے حدث اکبر کے اور تمام بدن پر سر سے پاؤں تک تین مرتبہ پانی بہائے۔

غسل کے بعد پڑھنے کی دُعا

اور جب غسل سے فارغ ہو یہ دُعا پڑھے :۔

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قَلْبِيْ مِنَ النِّفَاقِ وَ حَصِّنْ فَرْجِيْ مِنَ الْفَوَاحِشِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَخْرَجَ عَنِّيْ مَا يُؤْذِيْنِيْ وَ اَمْسَكَ فِيَّ مَا يَنْفَعُنِيْ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ۔

(ترجمہ) اے اللہ پاک کر دل میرا نفاق سے اور امان میں رکھ بدن میرا برائیوں سے تعریف اس اللہ کی جس نے نکالا مجھ سے اس چیز کو جو مجھ کو تکلیف دیتی تھی اور روک دیا اس چیز کو جو مجھ کو نفع دے مجھ کو بخش اے رب تیرا اور طرف تیرے پھرنا ہے۔

اگر یہ دُعا یاد نہ ہو تو کلمہ شہادت کافی ہے۔ اگر پانی میسّر نہ ہوئے تو تیمّم کرے تیمّم کی ترکیب ہم وضو کے ساتھ بیان کریں گے۔

عابد :۔ (اُستاد کی طرف مخاطب ہو کر) اس سے پہلے کہ آپ ہم کو وضو کرنا سکھائیں یہ بتلا دیجئے کہ وضو میں کتنے فرض کتنی سنّت اور کتنے مستحب ہیں اور کس وجہ سے وضو مکروہ اور کون سی چیز سے فاسد ہو جاتا ہے۔

وضو کا بیان

اُستاد :۔ وضو میں چار فرض ہیں (۱) تمام منہ کا (۲) دونوں ہاتھ کہنی

سمیت دھونا (۳) دونوں پاؤں ٹخنے سمیت دھونا۔ (بال برابر خشک نہ رہے۔)
(۴) مسح کرنا چوتھائی سر کا۔ (ان میں اگر کچھ کمی رہے گی وضو نہ ہوگا)۔
اور تیرہ سنت ہیں (۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ پہنچے تک دھونا (۳) بسم اللہ پڑھنا (۴) مسواک کرنا (۵) کلی کرنا (۶) ناک کو پانی سے صاف کرنا (۷) ہر عضو کو تین تین بار دھونا (۸) ڈاڑھی میں انگلی سے خلال کرنا (۹) انگلیوں میں خلال کرنا (۱۰) تمام سر کا مسح کرنا (۱۱) کانوں تک مسح کرنا (۱۲) ہر عضو کا پے در پے دھونا یعنی ایک نہ سوکھنے پائے سے دوسرا دھو ڈالے (۱۳) رعایتِ ترتیب کرنا۔ ان میں اگر کسی میں کمی ہوگی نماز کی فضیلت میں نقصان ہے۔

مستحبات وضوء

مستحب وضوء کے پندرہ ہیں۔ (۱) بسم اللہ۔ الحمد للہ کہنا (۲) منہ قبلہ کی طرف کرنا (۳) داہنی طرف سے شروع کرنا (۴) کلمہ شہادت اور درود شریف پڑھنا (۵) اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو اس کو پھرانا (۶) گردن کا مسح کرنا (۷) ہر عضو پر ہاتھ پہنچانا (۸) موچھ اور ابرو اور گوشہ چشم میں تری کرنا (۹) سر کے آگے کی طرف مسح کرنا (۱۰) زبان سے نیت کہنا (۱۱) اپنے آپ وضوء کرنا (۱۲) وضوء کا پانی بچا ہوا کھڑے ہوکر پینا (۱۳) وضوء کا شکر ادا کرنا (۱۴) ہر نماز کے واسطے تازہ وضوء کرنا (۱۵) بعد وضو کے کلمہ شہادت اور اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھنا دیگران میں سے کوئی کم ہوا فضیلت میں کمی ہوگی۔

مکروہات وضو۔ وضو میں مکروہ چودہ ہیں۔ (۱) بغیر دھوئے برتن میں ہاتھ ڈالنا۔

(۲) وضو میں دُنیا کی بات کرنا۔ (۳) پانی بہت کم خرچ کرنا (۴) پانی چہرہ پہ سختی سے ڈالنا۔ (۵) آفتاب کے گرم ہوئے پانی سے وضو کرنا (۶) داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۷) استنجا کی جگہ وضو کرنا (۸) آنکھ اور لب کا وضو میں سخت بند کرنا (۹) ناپاک جگہ وضو کرنا (۱۰) پیشاب کی جگہ استنجا کرنا (۱۱) کلی اور ناک میں بائیں ہاتھ سے پانی ڈالنا (۱۲) لوٹا اپنے وضو کے واسطے خاص کرنا (۱۳) تین بار سے کم دھونا (۱۴) استنجے کے رومال سے اعضا صاف کرنا۔

مفسدات وضو

وضو تین چیزوں سے فاسد ہو جاتا ہے (۱) بول وبراز و حدث وغیرہ یعنی ریح خارج ہونا یا خون یا پیپ اگر بہنے لگے (۲) سونا (۳) نماز میں قہقہہ۔

فرض اور سنّت اور واجب کی تعریف

محمود:۔ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنّت اور مستحب اور واجب کی کیا تعریف ہے۔

اُستاد:۔ فرض وہ ہے جو ثابت ہوا ہو ایسی دلیل یقینی سے کہ جس میں کچھ شک نہ ہو۔ اسکے عمل کرنیسے ثواب ہوتا ہے اور ترک کرنیسے عذاب اور اس سے انکار کرنا سب کے نزدیک کفر ہے اس کی مثال رمضان شریف کا روزہ رکھنا اور پانچوں وقت کی نماز پڑھنا۔

واجب

وہ ہے جو ثابت ہوا ہو ایسی دلیل سے جس میں کچھ شبہ ہو اس پر عمل کرنے

سے ثواب اور ترک کرنے سے عذاب ہوتا ہے لیکن انکار کرنا اُس کا کفر نہیں ہے مثلاً نماز وتر وغیرہ۔

سُنّت

وہ ہے کہ جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ہمیشہ کیا ہے مگر ایک یا دو بار اُسے ترک کیا ہو عمل اس کا ثواب اور ترک اس کا موجب توبیخ ہے۔ مثال اس کی سنّت نماز فجر کی وغیرہ۔

مُستحب

وہ ہے جسے پیغمبر خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کبھی کیا ہے اور کبھی نہیں لیکن مشائخوں نے اس کو بہتر جانا ہے کرنے سے اُس کے ثواب ہوتا ہے اور نہ کرنے سے عذاب بھی نہیں۔ مثال اس کی سنّت عصر ہے۔

وضو کی نیّت

وضو کی نیت:۔ نَوَیْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ لِرَفْعِ الْحَدَثِ وَاِسْتِبَاحَةِ الصَّلٰوةِ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِسْمِ اللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى دِيْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّالْكُفْرُ بَاطِلٌ ؕ

(ترجمہ) وضو کی نیت کی میں نے واسطے دور ہونے حدث کے اور درستی نماز کے دراں حالیکہ تقرب ڈھونڈنے والا ہوں طرف اللہ تعالیٰ کے شروع کرتا ہوں میں خدائے بزرگ و برتر کے نام شکر ہے خدا کا کہ مجھے دین اسلام میں داخل کیا اسلام سچا ہے

اور کفر چھوٹتا ہے۔

وضو سے فارغ ہو کر قبلہ رو کھڑا ہو اور آسمان کی طرف منہ کرکے تین بار کہے۔
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پھر نیچی نظر کرکے پڑھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط

پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر لینا چاہیے

اگر پانی بہم نہ پہنچے اور اس کے دستیاب ہونے پر قدرت نہ ہو لیکن شرط یہ ہے کہ چھ ہزار گز کے فاصلہ سے کم نہ مل سکے (اگر شرعی گز ... تصور کریں اور شرعی گز ایک ہاتھ یعنی نصف گز مروجہ کا ہو اور ایک میل ۱۷۶۰ گز مروجہ کا اور ۸ فرلانگ کا میل اور ۲۲۰ گز مروجہ کا ایک فرلانگ ہوتا ہے تو بروئے حساب فاصلہ ۶۰۰۰ گز مذکورہ ایک میل ۵ فرلانگ ۲۰ گز ہوتا ہے) یا غسل اور وضو نہ کر سکے اس وجہ سے کہ یقین کامل ہو کہ اگر وضو کروں گا یا غسل کروں گا تو بیماری زیادہ ہو جائیگی یا تندرست آدمی کو یقین ہو کہ بیماری پیدا ہو جائے گی یا سردی اس قدر ہو کہ پانی کے استعمال سے مرنے کا احتمال ہو یا بیمار ہو جانے پر یقین ہو تو ایسی صورت میں تیمم کرنا چاہیے۔

تیمم کی نیت

اَتَيَمَّمُ لِرَفْعِ الْحَدَثِ — تیمم کرتا ہوں واسطے دور ہونے ناپاکی کے

اس کے بعد ایک مرتبہ زمین پر دونوں ہاتھ مارے اور منہ پر (جہاں تک وضو کرنے

میں دھوتے ہیں) پھیرے اور پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنی تک ملے۔ تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی ہے۔ نماز سے پہلے تیمم کرنا روا ہے اور اس سے جو چاہے پڑھے۔ جو چیز وضو کو توڑتی ہے تیمم کو بھی توڑتی ہے ہر ایک پاک چیز جو زمین کی قسم سے ہے اس پر تیمم کرنا درست ہے۔

شاگرد۔ جناب وضو کے مسائل اور اس کی ترکیب ہم کو معلوم ہو گئی اب نماز کے مسائل اختصار کے طور پر بتا دیجیے۔

اُستاد (حامد) اس سے پہلے کہ ہم تم کو نماز کے مسائل بتائیں۔ پہلے فجر کی نماز کا وقت بتلا دیں تاکہ تم کو معلوم ہو جائے کہ نماز کس وقت سے کس وقت تک ادا کرنی چاہیے۔ اور فجر کے وقت کے حوائج ضروری کو کس طرح پر انجام دینا چاہیے۔

صبح اوّل وقت اُٹھنے کی فضیلت

صبح اوّل وقت نیند سے اُٹھنے کی فضیلت بہت سی ہیں اور اس میں بہت سے فوائد ہیں۔ اگر ہم اُن کو پوری تفصیل کے ساتھ بیان کریں تو ایک جُدا گانہ رسالہ بن جائے لیکن صرف اتنا بیان کرنا کافی ہے کہ فجر کا اوّل وقت اُٹھنا سب مذہب والوں کے نزدیک بہت ہی افضل مانا گیا ہے۔ اب تم خیال کرلو۔ کہ جس بات کی سب دینوں میں فضیلت ہو وہ کیسا قابل قدر ہے فجر کے وقت مؤذن کی اذان دینے سے پیشتر چار بجے سے اُٹھنا چاہیے۔ تاکہ حوائج ضروری سے نماز سے پہلے فارغ ہو جاؤ۔ فجر کی نماز کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے سے پہلے تک باقی رہتا ہے۔ اوّل

علی الصباح اُٹھ کر بشرط ضرورت پاخانہ میں جائے اور تین یا پانچ یا سات ڈھیلے مٹی کے ہمراہ لے جائے پہلے بایاں پاؤں آگے رکھے اور یہ دُعا پڑھے :۔

پاخانہ جانے سے پہلے پڑھنے کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ (ترجمہ :۔ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے جنوں سے اور ناپاک جنات سے

پھر قدمچہ پر بیٹھ کر اپنے کپڑوں کو ہوشیاری سے سمیٹے رہنا چاہیے جب فارغ ہو تو ڈھیلے اس طرح لے کہ پہلے ایک ڈھیلہ آگے سے پیچھے کو لے جائے اور پیچھے سے آگے کو لائے اسی طرح جتنے ڈھیلے ہوں تمام ہو جائیں۔ ایک ڈھیلہ لیکر جنبیانی قطرہ پیشاب تھوڑی دیر تک پہلے جب قطرہ آنے سے اطمینان ہو جائے علیحدہ جگہ میں طہارت کرے داہنے ہاتھ سے لوٹا پکڑے اور بائیں ہاتھ سے مقام باز دھوئے اور پھر ہاتھ دھوئے اسی طرح تین مرتبہ صاف کرکے دُھوئے جب طہارت سے فارغ ہو تو یہ کہے ۔ غُفْرَانَكَ (ترجمہ) مانگتا ہوں تیری بخشش اور اگر پیشاب کی حاجت ہو تو پیشاب کرے۔ لیکن ان باتوں کی احتیاط ہونی چاہیے۔

دس جگہ پیشاب کرنے کی ممانعت

دس جگہ پیشاب کرنا منع ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان سے پرہیز کرے

(۱) کعبہ شریف کی طرف سے منہ کرکے پیشاب نہ کرنا چاہیے۔ (۲) جدھر آفتاب ہو (۳) جدھر چاند روشن ہو (۴) راستہ میں جہاں نمازی آدمی کا گذر ہو (۵) درخت

میوہ دار کے نیچے۔ (۶) جہاں مسلمانوں کی قبریں ہوں (۷) دریا ہیں (۸) جہاں راکھ کا ڈھیر ہو۔ کیونکہ ایسی جگہ بھوت اور بلا رہتے ہیں (۹) سخت زمین پر کہ وہاں سے چھینٹ پڑنے کا احتمال ہے (۱۰) سوراخ میں کیونکہ اس میں طرح طرح کے احتمال ہیں۔ بعد پیشاب سے فارغ ہونیکے ڈھیلے سے استنجا کرو اور پھر پانی سے طہارت کرو۔ جب ان ضروری حاجتوں سے فارغ ہو جاؤ تو وضو کرو (جیساکہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں) اور بعد وضو کرنے کے اذان کے منتظر رہو۔

اذان

جب مؤذن اذان کہے متوجہ ہو کر سنو۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ	(ترجمہ) خدا بہت بڑا ہے خدا بہت بڑا ہے
اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود سوائے
اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	اللہ کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی معبود
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	سوائے اللہ کے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شبہ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہیں۔ میں گواہی دیتا
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول خدا کے ہیں۔ نماز
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	کو آؤ نماز کو آؤ۔ نجات کو آؤ نجات کو آؤ۔ خدا
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	بہت بڑا ہے خدا بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے

اور فجر کے وقت کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ

النَّوْمِ ط کہنا چاہیے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے) اور اذان سننے والے کو چاہیے کہ مؤذن کا جواب دے یعنی جیسا مؤذن کہے ایسا ہی سننے والا کہنا چاہیے جب مؤذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ۔ حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الفَلَاحِ تو اس کے جواب میں یہ کہنا چاہیے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط جب اذان تمام ہو جائے تو بعد درود شریف پڑھنے کے یہ دُعا پڑھے۔

اذان کے بعد پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

(ترجمہ) اے اللہ اے پروردگار اس پکار پورے کے اور نماز قائم کے دے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور درجہ بلند اور اُٹھا مقام محمود میں جیسا کہ وعدہ کیا ہے تو نے اور ہمارے نصیب کر شفاعت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی حساب کے دن تحقیق تو نہیں کرتا وعدہ خلاف۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص جواب اذان جیسا کہ ابھی بتا چکے ہیں نہ کہے گا تو مرتے وقت کلمہ شہادت پڑھنے میں اس کی زبان گراں ہوگی اور اقامت کا جواب نہ کہے گا تو قیامت کے دن رب العزت سے سجدہ کا حکم ہوگا تو یہ شخص سجدہ نہ کر سکے گا۔ اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ اذان کہو اگرچہ تم کو منع کریں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مؤذن نجات پائے گا آگ سے اور بخشا جائے گا اور جواب دینے والا بھی بخشا جائے گا بعض کتب فقیہ

میں لکھا ہے کہ جواب اذان کے سننے والے پر واجب ہے اگرچہ غسل کی حاجت رکھتا ہو اور اذان بے وضو پڑھنا جائز ہے مگر تکبیر بے وضو مکروہ ہے۔ اذان غلط پڑھنا بڑا گناہ ہے جس محلہ میں غلط اذان پڑھی جائے اس پر وبال آئے۔ اذان سنتے ہی بہت جلد سب کام چھوڑ کر مسجد کو روانہ ہو اور نماز کے واسطے مستعد ہو جاؤ۔

ترکیب نماز

اوّل مُصلّے پر کھڑے ہو کر کہے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ؕ پھر قبلہ کی طرف منہ کر کے سیدھا کھڑا ہو اور اس طور سے نیت کرے۔

فجر کی دو سنّتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی صَلٰوۃَ	(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں اس بات کی
سُنَّۃِ الْفَجْرِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی جِهَةِ	اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعت نماز سنت
الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ	فجر کی متوجہ ہو کر طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ اٹھاتے ہوئے کانوں کی لو تک لائے دونوں انگوٹھے کانوں کی لو کو چھو جائیں پھر کان کی لو کے نیچے دونوں ہاتھوں کو باندھے عورتیں کندھے تک ہاتھ اٹھائیں اور سینہ پر باندھیں اس طرح سے کہ بایاں ہاتھ نیچے رکھیں اور داہنا ہاتھ اوپر رکھیں۔ داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے پہنچے کو حلقہ باندھ لے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے

حلقہ باندھے اور باقی تین انگلیاں برابر اوپر رہیں اور نگاہ سجدہ کی جگہ پر رہے
اِدھر اُدھر نہ دیکھے پہلے یہ دُعا پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(ترجمہ) یعنی ساتھ پاکی کے یاد کرتا ہوں میں تجھ کو اے اللہ میرے اور ساتھ تعریف تیری کے اور بہت خوبیوں کا ہے نام تیرا اور بہت بڑا ہے مرتبہ تیرا نہیں کوئی لائق بندگی کے سوائے تیرے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے گئے سے۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا۔

پھر سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھے اور اس کے ساتھ دوسری سورۃ جو یاد ہو ملائے جب وہ صورت تمام ہو جائے۔

رکوع

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا ہوا رکوع میں جائے یعنی ناف پر سے ہاتھ کھول کر جھک کر دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوط پکڑے کہ ہاتھوں میں خم نہ پڑے اور کمر اور سر ہموار رہے اور نظر دونوں پاؤں کے بیچ کی زمین پر رکھے اور یہ تسبیح پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ۝ (ترجمہ) پاک ہے پروردگار میرا عظمت والا۔

تین مرتبہ پڑھ کر رکوع سے گھٹنوں پر سے ہاتھ اٹھاتا ہوا

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ۔ (ترجمہ) سُن لیا اللہ نے اس شخص کی بات کو جس نے اسکی تعریف کی۔
کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو۔

قومہ

اور ایک بار کہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

سجدہ

سجدہ میں جائے اس طرح پر کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر لگیں پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک زمین پر لگے اور پھر پیشانی سر کی زمین میں لگے نظر ناک کی طرف رکھے ہاتھ پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رہیں ساتوں عضو سجدہ میں زمین پر لگے رہیں دونوں پاؤں دونوں گھٹنے پاؤں کے دونوں ہاتھ کی انگلیاں (کہنیاں زمین سے اٹھی رہیں) اور سر اس طرح زمین پر لگے کہ ناک اور پیشانی سب زمین سے ملی رہیں ان میں سے اگر ایک بھی زمین سے علیحدہ رہے گا تو سجدہ ادا نہ ہوگا۔ سجدہ میں تین بار یہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ترجمہ پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند) پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں ہاتھ زانوں پر اور داہنے پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو داہنے پاؤں کی طرف لیجائے اور نگاہ دل پر رکھے (عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال دیں) اور دوزانو بیٹھکر پھر سجدہ میں جائے اور پہلی مرتبہ جس طرح سجدہ کیا ہے ویسے ہی دوسرا سجدہ کرے اور تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور ہاتھ باندھ کر (جیسا پہلی رکعت میں بتایا گیا ہے) بسم اللہ الرحیم کے بعد الحمد شریف پڑھکر دوسری سورۃ پڑھے اور پھر رکوع میں (جیسے پہلی مرتبہ ادا کیا تھا) کیا جائے اور قومہ

اور سجدہ جیسے اوپر بتایا گیا ہے۔ ادا کرے۔ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں کے بعد دوزانو بیٹھ کر التحیات پڑھے وہ یہ ہے۔

التحیات

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ؕ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

(ترجمہ) سب تعریفیں واسطے اللہ کے ہیں اور عبادتیں اور پاک نذریں، سلامتی ہو تم پر اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلامتی ہو ہم مسلمانوں پر اور خدا کے نیک بندوں پر میں گواہی دیتا ہوں یعنی اقرار کرتا ہوں اس بات کا کہ کوئی لائق عبادت نہیں اللہ کے سوا اور گواہی دیتا ہوں اس بات کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

پھر یہ درود پڑھے۔

درود شریف

درود ابراہیم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

(ترجمہ) اے اللہ رحمت بھیج محمد پر اور آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے اے اللہ برکت بھیج محمد پر اور آل محمد پر جیسے کہ برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر

اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

دعائے ماثورہ جو درود شریف کے بعد پڑھنی چاہیے

پھر کوئی دعا پڑھے مثلاً۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

(ترجمہ) اے اللہ بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب مومن مردوں اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو جو ان میں سے زندہ ہوں اور جو ان میں سے مر گئے ہوں اپنی رحمت کے ساتھ اے زیادہ تر رحم کرنے والوں سے۔

پھر داہنی طرف منہ پھیر کر کہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (ترجمہ سلامتی ہو تم پر اور رحمت اللہ کی۔

اسی طرح بائیں طرف منہ پھیرے۔ جب داہنی طرف سلام پھیرے تو دل میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی (اگر جماعت میں شامل ہو) نیت کرے اسی طرح بائیں طرف سے نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور امام کی نیت کرے جس طرف امام ہو۔ اگر جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو تنہا ہو تو فرشتوں کی نیت کرے۔ بعد سنتیں پڑھنے کے دو رکعت فرض فجر کی پڑھے اس کے واسطے اور نیز سب فرضوں کے واسطے جماعت سے پڑھنا افضل ہے اس واسطے جہاں تک ممکن ہوسکے فرضوں کو مسجد جاکر جماعت سے ادا کرے۔ اس لئے کہ فرض نمازوں کو مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کرنا واجب ہے

باجماعت نماز ادا کرنے کے فضائل

فرمایا رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص پانچوں وقت جماعت سے نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو پانچ چیز عطا فرمائے گا۔

(۱) قبر کے عذاب سے بچائے گا (۲) رزق کی تنگی اتنی نہ ہوگی جس سے پریشان ہو اور سرگرداں پھرے (۳) ایمان کے نور سے نمازی کا چہرہ منور ہوگا (۴) نمازی کے داہنے ہاتھ میں فرشتے نامۂ اعمال دیں گے (۵) پُل صراط کے راستہ سے نمازی بجلی کی طرح صاف پار ہوگا اور بے حساب بے عذاب بہشت میں داخل ہوگا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوۃِ وَحْدَہٗ بِمِائَۃٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً ط

(ترجمہ) نماز جماعت سے پڑھنا تنہا آدمی کی نماز سے ایک سو بیس درجہ افضل ہے۔

اور یوں بھی حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ جو شخص چالیس روز تک جماعت سے نماز ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آتش دوزخ سے نجات دے گا۔

علاوہ اس کے گھر میں یا اور جگہ نماز پڑھنے سے دس نماز کا ثواب ملتا ہے۔ اور مسجد میں پچیس نماز کا اور جامع مسجد میں ۵۰۰ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ الغرض یہ خوب جان لے کہ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھنا اسلام کا شعار ہے۔

تکبیر

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

اگرچہ اذان بھی اسی طرح ہے لیکن اتنا فرق ہے کہ اذان کو ٹھہرا ٹھہرا کر کہتے ہیں اور تکبیر جلد جلد کہی جاتی ہے حی علی الفلاح کے بعد تکبیر میں دو مرتبہ قد قامت الصلوٰۃ اضافہ کر دیتے ہیں اور جب مقتدی قد قامت الصلوٰۃ سنیں تو اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا کہیں اور تکبیر کو بھی ساتھ ساتھ تکبر کے شروع سے آخر تک کہیں بعد تکبیر کے دو رکعت نماز فرضوں کی اس طرح نیت کرے۔

فجر کے فرضوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰهِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَرْضَ اللّٰهِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط	(ترجمہ) نیت کرتا ہوں واسطے ادائے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعت نماز فجر فرض اللہ تعالیٰ کے متوجہ ہو کر طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

اور اگر امام کے پیچھے کھڑا ہو تو اِقْتَدَیْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ (ترجمہ) اقتدا کی میں نے ساتھ امام کے، یہ کہہ کر متوجہا تا آخر کہے۔ پھر یہ دونوں رکعتیں اسی ترکیب سے پڑھے جیسا کہ ہم نے اوپر سنتوں میں پڑھا جانا بتایا ہے اگر امام کے ساتھ جماعت میں شریک ہے تو نیت باندھ کر (سبحانک اللھم الخ) پڑھ کر خاموش امام کی قرأت سنے اور امام کی اقتدا کرے۔ جب سلام پھیر چکے تو ایک بار آیت الکرسی پڑھے

اس لئے کہ فجر کے فرض کے بعد سنتیں نہیں اور جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں مثلاً عشاء اور ظہر تو ان کی سنتوں کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے

آیۃ الکرسی

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ط وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ط

پانچوں نمازیں جب مع نفلوں کے پڑھ چکے تو ان کے بعد اس دعا کو پڑھنا چاہیے۔

نمازوں کے بعد پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ اِیْمَانًا مُّسْتَقِیْمًا وَّفَضْلًا دَآئِمًا وَّنَظَرًا رَحْمَةً وَّعِلْمًا نَّافِعًا وَّعَقْلًا كَامِلًا وَّقَلْبًا مُّنَوَّرًا وَّتَوْفِیْقًا اِحْسَانًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّصَبْرًا جَمِیْلًا وَّاَجْرًا عَظِیْمًا وَّلِسَانًا ذَاكِرًا وَّبَدَنًا صَابِرًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّسَعْیًا مَّشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا مَّقْبُوْلًا وَّدُعَآءً مُّسْتَجَابًا وَّجَنَّةَ الْفِرْدَوْسِ نَعِیْمًا وَّمُقِیْمًا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖٓ اَجْمَعِیْنَ ـ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ

(ترجمہ) خدایا تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ سے ایمان مستقیم اور فضل دائم اور نظر رحمت اور علم نافع اور عقل کامل اور دل روشن اور توفیق نیکی کرنے کی اور توبہ مقبول اور صبر نیک اور اجر بزرگ اور زبان ذاکر اور بدن صابر اور روزی کشادہ اور کوشش مشکور اور گناہ مغفور ہونے والے اور عمل مقبول اور دعائے مستجاب اور جنت فردوس اور کو نعمت کے جگہ رہنے کی رحمت سے تیری اے بڑے رحم کرنے والے اور درود ہو جو اللہ کا بہترین خلائق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اصحاب پر پورا پورا پاک ہے

الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

رب تیرا صاحب عزت کا بلند ہے صفتوں سے اور سلام تمام نبیوں پر اور سب تعریف خدا کیلئے ہے کہ تمام عالموں کا رب ہے۔

بعد فارغ ہونے نماز کے اگر فرصت ہو تو طلوع آفتاب تک مصلے پر بیٹھا رہے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہے ورنہ کم سے کم سو بار کلمہ طیب پڑھ لے۔

کلمہ طیب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اس کا بہت بڑا ثواب ہے فجر کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے تک کوئی نفل نماز نہ پڑھے اگر نوافل پڑھنے کا شوق ہو تو رات میں تہجد کی نماز پڑھے اور دو رکعت نماز کی نیت کرے اور کم از کم چھ رکعات پڑھے اس نماز کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت آئی ہے اور فجر کے فرض سے پہلے سوائے دو سنتوں کے نفل نماز نہ پڑھے، بعد طلوع آفتاب کے نماز اشراق تلاوت کلام مجید میں مصروف ہو جیسا کہ ہم آگے بیان کریں گے چونکہ پنجگانہ نماز فرائض کے سلسلہ میں نقص واقع ہوگا اس لیے نماز تہجد اور نماز اشراق کا مع ان کے فضائل کے آگے بیان کیا جائے گا۔

حامد - سایہ اصلی کی مقدار اگر حضور سمجھا دیں تو ہم کو بہت آسانی ہو۔

اُستاد - (حامد) سایہ کی شناخت کے واسطے اگرچہ علماء نے بہت شرح کے ساتھ تدبیریں لکھی ہیں لیکن ہم بنظر طوالت (جو ہمارے اصول کے خلاف ہے) ایک آسان تدبیر تم کو جتلائے دیتے ہیں وہ تدبیر یہ ہے۔

ظہر کے وقت کی شناخت - دیکھو جب تم کو سایہ دیکھنا منظور ہو تو صاف ہموار زمین پر

ایک دائرہ بناؤ اُس کے محیط (یعنی گھیرے) میں ایک طرف سے (چاروں سمت قائم کر کے) یعنی ایک سمت مشرق کی طرف ایک نقطہ بیچ دائرہ میں اور اس کے ٹھیک سامنے مغرب کی طرف ایک نقطہ لگاؤ اب ان نقطوں کے دائرہ کے بیچ سے جہاں پرکار کا پاؤں رہتا ہے جسے نقطہ مرکز کہتے ہیں ایک خط کھینچو۔ اس خط یعنی لکیر کا نام قطر مشرقین ہے۔ اب اسی طرح شمال اور جنوب میں نقطہ لگا کر اور دائرہ کے بیچ سے لکیر کھینچو۔ اس لکیر کو قطر شمالی اور جنوب کی طرف والی کو خط نصف النہار (یعنی دوپہر کی لکیر) کہتے ہیں اس کے بعد ایک لکڑی سیدھی جسے (مقیاس) کہتے ہیں قطر سے چھوٹی لیکن چوتھائی سے کم نہ ہو۔ مرکز میں نصب کرو اب اس کے سایہ کو دیکھو۔ دوپہر سے پہلے پہلے دائرہ سے نکلا ہوا رہے گا۔ پھر جس قدر آفتاب بلند ہوتا جائے گا وہ سایہ کم ہوتا جائے گا یہاں تک کہ دائرہ کے بیچ میں ہو کر جب خط نصف النہار پر آئے تو ٹھیک اس دوپہر کا وقت سمجھنا چاہیے اس وقت میں جو مقدار سایہ کی ہو وہی سایہ اصلی ہے اس کے ڈھلنے کے بعد ظہر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

دیکھو نقشہ
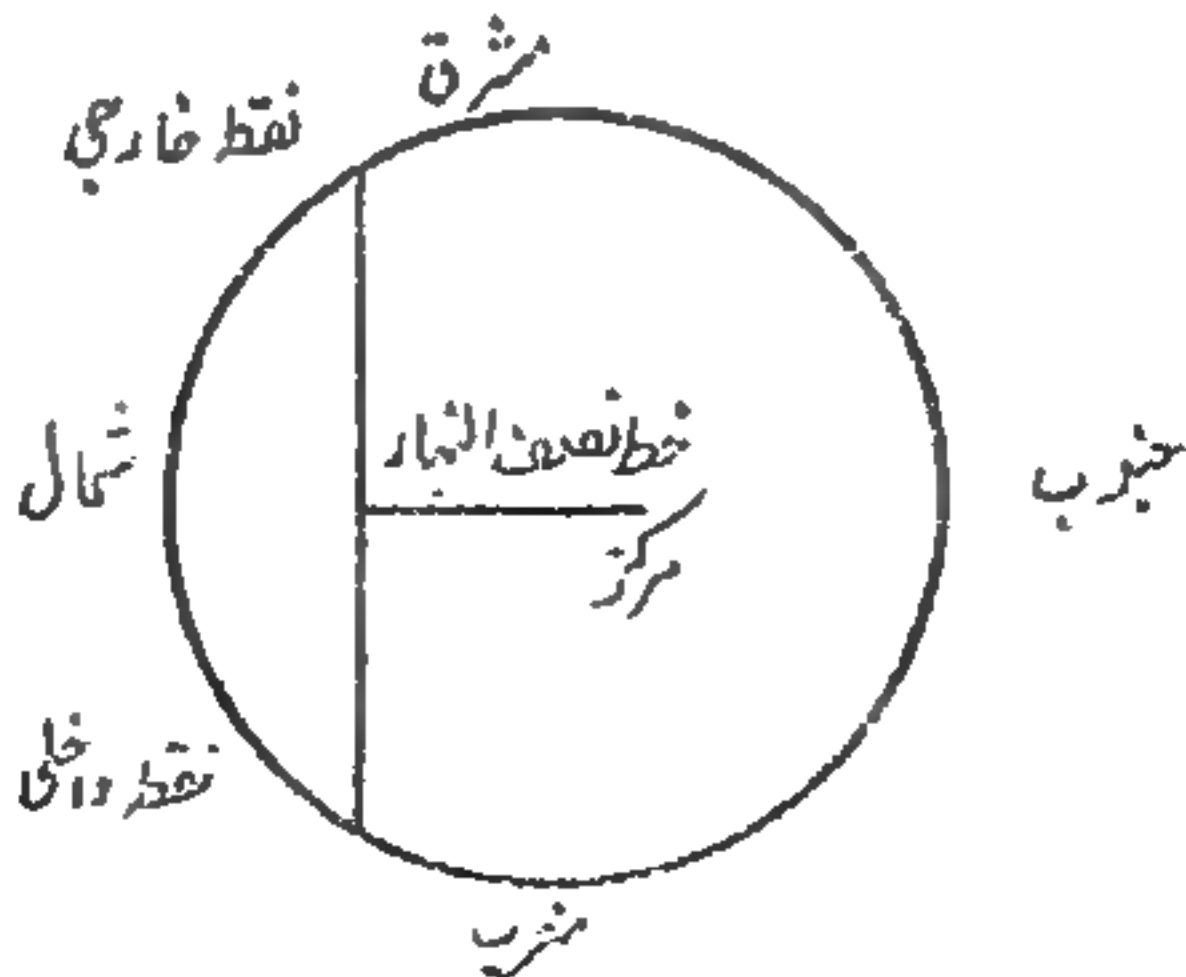
ایک دائرہ بناؤ اور اس کے مرکز پر یعنی بیچوں بیچ ایک لکڑی مخروطی یعنی گاجر کی شکل کی جو نیچے سے موٹی اوپر سے پتلی نوک دار ہو سیدھی کھڑی کرو جو قطر سے چھوٹی لیکن چوتھائی سے کم نہ ہو۔ صبح کے وقت اس لکڑی کا سایہ دائرہ سے باہر ہوگا جب کم ہوتا ہوا دائرہ پر پہنچے تو اس جگہ ایک نقطہ لگا دو اس کو نقطہ داخلی کہتے ہیں اور دوپہر کے بعد سایہ بڑھتا ہوا پھر دائرہ پر پہنچے گا اس وقت پر ایک نقطہ لگا دو۔ اس کو نقطہ خارجی کہتے ہیں۔ اب دونوں نقطوں کے درمیان ایک خط کھینچو اور اس خط کے بیچ میں ایک نقطہ لگا دو اس بیچ کے نقطہ سے مرکز تک ایک خط کھینچو، یہ ہی خط نصف النہار کا خط ہے اس خط پر جب سایہ آنے لگا وہی سایہ اصلی ہوگا۔

ظہر کا وقت ہونے کے بعد پہلے تکبیر اذان کہے پھر چار رکعات سنت پڑھے۔

ظہر کی چار سنتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الظُّهْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُتَوَجِّهًا اِلٰی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں نماز پڑھنے کی واسطے اللہ تعالیٰ کے چار رکعت نماز ظہر کی سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

یہ چاروں رکعتیں بھری ہوئی پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی ہر رکعت کے ساتھ میں الحمد شریف کے ساتھ دوسری سورت ملا کر پڑھی جاتی ہے جب چاروں سنت پڑھ چکے چار فرضوں کی نیت کرے۔

ظہر کے چار فرضوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکْعَاتِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ فَرْضًا اللہ تَعَالٰی ھٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں واسطے ادا ئے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعت نماز ظہر فرض اللہ تعالیٰ کے اس وقت کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

فرضوں کی دو رکعت بھری اور دو خالی پڑھی جاتی ہیں۔ یعنی دو رکعتوں میں الحمد شریف کے ساتھ دوسری سورۃ ملائی جائے گی۔ اور آخر کی دو رکعتوں میں فقط الحمد شریف ہی پڑھی جائے گی اور بعد سلام پھیرنے کے یہ دُعا پڑھنی چاہیے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(ترجمہ) اے رب ہمارے دے تو ہم کو دُنیا میں بہتری اور آخرت میں بہتری اور بچا تو ہم کو عذاب دوزخ سے۔

فرضوں کے بعد دو سنتیں پڑھے۔

ظہر کی دو سنتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللہِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی۔

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں واسطے ادائے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے دو رکعت نماز ظہر سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متوجہ ہو کر

اَلْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

حامد (اُستاد سے مؤدب) حضرت ظہر کا وقت کس وقت تک رہتا ہے۔

اُستاد (پیارے حامد) آسان سے آسان شناخت یہ ہے کہ سایہ اصلی کے بعد سے دو مثل تک عمدہ وقت ظہر کا رہتا ہے لیکن جہاں تک ممکن ہو سکے سردیوں میں اول وقت نماز پڑھے اور گرمیوں میں دھوپ ٹھنڈی ہونے کے بعد ظہر پڑھنے کی فضیلت ہے۔

عصر کے وقت کی شناخت

جب دو چند سایہ ہو جائے عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور آفتاب کے زرد ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن اس نماز کا بہت ہی خیال رکھنا چاہیے کہ وقت نہ گزر جائے لیکن سورج میں زردی آنے سے پہلے افضل ہے اس کے واسطے تاکید آتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں دوسرے پارہ سورہ بقر کے ۳۰ رکوع میں ارشاد فرماتا ہے۔

حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی (ترجمہ) خبردار ہو تم نمازوں سے اور بیچ والی نماز سے۔

صلوٰۃ الوسطیٰ کی شناخت

اصغر۔ جناب صلوٰۃ الوسطیٰ کونسی نماز ہے نماز ہے اور کس وقت کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ کہتے ہیں۔

اُستاد۔ صلوٰۃ وسطیٰ میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

تعالیٰ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بڑے بڑے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی روایت کے موافق صلوٰۃ وسطیٰ عصر کی نماز ہے اور اس باب میں ایک حدیث صحیح وارد ہوئی۔

شَغَلُوْنَا عَنِ الصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ (ترجمہ) باز رکھا انہوں نے ہمیں صلوٰۃ وسطیٰ سے کہ نماز عصر ہے۔

اور عصر کی نماز کو صلوٰۃ وسطیٰ یعنی بیچ والی نماز اللہ تعالیٰ نے اس واسطے فرمایا ہے کہ ایک طرف دن کے دو نمازیں ہیں کہ ان دونوں میں سے ایک میں قصر ہے ایک میں نہیں اور دوسری طرف رات کی دو نمازیں ہیں اسی طرح ان میں بھی ایک میں قصر ہے دوسری نہیں یعنی مغرب اور عشاء کی نماز عشاء میں قصر ہے مغرب میں نہیں۔ اور انس بن مالک اور معاذ بن جبل اور ابوامامہ اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم صحابہ کرام کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ صلوٰۃ وسطیٰ فجر کی نماز ہے اس واسطے کہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی میں پڑھتے ہیں یا یہ رات کی دو نمازوں اور دن کی دو نمازوں کے بیچ میں پڑھتے ہیں یا اس واسطے کہ اس کے دونوں طرف ایسی نمازیں ہیں کہ قصر کرتے ہیں۔ اور ابن عامر اور اسامہ بن زید اور بعضے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قول کے موافق نماز ظہر ہے اس واسطے کہ دن کے بیچ میں پڑھتے ہیں یا اس واسطے کہ دن کی نمازوں کے بیچ میں ہے۔ اور ابن عباس اور قبیصہ بن ذؤیب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ایک روایت ہے کہ صلوٰۃ الوسطیٰ مغرب کی نماز ہے کیونکہ وہ مقدار کے لحاظ سے اوسط درجہ کی نماز ہے اس

واسطے کہ فرض نمازوں میں زیادہ سے زیادہ چار رکعتیں ہیں اور کم سے کم دو رکعت ہیں۔ مغرب کی نماز میں تین رکعتیں ہیں تو وہ کم اور زیادہ دونوں کا اوسط ہے یا اس لئے کہ دو اخفائیہ نمازیں (یعنی جن میں چپکے سے قرأت پڑھی جاتی ہے) اُن کے اور دو جہریہ نمازوں کے (جن میں پکار کر قرارت پڑھی جاتی ہے) بیچ میں ہے۔ اور ایک گروہ نماز عشار کو صلوٰۃ وسطےٰ جانتا ہے۔ اس واسطے کہ دو جہریہ نمازوں کے بیچ میں واقع ہوئی ہے کہ رات کی عبادتوں کا آغاز اور انجام دو نمازوں پر ہے یا اس واسطے کہ وہ ایسی دو نمازوں کے بیچ میں ہے کہ دونوں میں قصر نہیں ہوتا۔ غرضکہ عصر کا وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت دُنیاداروں کو دُنیا کے جھگڑوں میں مشغولی زیادہ ہوتی ہے اور وقت جاتا ہوا کم معلوم ہوتا ہے لہذا اس نماز کا بہت ہی خیال رکھنا چاہئے۔

عصر کے چار فرضوں کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكْعَاتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ فَرْضَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں واسطے ادائے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے چار رکعت نماز فرض عصر کی فرض اللہ تعالیٰ کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔

مغرب کے وقت کی شناخت

عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک کوئی نماز نفل یا سنت نہ پڑھنی

چاہئے اور جس وقت آفتاب غروب ہوتا ہے یعنی آفتاب کا کنارہ مغرب میں چھپے سجدہ کرنا حرام ہے اور ایسے ہی جس وقت صبح کو آفتاب کا کنارہ مشرق سے نکلے سجدہ کرنا حرام ہے ضرور احتیاط رکھنی چاہئے اس کے بعد جب سورج غروب ہو گیا اور سیاہی مشرق سے نمودار ہوئی مغرب کا وقت ہو گیا اور غروب آفتاب سے غروب شفق تک مغرب کا وقت ہے اس وقت تین فرض دو بھرے اور ایک خالی پڑھے جاتے ہیں۔

مغرب کے تین فرضوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں واسطے ادائے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے تین رکعت نماز مغرب کے فرض اللہ تعالےٰ کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اس کے بعد دو سنتوں کی نیت کرے۔

مغرب کی دو سنتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُتَوَجِّهًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

(ترجمہ) نیت کی میں نے ادائے نماز کے واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت نماز مغرب کی سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

پھر دو نفل یا چھ رکعت نوافل اوابین کی دو دو رکعت کی نیت سے ادا کرنی چاہئے۔

مغرب کے دو نفلوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَوَّابِیْنَ نَفْلَ الْمَغْرِبِ مُتَوَجِّہًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

(ترجمہ) نیت کی میں نے ادا کرنے نماز کے واسطے اللہ تعالیٰ دو رکعت نماز نفل اوابین مغرب کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

عشاء کے وقت کی شناخت

عشاء کے وقت کی شناخت یہ ہے کہ جب غلبہ رات کا ہو جائے اور شفق جاتی رہے اسی وقت سے عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صبح صادق تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد مکروہ وقت ہے عشاء کی نماز پڑھنے سے پہلے سونا اچھا نہیں رات کی تہائی حصہ گزرنے کے وقت عشاء کے پڑھنے کی فضیلت آئی ہے

عشاء کی چار سنتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃَ الْعِشَاءِ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ مُتَوَجِّہًا اِلٰی جِہَۃِ الْکَعْبَۃِ

(ترجمہ) نیت کرتا ہوں میں واسطے ادا کے نماز چار رکعت سنت عشاء کے سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی واسطے اللہ تعالیٰ

الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

کے متوجہ ہو کر طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر

عشاء کے چار فرضوں کی نیّت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ فَرْضَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَرْضَ هٰذَا الْوَقْتِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ :۔ نیت کرتا ہوں میں واسطے ادائے چار رکعت نماز عشاء کے واسطے اللہ تعالیٰ کے فرض اس وقت کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر

فرضوں کے بعد دو سنتوں کی نیّت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ سُنَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ :۔ نیت کرتا ہوں میں ادائے نماز کے واسطے اللہ تعالیٰ کے دو رکعت نماز عشاء کی سنت رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف ۔ اللہ اکبر

تین رکعت نمازِ وتر کی نیّت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثَ رَكَعَاتِ صَلٰوةِ وِتْرِ هٰذَا اللَّيْلِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط

ترجمہ :۔ نیت کرتا ہوں میں ادا کرنے نماز کے واسطے اللہ تعالیٰ کے تین رکعت نماز وتر اس رات کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف ۔ اللہ اکبر

وتروں کے پڑھنے کی ترکیب

وتروں کی تینوں رکعت بھری پڑی جائیں گی۔ تیسری رکعت میں جب سورۂ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھ چکیں اس کے بعد دوسری سورت ملائیں جب وہ ختم ہو جائے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے اور پھر دعائے قنوت پڑھے، وہ یہ ہے

دعائے قنوت

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ؕ

ترجمہ:- اللہ ہمارے ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ ہی سے استغفار کرتے ہیں ہم اور تجھ ہی پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ ہی پر توکل کرتے ہیں اور ثنا کرتے ہیں ہم تیرے اوپر بہترین ثنا اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا! اور نہیں کفر کرتے ہم تیرا اور نکال دیں گے اور چھوڑ دیں گے ہم اس شخص کو جس نے تیری نافرمانی کی، اے اللہ ہمارے تیری ہی عبادت کرتے ہیں ہم تیری ہی نماز پڑھتے ہیں ہم اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی طرف رجوع کرتے ہیں ہم اور تیری رحمت سے امید رکھتے ہیں ہم اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ہم تحقیق تیرا عذاب کافروں سے ملنے والا ہے

وتروں کے بعد دو نفلوں کی ترکیب

اس کے بعد دو نفلوں کی نیت اسی طرح باندھے جیسی کہ ہم نماز مغرب

میں بتا چکے ہیں صرف نام وقت مغرب کی جگہ وقت عشاء کہنا چاہیئے۔
یاد رکھنا چاہیئے کہ ان پانچوں وقتوں میں سترہ فرض اور بارہ رکعت سنت مؤکدہ اور تین رکعت وتر واجب ہیں ان کو کسی حال میں نہ چھوڑے۔

پانچوں وقتوں میں سترہ فرض ہیں

دو رکعت فرض صبح کے۔ چار فرض ظہر کے۔ چار رکعت فرض عصر کے تین فرض مغرب کے اور چار رکعت فرض عشاء کے۔

سنت مؤکدہ کی تشریح

بارہ رکعت سنت مؤکدہ ہیں۔ دو رکعت پہلے فرض صبح کے اور چار رکعت قبل فرض ظہر کے اور دو رکعت بعد فرض ظہر کے۔ اور دو رکعت بعد فرض مغرب کے اور دو رکعت بعد فرض عشاء کے اور تین رکعت واجب نماز وتر بعد نماز عشاء کے۔

نماز قضا پڑھنے کی ترکیب

پنجگانہ نماز حتی المقدور قضا نہ کرے۔ بلا ناغہ ادا کرتا رہے اور اگر اتفاقیہ کسی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو اس کو دوسرے وقت قضا کی نیت کر کے پڑھ لے

نماز قضا کی نیت

نیت کرتا ہوں میں واسطے ادائے نماز کے اللہ تعالیٰ کے واسطے

دو رکعت نماز قضا فجر کی متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔

حامد (حضرت) آپ نے ہم کو ترکیبیں بہت ہی آسان بتائیں۔ اب یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ نمازیں کتنے فرض ہیں اور کتنی سُنّتیں ہیں، اور کتنے واجب ہیں اور کس وجہ سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اور کن وجوہات سے مکروہ ہوتی ہے۔

فرائض نماز کی تفصیل

اُستاد:۔ نماز میں پندرہ فرض ہیں جن کی تشریح یہ ہے:۔

تشریح فرائض نماز (۱) بدن پاک کرنا (۲) جگہ پاک کرنا (۳) کپڑا پاک کرنا (۴) ستر عورت (۵) وقت پر نماز پڑھنا (۶) قبلہ کی طرف منھ کرنا (۷) اوّل نماز کی نیت کرنا (۸) تکبیر تحریمہ کہنا (۹) قیام کرنا یعنی کھڑا ہونا (۱۰) قرارت یعنی کچھ قرآن شریف پڑھنا (۱۱) رکوع کرنا (۱۲) سجدہ کرنا (۱۳) قعدہ آخر یعنی التحیات کے واسطے بیٹھنا (۱۴) اپنے فعل سے بااختیار نماز سے باہر نکلنا (۱۵) جمعہ کی نماز میں خطبہ پڑھنا۔

واجبات نماز کی تفصیل

(۱) الحمد پڑھنا (۲) سورت ملانا (۳) پہلی دو رکعتوں میں قرآن پڑھنا (۴) ارکان نماز کو درست ترتیب سے ادا کرنا (۵) قعدے پہلے میں بیٹھنا یعنی دو رکعت

پڑھنے کے بعد التحیات کے واسطے بیٹھنا (۶) دونوں مرتبہ بیٹھنے میں دوسری اور چوتھی رکعت پڑھنے کے بعد بیٹھ کر التحیات پڑھنا (۷) آخر کی رکعت کے بعد سلام کہنا (۸) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۹) دونوں عیدوں میں پہلی رکعت یعنی الحمد سے پہلے اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد یعنی رکوع سے پہلے تین تین بار تکبیر کہنا (۱۰) امام کو عشاء اور فجر اور مغرب کے وقت نماز باآواز بلند قرأت سے پڑھنا (۱۱) ظہر اور عصر کے وقت آہستہ پڑھنا (۱۲) رعایت ترتیب کرنا (۱۳) اگر ان میں سے کوئی چیز بھول کر چھوٹ جائے سجدہ سہو کا کرے اور جو قصداً چھوڑے نماز مکروہ تحریمہ واجب الاعادہ ہوگی واجب کے ترک اور فرض کی تقدیم تاخیر سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے۔

نماز میں ۱۲ سنتوں کی تفصیل

(۱) دونوں ہاتھ وقت تکبیر اول کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا (۳) سبحانک اللھم پڑھنا (۴) اعوذ باللہ پڑھنا (۵) بسم اللہ پڑھنا (۶) رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ کے واسطے تکبیر کہنا (۷) تسبیح تین تین بار رکوع اور سجدہ میں کہنا (۸) سمع اللہ پڑھنا (۹) قومہ اور جلسہ میں توقف کرنا (۱۰) درود پڑھنا (۱۱) دعا پڑھنا (۱۲) بعد الحمد کے آمین آہستہ کہنا۔

مکروہات نماز میں ۱۲ ہیں

(۱) بے فائدہ بات کرنا (۲) صف سے علیحدہ کھڑا ہونا ننگے سر نماز پڑھنا

(۴) مرد کو جوڑا باندھنا (۵) لٹکتا ہوا کپڑا اُٹھانا (۶) مرد کو سُرخ یا زرد ریشمی کپڑا پہننا (۷) انگڑائی لینا (۸) اُنگلی چٹکانا (۹) چادر وغیرہ لٹکانا (۱۰) سُنّت کا ترک کرنا (۱۱) چاندی سونا پہننا (۱۲) کوئی کام خلافِ شرع کرنا۔

مفسداتِ نماز

جن چیزوں سے نماز فاسد ہوتی ہے وہ یہ ہیں۔ امام کے آگے کھڑا ہونا بات کرنا۔ سلام کرنا یا ان کا جواب دینا۔ نالہ کرنا یا آہ بھرنا۔ کچھ کھانا پینا قرآن دیکھ کر پڑھنا۔ بدوں عُذر کے خود چھینکنا یا کھانسنا اور فعل کثیر یعنی بار بار اور وہ کام کرنا جو دونوں ہاتھوں (جیسے دامن سنبھالنا وغیرہ) نماز کو فاسد کرتا ہے

عابد:۔ حضرت یہ نماز کی ترکیب پانچوں وقت پڑھنے کی جو آپ نے فرمائی بخوبی سمجھ میں آگئی لیکن میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مسافر سفر کی حالت میں کس طرح نماز کو ادا کرے۔

مُسافر کی نماز

جب آدمی اپنے شہر سے کم سے کم تین رات دن کی مسافت کا سفر کرے تو اس کو چاہیئے کہ بجائے چار فرضوں کے دو قصر کرے یعنی دو فرض پڑھے اور جب اپنی منزل مقصود یعنی قیام کی جگہ پہنچ جائے اور قیام کا ارادہ پندرہ روز سے کم ہے برابر قصر پڑھے جائے اور اگر پندرہ روز سے زیادہ قیام کا ارادہ ہو

تو پوری چار رکعت ادا کرے۔ اگر مسافر بستی والوں کی امامت کرے تو قصر ہی پڑھے نماز سے قبل یا سلام پھیرنے کے بعد مقتدیوں سے کہہ دے کہ میں مسافر ہوں تم اپنی باقی رکعت پوری کرنا اور اگر مقتدی مسافر ہے اور امام مقیم تو امام کی پابندی چاہیئے۔

ریل میں نماز کس طرح پڑھی جائے

اگر مسافر ریل میں تین روز کی مسافت ایک روز میں طے کرتا ہے تو اس کو بھی نماز قصر پڑھنی چاہیئے۔ اس لئے کہ اعتبار سفر میں موافق شرع کے تین منزل کا ہے۔ وہی قیاس کتب فقہ کا رہا۔ ریل گاڑی میں سب فرض نمازیں مع نفل وغیرہ بحالت چلنے کے بھی درست ہیں۔ جیسے جہاز میں درست ہیں۔ ہاں بیل گاڑی یا گھوڑے اونٹ وغیرہ پر فرائض درست نہیں۔ نوافل پڑھنا۔ ان پر اشارہ رکوع وسجدے درست ہیں۔ مگر ریل میں اگر قبلہ کا رُخ پوری طرح بدل گیا تو فرض درست نہ ہوں گے۔ نفل درست رہیں گے ردمختار شرح درمختار میں یہ مسئلہ مذکور ہے۔

جمعہ کے فضائل

اُستاد (حامد) علاوہ نماز پنجگانہ کے آٹھویں روز جمعہ کی نماز جامع مسجد میں جہاں ساری آبادی کے نمازی جمع ہوں ادا کرنی چاہیئے کیونکہ اس مبارک

دن کو عید المومنین کہتے ہیں۔ اس دن کے بہت سے فضائل دین کی کتابوں میں لکھے ہیں۔ اگر ان کو لکھا جائے تو ایک کتاب علیحدہ مرتب ہو جائے۔ کیونکہ تم کو روزمرّہ کی نماز کے مسائل سمجھنے ہیں۔ اس وجہ سے اختصار پر نظر کر کے ضروری باتوں کو لکھا جاتا ہے۔

عابد :۔ حضرت منجملہ فضائل یوم جمعہ کے مختصر طور پر کچھ ضروری بیان فرمایئے تاکہ اس مُبارک دن کی عظمت ہمارے دل میں زیادہ ہو۔

جمعہ کی نماز کے لئے مسجد میں آنے کے فضائل

اُستاد :۔ (عابد) احکامِ شریعت حکمت سے خالی نہیں ہیں۔ دیکھو جمعہ کے روز مسلمانوں کے مسجد میں جمع ہوتے سے ایک سے ایک کو دیکھ کر نماز کے پڑھنے کی رغبت ہوتی ہے اور برادرانِ اسلام میں باہم اتحاد زیادہ بڑھتا ہے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا ہے اور اس کی فضیلت کی یہ وجہ ہے کہ حق تعالیٰ جل وعلا شانہٗ نے حضرت آدم علیہ السّلام کو اسی روز پیدا کیا اور اسی روز بہشت میں جگہ ملی۔ اور جمعہ کے روز ہی قیامت قائم ہو گی۔ حضرت امام حسین علیہ السلام بھی جمعہ کے روز ہی خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔ جمعہ کے دن ایک ساعت ایسی ہے کہ اس میں مؤمن جو دعا مانگے گا۔ خدا تعالیٰ اس کو قبول فرمائیگا اس لئے جمعہ کا روز اور سب عبادت الٰہی اور وظائف قضائے حاجت کے لئے بہت مُبارک ہے اور بخلاف اور ایام کے اس مبارک دن کی

ثواب لکھتے ہیں جیسا کہ حضرت اسمٰعیل علیہم السّلام کے فدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بہشت سے مینڈھا پہنچایا ایک بکری کا۔

چوتھی ساعت کا انعام

چوتھی ساعت میں آنے والوں کا نام ایک مرغی کی قربانی کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

پانچویں ساعت کے آنے والوں کو اجرا

پانچویں ساعت میں آنے والوں کے نام ایک انڈے مرغ کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

جب خطبہ پڑھا جاتا ہے۔ فرشتے کاتب ثواب کے لکھنا بندکر کے خطبہ سُننے میں مصروف ہوتے ہیں۔

پیچھے پہنچنے والوں کو ثواب سے محرومی

اس کے بعد جو شخص نماز کے واسطے مسجد میں آتا ہے اُس کو سوائے نماز کے اور کچھ ثواب نہیں ملتا۔ جمعہ کی نماز کو پیدل جانا افضل ہے۔ بہ نسبت سواری کے مسجد میں امام کے نزدیک مؤدب بیٹھ کر خاموش خطبہ سننا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص حسب طریقہ مذکورہ بالا با ادب خطبہ سُن کر جمعہ ادا کرے گا دوسرے جمعہ کے دن تک اُس کے نامۂ اعمال میں گناہ درج نہ ہونگے۔

خطبہ کے وقت بات چیت کرنا علاوہ تقویٰ کے ثواب سے محرومی ہے۔

صفوں کو چیر کر آگے پہنچنے کی مذمت

جو شخص جمعہ کی نماز کے واسطے صفوں کو چیر کر اور آدمیوں کے اوپر ڈھکیلتا ہوا کود کر جاتا ہے وہ علاوہ محرومیِ ثواب کے دوزخ کے پُل بنائے جانے کا مستحق ہوتا ہے۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے جو شخص بعد نماز جمعہ کے سات مرتبہ الحمد شریف اور سات مرتبہ قل ہو اللہ شریف کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو شرِ شیاطین و جنات سے محفوظ رکھے گا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے بغیر عذر شرعی کے تین جمعہ ترک کیے اس نے اسلام سے منہ پھیرا اور دل اس کا زنگ آلود ہوا۔

جمعہ کے دن مرنے والا شہید کا رتبہ پاتا ہے

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جمعہ کو تین لاکھ گنہگاروں کو آتش دوزخ سے نجات دیتا ہے اور دوزخ ہر روز دوپہر کو زیادہ گرم کی جاتی ہے مگر جمعہ کے دن گرم نہیں کرتے اور جو مسلمان جمعہ کو مرتا ہے شہید کا ثواب پاتا ہے اور قیامت تک اس پر عذاب نہیں ہوتا۔

جمعہ کی نماز کی شرطیں

جمعہ کی نماز فرض ہے لیکن اس کے وجوب کے لیے سات شرطیں ہیں۔

(۱) شہر کا رہنا (۲) تندرستی (۳) آزادی (۴) مرد ہونا (۵) اندھا نہ ہونا (۶) لنگڑا نہ ہونا (۷) ہوشیاری یعنی حواس خمسہ درست ہوں دیوانہ نہ ہو۔ جمعہ کی نماز کے ادا کرنے کے واسطے چھ شرطیں ہیں۔

(۱) شہر کا یا اس کے نواح کا ہونا (۲) بادشاہ یا اس کے نائب کا ہونا (۳) ظہر کا وقت (۴) ایک تسبیح کی مقدار نماز سے پہلے خطبہ پڑھنا (۵) کم سے کم تین آدمیوں کا سوائے امام ہونا (۶) اذن عام۔

پس اگر ان میں سے ایک ہی سجدہ کرنے سے قبل تک جاتا رہے تو امام کو لازم ہے کہ ظہر کی نماز شروع کرے اور جو سجدہ کے بعد جائے تو امام کو لازم ہے کہ نماز تمام کرے۔

امام جب منبر کے اوپر بیٹھے تب اس کے سامنے دوسری اذان مکبر کو کہنی چاہیئے۔ جمعہ کے روز ظہر کی نماز شہر میں جمعہ کی نماز سے پہلے جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے۔ بغیر عذر کے ظہر پڑھ کر جمعے کی نماز کے لئے کوشش کرنا جس حال میں کہ امام جمعہ پڑھتا ہو ظہر کو باطل کرتا ہے خواہ اسے پائے یا نہ پائے۔ لیکن جو امام کو تشہد یا سجدہ سہو میں پائے تو اس کو پورا کرنا لازم ہے جس وقت پہلی اذان جمعہ کی کہی جائے تو ہر مسلمان کو لازم ہے کہ خرید و فروخت اور کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کے لئے جائے۔ خطبہ کے وقت نماز پڑھنا اور بات کرنا حرام ہے امام جب خطبہ پڑھے اس وقت اس کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ سنیں۔

جمعہ کے روز کے کام

اولیٰ یہ ہے کہ جمعہ کے روز اول حجامت بنوائے پھر غسل کرے کیونکہ جمعہ

کے روز غسل کرنا سنّت ہے بلکہ اگر غسل کے وضو سے نماز پڑھے تو بہتر ہے کپڑے جیسے موجود ہوں صاف پہنے خوشبو لگائے جس وقت اذان سنے کیسا ہی کام ہو چھوڑ کر جامع مسجد کو جائے بلکہ جہاں تک ہو سکے اذان سے پہلے جائے تاکہ اول صف میں جگہ ملے جس کی فضیلت ابھی اوپر بیان ہو چکی ہے جب مسجد میں پہنچے تو چاہیے کہ پہلے داہنا قدم رکھے اور السلام علیکم سب سے کرے اور خوب دب بیٹھے جیسے ادنیٰ ذلیل آدمی کسی بڑے شہنشاہ کے دربار میں جا کر بیٹھ جاتا ہے اگر نماز میں کچھ دیر ہو تو صلوٰۃ التسبیح پڑھے۔ (جس کی ترکیب ہم آگے بیان کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ) اور اگر جماعت کا وقت قریب ہو تو چار رکعت سنّت پڑھے اس کے بعد درود شریف کثرت سے پڑھتا رہے جب تک کہ خطبہ کی اذان ہو۔

خطبہ سے پہلے چار سنتوں کی نیت

چار رکعت سنّت کی نیت اس طرح ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ	(ترجمہ) نیت کی میں نے چار رکعت نماز
رَکَعَاتِ صَلٰوۃَ السُّنَّتِ قَبْلَ	سنّت پہلے جمعہ کے واسطے اللہ تعالےٰ
الْجُمُعَۃِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ	کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف
الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اللہ اکبر۔

پھر جب امام منبر پر خطبہ پڑھنے کو آئے تب دوسری اذان روبرو اس کے کہی جائے اور امام دو خطبے باطہارت کھڑے ہو کر منبر پر پڑھے اور دونوں

خطبوں میں بقدر ایک تسبیح کے خاموش بیٹھے اگر کوئی خطبہ پڑھتے وقت آئے تو خطبہ ہی سُنے سنّت نہ پڑھے (خطبے مسنونہ یکجا آئندہ درج ہوں گے) بعد دونوں خطبوں کے تکبیر کہی جائے اور امام اور مقتدیوں کے ساتھ دو رکعت فرض پکار کر پڑھے اور نیت اس طرح پر کرے

جُمعہ کے دو فرضوں کی نیّت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ الْجُمُعَۃِ فَرْضَ اللّٰہِ تَعَالٰی مُتَوَجِّهًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	ترجمہ: نیت کی میں نے واسطے ادائے نماز دو رکعت جمعہ کے ہو فرض اللہ تعالیٰ کا ہے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اگر امام ہو تو کہے

اَنَا اِمَامٌ لِھٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ	ترجمہ:۔ میں امام ہوں اس قوم کا

اور مقتدی یوں کہے

اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ۔	ترجمہ: اقتداء کی میں نے اس امام کی

بعد اس کے پھر چار رکعت سُنّت اور دو رکعت سُنّت پڑھے۔ ان سنتوں کی نیت موافق نیت مذکورہ بالا کی جائے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ اس میں قبل الجمعہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ جو سُنّت جو بعد فرض جمعہ کے پڑھی جاتی ہے۔ ان میں لفظ بعد الجمعہ کہا جاتا ہے۔

جمعہ کے روز قبولیت دُعا کی فضیلت

عابد (اُستاد سے) حضور سُنا ہے کہ جمعہ کے دن کوئی ایسی ساعت آتی ہے اُس میں جو دُعا مانگی جائے مقبول ہوتی ہے۔

اُستاد (عابد سے) تم نے یہ ساعت دریافت کی گویا اسم اعظم تلاش کرنا چاہا ہے۔ حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چند باتیں نہایت مفید مخفی رکھی ہیں تاکہ طالب ان کی تلاش میں ہمہ تن اور ہمہ وقت مصروفیت میں رہے اگرچہ مثل مشہور ہے جو بندہ یا بندہ لیکن اس کی تلاش میں جو وقت گذرے۔ وہ حسنات میں لکھے جائے اور ان وقتوں میں مکروہات اور ممنوعات سے بھی بچاؤ ہے۔ سچ پوچھو تو یہ اس کا عین فضل اور حکمت ہے۔ اور اپنے بندوں پر سراسر احسان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے راتوں میں شب قدر مخفی رکھی ہے اور ناموں میں اسم اعظم اور نمازوں میں نماز وسطیٰ علیٰ القیاس جمعہ کے روز ساعت قبولِ دُعا ہے اگرچہ علمائے دین نے اس کی تحقیق کی ہے لیکن تاہم اختلاف رہا ہے اکثر احادیث سے یہ ضرور ہے کہ اس مبارک دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اسمیں جو مسلمان دعا مانگے قبول ہو اختلاف اس میں ہے کہ وہ کونسی ساعت ہے۔ اس میں وہی حکمت ہے کہ ثواب ملتا ہے۔ اس ساعت کے واسطے مختلف احادیث وارد اقوال ہیں۔ مگر صحیح دو قول مانے گئے ہیں یہ کہ جب وقت امام منبر پر بیٹھے اس وقت سے نماز کے ختم ہونے تک چنانچہ کتاب صحیح مسلم میں حضرت ابو موسیٰ رض

سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کہ مقبول ساعت امام کے بیٹھنے سے نماز کے ادا ہونے تک ہے اور دوسرا یہ کہ جس وقت آفتاب ڈوبنے لگے یعنی اخیر ساعت روز جمعہ کی۔ بخیال طوالت احادیث کا نقل کرنا مصلحت نہ سمجھا اگر دیکھنا چاہو تو (کتاب صراط المستقیم شرح سفر السعادت اور دیگر کتب میں) دیکھو

یہاں تک دو ارکان اسلام کے یعنی پہلا رکن توحید اور دوسرا رکن پنجگانہ نماز کا ختم ہوا۔ اب تیسرا رکن روزہ رمضان شریف کا بیان کیا جاتا ہے اس کے بعد چوتھا رکن زکوٰۃ اور پانچواں رکن حج بھی مفصل بیان کیے جائیں گے

رمضان شریف کے روزوں کا بیان

رمضان رمض سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معنی جلانے کے ہیں چونکہ رمضان شریف گناہوں کو جلاتا ہے لہٰذا اس نام سے موسوم ہوا۔ روزے رمضان شریف کے فرض ہیں باقی سب سنت ہیں شروع اسلام میں دس روزہ محرم کے اور تین ایام بیض کے یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کے فرض تھے۔ بعد فتح مکہ ڈیڑھ ماہ تین برس اور شروع اسلام پندرہ برس کے روزے رمضان شریف کے فرض ہوئے اور اللہ پاک اپنے کلام میں فرماتا ہے

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ ترجمہ مہینہ رمضان کا جس میں نازل ہوا قرآن

هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ

ہدایت ہے واسطے آدمیوں کے اور کھلی نشانیاں وہ حق کی اور فیصلہ حق و باطل میں سو جو کوئی پائے تم میں سے اس مہینہ کو اس کے روزے رکھے۔

رمضان شریف کا مہینہ بہت مبارک ہے قرآن مجید کہ باعث جملہ برکات ہے اور سبب جملہ فلاح ہے۔ اس مہینہ میں نازل ہوا۔ سب مہینوں سے سال بھر کے یہ ماہ مبارک افضل ہے اور قدیم الایام سے اس مہینہ کی فضیلت بڑھ کر ہے۔

ماہِ رمضان میں نزولِ صحائف

چنانچہ پہلی تاریخ رمضان کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر صحیفہ نازل ہوا۔ اور چھٹی تاریخ ماہِ مبارک کو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور سترھویں تاریخ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل اور چوبیس تاریخ کو تمام قرآن شریف اول آسمان پر اتر کر بقدر مناسب تئیس برس میں تھوڑا تھوڑا ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ؕ

(ترجمہ) اے ایمان والو لکھے گئے (یعنی فرض کئے گئے ہیں) اوپر تمہارے روزے رمضان کے جیسے کہ لکھے گئے ہیں (یعنی فرض کئے گئے) اوپر ان جو پہلے تم سے تھے شاید تم ڈر جاؤ۔

رمضان شریف کے فضائل

رمضان شریف کے فضائل بہت ہیں۔ اگر لکھے جائیں تو اس مختصر کتاب

ہیں سما نہ سکیں لہذا اختصار کے طور پر لکھے جاتے ہیں حضرت عبد اللہ بن مسعود صحابی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی روزہ رکھے رمضان مبارک میں اوّل سے آخر تک باہر آیا اپنے گناہوں سے گویا کہ ابھی پیدا ہوا ہے اپنی ماں سے۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے مناجات کی الٰہی اُمتِ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو کونسا مہینہ عطا ہوگا۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ عطا کیا ہم نے اُن کو مہینہ رمضان المبارک کا حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کیا کہ الٰہی اس مہینہ میں کیا فضیلت ہے۔ ارشاد ہوا کہ اے موسیٰ رمضان کے مہینہ کی فضیلت اوپر تمام مہینوں کے ایسی ہے جیسے کہ میری فضیلت اوپر تمام بندوں کے ہے اور جو کوئی روزہ رکھے اس ماہِ مبارک میں عبادت تمام آدمیوں اور جنّات اور تمام مخلوق کی اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائے گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عرض کی کہ الٰہی مجھ کو بھی اُمتِ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم میں داخل کر کہ میں بھی اس ثواب سے محروم نہ رہوں صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عمل حسنہ آدمی کا اللہ تعالیٰ زیادہ عطا فرماتا ہے ثواب اس کا دہ چند سے سات سو چند تک مگر روزہ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ واسطے میرے ہے اور میں خود جزائے روزہ ہوں اور احادیث میں وارد ہوا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جلشانہٗ کے نزدیک مشک و زعفران کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ اور روزہ دار کے لئے دو فرحت ہیں۔ ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسرے اللہ جل شانہٗ کے دیدار کے وقت اور مقام

ان کا ریانؔ ہے۔ ریان ایک مقام بہشت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہے کہ جس کو حق تعالیٰ نے خاص روزہ داروں کے لئے مخصوص فرمایا ہے۔ جو کوئی اس ماہ مبارک میں عبادت کریگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے سب اگلے پچھلے گناہ اس کے معاف فرمائے گا۔ اور اس مہینہ کے نفل کا ثواب مثل ثواب اور ایام فرض کے مثل ہے۔

فضیلت لیلۃ القدر

اس ماہ مبارک میں علاوہ نزول قرآن مجید کے لیلۃ القدر بھی ہے یہ رات ایسی مرتبہ والی ہے کہ ہزار مہینہ سے بہتر ہے اور فرشتے اور روحیں علیین کے مقام سے اس رات میں اہل کمال سے ملنے کو اترآتی ہیں۔ اس رات میں تجلیات کی چمک اور ملائکہ کے نزول سے نفس اور شیطان کے خطرات بالکل دفع ہوجاتے ہیں اور غروب آفتاب سے صبح صادق کے نکلنے تک یکساں ان آفتوں سے امن اور اطمینان ہوتا ہے۔ برخلاف اور راتوں کے کہ اول تہائی میں شیطانوں کے پھیلنے کا وقت ہے اور ان کے خطرے اور وسوسے عبادت اور بندگی کرنے والوں کے دلوں کو پریشان کر دیتے ہیں۔ اسی واسطے اس ثلث میں فرض نماز مقرر فرمائی اور دوسرے ثلث میں اکثر نیند کی غفلت اور برے برے خیال اور پریشان خواب نفسانی خواہشات طبیعت کی عادت سے ظاہر ہوتی ہیں اور دعا اور وظیفہ وری کی لذت سے غافل کردیتی ہیں اور تیسرا حصہ یعنی پچھلی رات کا ان دونوں خرابیوں سے بچا ہوا ہے۔

وہ نماز تہجد اور جناب الٰہی میں التجا اور زاری اور دُعا کے لئے مقرر ہوا ہے۔

نزول حضرت جبرئیل معہ ملائکہ و ارواح

حضرت جبرئیل علیہ السّلام کا اس میں نزول ہوتا ہے اس میں سب کا اتفاق ہے۔ اور جبرئیل علیہ السّلام کے ہمراہ سب فرشتے اور روحیں نازل ہوتی ہیں۔

حضرت جبرئیل کی عابدوں سے مصافحہ کرنے کی شناخت

حضرت جبرئیل علیہ السّلام ہر عابد سے مصافحہ فرماتے ہیں اور ان کے مصافحہ کرنے کی شناخت یہ ہے کہ عین عبادت کی مشغولی میں بال بدن پر کھڑے ہوجاتے ہیں اور دل میں رقت پیدا ہوجاتی ہے اور آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں اور عبادت میں نہایت لذّت حاصل ہوتی ہے۔ اور اس رات کے خواص سے ایک یہ ہے کہ اس رات کو دُعا قبول ہوتی ہے تو سب کو لازم ہے کہ ایسی دُعا اس رات کو مانگیں جو دُنیا اور آخرت دونوں کے لئے بہبودی کا باعث ہو۔ جیسا تفسیر عزیزی میں ہے۔ علماء نے اس رات میں بہت اختلاف لکھا ہے از اول تا آخر سالے رمضان میں دور اس کا سمجھا گیا ہے۔ مگر اتفاق وہی طاق راتوں میں ہے یعنی اکیسویں اور تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں اور ان پانچ تاریخوں میں سے ستائیسویں کو ترجیح دیا ہے۔

لیلۃ القدر کی فضیلت

بایں وجہ کہ سورہ قدر میں لیلۃ القدر تین مرتبہ ہے اور حروف لیلۃ القدر کے نو ہیں پس نو کو تین میں ضرب دینے سے ستائیس حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی قدس سرہٗ نے تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرمایا ہے غرضکہ ستائیسویں شب کو باتفاق علماء نے لیلۃ القدر کا ہونا خیال کیا ہے۔ صحیحین میں آیا ہے کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مہینہ رمضان کا آتا ہے۔ دروازے بہشت کے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین مقید کئے جاتے ہیں اور بیہقی نے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ جنت کی تیاری ہوتی ہے شروع سال سے آئندہ تک رمضان کے لئے جب پہلا دن رمضان کا ہوتا ہے ایک ہوا چلتی ہے بہشت کے دروازوں سے عرش کے نیچے حوریں جو نہایت حسین اور بڑی بڑی آنکھ والی ہیں وہ کہتی ہیں کہ الٰہی اپنے روزہ دار بندوں کو ہمارا شوہر بنا کہ ان کے دیکھنے سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہمارے دیکھنے سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں یعنی رمضان شریف کے روزہ داروں کی ملاقات کی حوریں تمنا رکھتی ہیں۔ خدای تعالیٰ انکی تمنا پوری کریگا۔ اور روزہ داروں کو بہت سی حوریں عطا کرے گا۔

روزہ رکھنے کی فضیلت

کتب دینیہ میں لکھا ہے کہ جو شخص رمضان شریف میں روزہ رکھے تو تمام جز و ذ

پرندا اور چرند وحشی وطیور جو زمین پر ہیں اس روزہ دار کیواسطے بخشش مانگتے ہیں
اور فرمایا جناب رسول خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم نے کہ جو شخص رمضان شریف کے
مہینہ میں روزہ رکھے گا۔ اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کے دن ایک مکان زمرد
کا عطا کرے گا جس کے ہزار دروازے ہوں گے اور ہر دروازہ پر ایک درخت
سایہ دار ہوگا۔ اگر سوار ہو کر سو برس تک اس درخت کے سایہ میں پھرے تب
بھی اس کے سایہ سے باہر نہ آسکے۔

روزہ کے صدقہ کی فضیلت

فرمایا آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جو شخص رمضان کے مہینے میں صدقہ
دے۔ اس کا صدقہ ہزار درہم کے صدقہ سے بہ نسبت اور مہینوں کے زیادہ ہے۔

روزہ دار کی تلاوت کلام مجید اور عبادت کی فضیلت

جو شخص رمضان شریف کے مہینہ میں جمعہ کے روز عبادت کرے یا کلام مجید کی
تلاوت کرے اس کو ہزار سال کی عبادت سے زیادہ ثواب ملے گا۔ اور جو روزہ
رکھے رمضان شریف میں اور شام کو اپنے اہل وعیال کے ساتھ افطار کرے
تو اللہ تعالیٰ اس کو اتنا ثواب عطا فرمائے گا گویا کہ اس نے مکہ معظمہ اور
مدینہ منورہ اور بیت المقدس میں روزے رکھے۔

آغاز اسلام کے فرض روزوں کی تعداد

رمضان شریف کے روزوں کے سوا اور سب سنّت روزوں میں شروع

ایام میں دس روزے محرم کے اور تین روزے ایام بیض کے یعنی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ ماہِ ذی الحجہ کے فرض تھے بعد فتح مکہ کے ڈیڑھ برس یا تین برس اور شروع اسلام سے پندرہ برس کے بعد روزہ رمضان شریف کے فرض ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں فرض ہونے کے بعد آٹھ برس رمضان شریف کے روزے رکھے جن میں پانچ برس انتیس کا چاند ہوا اور تین سال تیس کا ہوا ہے۔ اور رمضان شریف کے روزے سے فرضیت اور روزوں کی جاتی رہی لیکن عمل اس کا ساقط نہیں ہوا جو شخص روزہ رکھے گا ثواب ملے گا۔ غرضکہ رمضان شریف کے فضائل بے شمار اور بیحد ہیں۔ اس مختصر کتاب میں عدم گنجائش کی وجہ سے انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اقسام روزہ اور روزہ کی تعریف

روزہ کی چھ قسمیں ہیں:۔ اوّل روزہ رمضان شریف۔ دوسرا روزہ قضا۔ تیسرا روزہ نذر معیّن۔ چوتھا روزہ غیر معیّن۔ پانچواں روزہ کفارہ۔ چھٹا روزہ نفل۔ رمضان شریف کا روزہ فرض ہے اوپر اُمت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کوئی اس فرض کا منکر ہے وہ کافر ہے۔ روزہ شرع شریف میں ترک کرنا کھانے پینے اور جماع کا صبح صادق سے غروب آفتاب تک بہ نیت روزہ

رویت ہلال رمضان

اب پہلے رویت ہلال ماہِ رمضان بیان کی جاتی ہے تاکہ سلسلہ وار بیان

میں فرق نہ آئے۔ رمضان شریف کا چاند اگر آسمان پر غبار ہو تو ایک شخص مرد یا عورت مسلمان کی گواہی کافی ہے اور اگر غبار نہ ہو اور مطلع صاف ہو تو یہ شرط ہے کہ بہت سے آدمیوں کا قول قبول کرے۔ اگر رمضان شریف کا چاند نظر نہ آئے اور شبہ ہو تو ایسی حالت میں روزہ نہ رکھنا چاہیئے بلکہ ایسی شبہ کی حالت میں چاہیئے کہ تیس روز شعبان کے پورے کر کے روزے شروع کیئے جائیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔

مَنْ صَامَ الَّذِیْ یَشُکُّ فِیْہِ عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ

(ترجمہ) یعنی جس نے روزہ رکھا شبہ کے دن پس اس نے نافرمانی کی خدا اور اسکے رسول کی۔

رمضان کے روزہ کی نیّت

روزہ رمضان کی نیت رات سے چاہیئے یعنی دل میں ارادہ کر لے کہ میں کل کا روزہ رکھوں گا اور اسی طرح نفل روزہ کی بھی نیت دوپہر سے پہلے جائز ہے۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔ اگر چاہے تو نیت کو زبان سے کر لے یا دل سے ارادہ کر لے کہ کل کا روزہ رکھوں گا اور عربی میں روزے نیت یہ ہے :-

اَللّٰھُمَّ اَصُوْمُ غَدًا لَّکَ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ۔

(ترجمہ) اے اللہ کل کا روزہ رکھتا ہوں میں واسطے تیرے بخش تو اگلے پچھلے گناہ میرے

قضا اور کفارہ کے روزے کے لئے نیت رات سے ضروری ہے۔

سحری کا وقت

انتہائے وقت سحر صبح کاذب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے۔

وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۔

ترجمہ:۔ اور کھاؤ پیو تم جب تک کہ صاف نظر آئے تمہیں دھاری سفید جلدی دھاری سیاہ سے فجر کی۔

بخاری شریف میں عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کہ جب آیت شریف نازل ہوئی میں نے ارادہ کیا اپنے عقال ابیض (اونٹ کے باندھنے کی سفید رسی) اور عقال اسود (اونٹ کی سیاہ رسی) کو اپنے سرہانے تکیہ کے نیچے رکھا اور سحری کے وقت میں نے دونوں کو دیکھا تو سیاہی اور سفیدی رسیوں کی کچھ تمیز نہ ہوئی فجر کو میں نے خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہو کر عرض حال کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ خیط ابیض سے مراد بیاض نہار (دن کی سفیدی) ہے اور خیط اسود سے مراد سواد لیل (رات کی سیاہی ہے) اور دوسری حدیث میں سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت یہ آیت شریف یعنی كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ نازل ہوئی اور مِنَ الْفَجْرِ نازل نہ ہوئی تو لوگ روزہ رکھتے تھے اور اپنے اپنے پاؤں میں تاگا سفید سیاہ باندھتے تھے بس ہمیشہ اسیطرح سے کھایا پیا کرتے تھے مگر جس وقت

شکل اُن کی نظر آتی تھی یعنی ڈوروں میں سیاہی اور سفیدی کی تمیز ہو جاتی تھی
تو پھر نہ کھاتے تھے جب وقت کہ من الفجر نازل ہوئی تب اُنھوں نے معلوم کیا
کہ سیاہی اور سفیدی سے مراد رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے ۔

مفسدات روزہ

رمضان کے روزہ میں قصداً کوئی دوا یا غذا کھائے قضا لازم آئے گی
اور کفارہ بھی لازم آئے گا یا کوئی شخص روزہ کی حالت میں جماع کرے تو
فاعل اور مفعول دونوں پر قضا لازم آتی ہے اور کفارہ بھی دینا لازم آئیگا ۔

کفارہ کی تشریح

کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور اگر نہ میسّر آئے تو پے در پے
ساٹھ روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے
دونوں وقت پیٹ بھر کر اور اگر ایسی چیز کھائے جو دوا یا غذا نہ ہو جیسے کاغذ
یا کنکر تو روزہ کی قضا واجب ہوگی کفارہ لازم نہیں آئے گا اور اگر بھول کر
روزہ میں کھانا کھا لیا یا پانی پی لیا یا جماع کیا تو روزہ نہیں جائیگا لیکن
شرط یہ ہے کہ بعد یاد آنے کے غذا وغیرہ فوراً منھ سے تھوک دے اور اگر
حلق سے اُتاریگا تو قضا اور کفارہ دونوں عاید ہوں گے ۔

روزہ ٹوٹنے، فاسد ہونے اور قضا ہونے کی تفصیل

اگر مکھی یا دھواں یا غبار بے اختیار حلق میں چلا جائے روزہ میں فطور نہیں

"آتا لیکن ارادتاً بالقصد دھوئیں کو حلق میں پہنچائے جیسے حقہ پیئے روزہ جاتا رہے گا اور اگر کلی کرنے میں بے اختیار پانی حلق میں اتر جائے روزہ ٹوٹ جاتا ہے لیکن روزہ کی قضا لازم آتی ہے کفارہ واجب نہیں ہوتا۔ اور اسی طرح بخیال غروب آفتاب روزہ افطار کیا اور اس کے بعد دن نکل آیا۔ بگمان ہونے رات کے سحری کھالے پھر معلوم ہوا کہ صبح ہوگئی تھی دونوں صورتوں میں روزے کی قضا لازم ہوگی کفارہ واجب نہ ہوگا۔ اگر کان میں تیل ڈالا جائے تو روزہ ٹوٹ جائیگا اور پانی ڈالنے سے روزہ میں نقصان نہ پہنچے گا۔ ہو اس کے سونگھنے اور قے کرانے سے روزہ ٹوٹ جائیگا۔ اگر کوئی مرد اپنی پیشاب گاہ میں تیل یا پانی پہنچائے روزہ ٹوٹ جائیگا اور سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگرچہ حلق میں اس کا اثر پہنچے اور کھنکار میں اس کا رنگ نظر آئے اور سرمہ میں تیل ڈالنے اور نہانے سے اور خوشبو سونگھنے سے روزہ نہیں جاتا پانی میں غوطہ لگانے سے اگر منھ اور ناک کی راہ سے پانی داخل نہ ہو روزہ نہ جائیگا۔ اگر کوئی سوتی ہوئی عورت سے روزہ کی حالت میں نزدیکی کرے تو عورت، مرد دونوں کا روزہ جاتا رہیگا مگر عورت پر روزہ کی قضا لازم آئے گی اور مرد پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے اور اگر عورت کے پاس بیٹھے یا اس سے بوسے لے اور حاجت نہانے کی ہو جائے تو روزہ جاتا رہیگا اور اس کی قضا لازم آئے گی نہ کفارہ۔ اور اگر بے اختیار قے آئے اگرچہ کثیر ہو روزہ نہیں جاتا اگر قصداً قے کرے اور منھ بھر کر ہو روزہ ٹوٹ جائیگا۔ اگر قے کو حلق میں لوٹا لیا جائے خواہ قلیل ہو یا کثیر روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن خود لوٹ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر کوئی سوتے میں حلق

میں پانی ڈال دے تو روزہ فاسد ہو گا اور قضا لازم آئے گی یا زخم شکم یا زخم سر میں دوا ٹپکائے اور وہ دماغ یا شکم تک پہنچے قضا لازم آئے گی یا آنسو یا عرق پیشانی یا خون بینی حلق میں بے قصد پہنچے اور مزہ اس کا منھ میں معلوم ہو روزہ فاسد ہو گا اور قضا لازم آئے گی یا جو چیز کھائی نہیں جاتی اس کو کھائے جیسے کنکر یا لوہا یا گٹھلی یا روئی یا گھاس یا مٹی یا کاغذ وغیرہ ہاتھ میں لیکر نگل جائے یا بجی یا اخروٹ تر یا مٹی جس سے سر کو دھوتے ہیں کھائے روزہ فاسد ہو گا اور قضا لازم آئے گی۔ اگر مٹی کھانے کی عادت ہے تو قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے اگر کوئی شخص گیہوں چبائے اور کھائے تو اس پر قضا اور کفارہ دونوں لازم آئیں گے لیکن صرف چبانے سے روزہ فاسد ہو گا جس عورت کا شوہر بدمزاج ہو اور کھانا پکاتے وقت نمک چکھ لے اور (فوراً تھوک دے) تو روزہ مکروہ نہ ہو گا اور اسی طرح لڑکے کیلئے جو کھانا پکا ہو اس کا نمک چکھنا بھی مکروہ نہیں ہے۔

بیمار کا روزہ

جو آدمی بیمار ہو اور روزہ کے سبب بیماری کے زیادہ ہو جانے کا ڈر ہو تو اس کو جائز ہے کہ روزہ رمضان نہ رکھے۔ جب اچھا ہو جائے جتنے روزے نہ رکھے ہوں قضا رکھ لے اور جو ایسی بیماری ہو جس میں روزہ رکھنا مضر نہ ہو تو روزہ رکھنا فرض ہے۔

مُسافر کا روزہ

مُسافر جو ارادہ سفر تین یا زیادہ کا کرے۔ ایسی منزلوں سے جن میں بعد صحیح

کے پہنچ جائے اس کو جائز ہے کہ روزہ رمضان کے نہ رکھے اور بعد قیام کے
اتنے ہی روزے قضا رکھ لے مگر روزہ کا رکھنا افضل ہے اور اگر زیادہ تکلیف
کا یقین ہو تو روزہ نہ رکھنا بہتر ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ یعنی جو بیمار ہو یا مسافر ہو اتنے
ہی شمار کرلے اور دونوں سے یعنی اسی قدر روزے جسقدر قضا ہو گئے ہوں اور
دونوں میں قضا رکھ لے بغیر صدقہ کے اور حدیث سے بھی ثابت ہے روایت کیا
حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وضع کیا اللہ
تعالیٰ نے مسافر سے روزہ اور نصف نماز کو اور جب مسافر کو سفر میں روزہ سے
کچھ تکلیف اور نقصان نہ ہو تو سفر میں روزہ رکھنا اس کو مستحب ہے جیسا کہ سواری
ریل میں کسی طرح کی تکلیف متصور نہیں ہے حالت خانہ نشینی اور اس کی برابر ہے تو
جو شخص ایسی صورت میں روزہ رکھے گا ثواب پائے گا اور اگر بحکم شرع سفر میں
افطار کرے گا تو گنہگار نہ ہوگا۔ البتہ دوسرے ایام میں قضا رکھنا پڑیگا۔

حاملہ عورت کا روزہ

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی عورت کو اگر روزہ رکھنے کے
سبب سے خوف ہو اپنی جان کا یا بچہ کا تو جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے پھر قضا
رکھ لے اور حیض و نفاس والی عورت روزہ رمضان نہ رکھے جب پاک
ہو جائے جتنے روزے گئے ہوں ان کی قضا رکھ لے۔

بوڑھے کا روزہ

شیخ فانی یعنی ایسا بڈھا آدمی جس کو طاقت روزہ رکھنے کی نہ ہو اور آئندہ کو بھی توقع اس بات کی نہ ہو کہ اس میں طاقت آجائے گی، روزہ نہ رکھے اور روزہ کے عوض ایک مسکین کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا نصف صاع (ایک سو پینتیس تولہ ایک سیر گیارہ چھٹانک سا) گیہوں ایک مسکین کو دے ایک دن میں ایک مسکین کو ایک دن سے زیادہ کا فدیہ دینا جائز نہیں۔ اور ایک دن میں کئی مسکینوں کو ایک ایک دن کا دینا البتہ جائز ہے۔ اگر ایک مسکین کو تیس دن تک ہر روز ایک دن کا فدیہ دید یا کرے تو یہ بھی جائز ہے۔

روزہ افطار کا وقت

روزہ افطار کرنے کے بارے میں تعجیل کی بہت تاکید آئی ہے جب غروب آفتاب کا یقین ہو جائے پھر افطار میں تاخیر کرنا برا ہے۔ قرآن مجید میں آیا ہے:۔ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی الَّیْلِ ط ترجمہ تمام کرو روزے کو رات تک۔

غروب آفتاب کے بعد روزہ افطار کرنا اور رات کا جزو شامل کر لینا بیجا ہے بلکہ جلد روزہ افطار کر لینا مسنون ہے۔ کتب احادیث میں اس کی تاکید آئی ہے افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ روزہ قبل مغرب افطار کرنا چاہیئے نہ بعد کے (جیسا کہ یہود اور نصاریٰ بعد ظاہر ہونے ستاروں کے روزہ افطار کرتے ہیں) چھوارے سے افطار کرنا مسنون ہے، اور اگر موجود نہ ہو

تو پانی سے افطار کر لے۔

افطار کے وقت پڑھنے کی دُعا

روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ؕ

(ترجمہ) اے اللہ روزہ رکھا میں نے تیرے لئے اور ایمان لایا میں تجھ پر اور بھروسہ کیا میں نے تجھ پر اور افطار کیا میں نے رزق سے تیرے پس تو قبول کر مجھ سے تحقیق تو ہے سننے والا جاننے والا۔

مذمت تارک الصوم

جو لوگ روزہ نہیں رکھتے اگرچہ ان کی بُرائی میں بہت سی روایتیں کتب دینیہ میں تحریر ہیں لیکن اختصار کے طور پر یہاں تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ ؕ

(ترجمہ) اے ایمان والو فرض کئے گئے ہیں اوپر تمہارے روزے جیسے فرض کئے گئے تھے ان لوگوں پر جو تم سے پہلے تھے شاید کہ پرہیزگاری حاصل کرو۔ دن گنتی کے۔

اگرچہ یہ آیت شریف فضائل رمضان شریف میں واسطے فرضیت روزہ کے پہلے لکھی جا چکی ہے لیکن چونکہ اسی آیت سے مذمت روزہ نہ رکھنے والوں

کی بھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس موقع پر مکرر لکھی گئی ہے۔ اس آیت سے روزہ نہ رکھنے والوں کی چار طرح بُرائی نکلتی ہے۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان پر روزہ فرض کیا جس نے روزہ نہ رکھا وہ تارک الفرض ہوا۔ اور فرض کا ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔ دوسرے یہ کہ روزہ طریقہ ہے انبیائے ماقبل کا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر جناب خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم تک سب پیغمبر اور ان کی اُمتیں روزہ رکھتی رہیں پس جو شخص روزہ نہ رکھے وہ جملہ انبیائے کرام کے طریقہ سے منحرف ہے۔ تیسرے یہ کہ روزہ سبب ہے حصول تقویٰ کا اور تقویٰ جڑ ہے سب نیکیوں کی۔ جو شخص روزہ نہ رکھے وہ طریقہ تقویٰ سے محروم رہتا ہے چوتھے یہ کہ خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ گنتی کے دن روزہ رکھنا ہم نے فرض کیا ہے ساری عمر کا نہیں ہے برس کا نہیں چھ مہینے کا نہیں کمال بے ہمتی اور نامردی ہے کہ اپنے مالک منعم رحیم قدیر کے حکم کے موافق انسان تھوڑے دنوں کی محنت کو گوارا نہ کرے۔

رمضان میں دن کو بے عذر کھانا کھانیوالا واجب القتل ہے

رمضان شریف کا روزہ نہ رکھنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ درمختار وغیرہ کتب معتبرہ میں لکھا ہے کہ جو شخص رمضان میں دن کو بے عذر برملا کھائے اُس پر سزائے موت واجب ہے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ جھوٹ اور غیبت سے محترز رہے صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی جھوٹ بولنا اور جھوٹ کے موافق عمل کرنا نہ چھوڑے تو خداوند تعالیٰ کو اس بات

کی حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دیں اور صحیحین میں ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو گالی نہ بکے اور شور نہ کرے اور جو کوئی اس سے گالی گلوچ یا لڑے تو کہدے کہ میں روزہ دار ہوں اور درود پڑھ کر دوسری جگہ جا بیٹھے۔

روزہ میں جھوٹ اور غیبت سے پرہیز کی سخت تاکید

غیبت سے بہت پرہیز چاہیئے۔ کیونکہ غیبت کے بارے میں کلام مجید میں یہ لکھا ہے کہ غیبت کرنے والا گویا اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھاتا ہے۔ اس لئے بعض احادیث میں آیا ہے کہ غیبت کرنے والے کو آپ نے (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) پھر روزہ رکھنے کا حکم دیا اور سب علماء کا اتفاق اس بات پر ہے کہ غیبت کے سبب سے روزہ میں اشد کراہیت آجاتی ہے۔ عجب بات یہ ہے کہ غیبت بہت کثرت سے کی جاتی ہے اور بہت سے آدمی غیبت کی حقیقت نہیں سمجھتے۔ مختصر طور پر غیبت کی تعریف لکھی جاتی ہے۔

غیبت اس کو کہتے ہیں کہ کسی مسلمان کا اس کے پیچھے ایسا ذکر کرے جو اس کے آگے نہ کر سکتا ہو۔ یا جس کے روبرو کہنے سے وہ بُرا مانے۔ اگرچہ وہ بات سچّی ہو۔ مثلاً کوئی شخص حقیقت میں کالا ہو اور کتّے سے مشابہ رنگ ہو اگر اسکے پیچھے یہ کہے کہ فلاں شخص کی صورت کتّے کی ہے اور اس کے سامنے کہنے سے وہ بُرا مانے۔ پس یہ غیبت ہو جائے گی۔ یا کوئی شخص حقیقت میں کانا ہو اگر کوئی شخص اس کے سامنے اس کو کانا کہے گا تو وہ بُرا مانے گا جو اس کے

پیچھے کانا کہے گا غیبت ہو جائے گی۔ جھوٹ ہونا اس وصف کا شرط نہیں ہے۔ روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنی زبان کو سنبھالے رکھے اور جہاں تک ہو سکے غیبت سے بچائے رکھے۔ بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ انسان تمام دُنیا کی بھوک پیاس کی سختی اور ایسی عبادت عظیمہ کا ثواب جس کے بے حساب بدلے دینے کا خدائے تعالیٰ خود وعدہ فرماتا ہے۔ ایک بات کہنے سے ضائع کر دے۔ صحیح ترمذی میں ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اس کے مُنہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے کہ فرشتہ اس سے کوس بھر دور بھاگ جاتا ہے اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ روزہ دار کے منھ کی بو خدائے تعالیٰ کو بوئے مشک سے زیادہ پسند ہے۔ پس روزہ دار کو چاہیئے کہ اپنے روزہ کی پاکیزگی کو ایسی بدبو سے، جس سے فرشتے بھی نفرت کریں خراب نکرے اور ایسی خوشبو کو جو خاص اللہ کو پسند اور محبوب ہو ایسی بدبو سے نہ بدلے۔

تراویح کا بیان

جاننا چاہیئے کہ رمضان شریف کے مہینہ میں ہر شب بعد نماز عشاء کے قبل نماز وتر کے بیس رکعتیں دس سلام ادا کرنا سنّت موکدہ ہیں۔ مردوں اور عورتوں کے لئے اور جماعت سے مسجد میں ادا کرنا اس طرح سنت موکدہ ہے کہ ایک ختم قرآن نماز تراویح رمضان میں پڑھنا یا سننا سنت ہے اور دو ختم مستحب اور تین افضل ہیں اور تین شب سے کم میں ختم قرآن مجید کا مکروہ ہے۔ (ایک ختم سے کم نہ کرے اگرچہ مقتدی کاہلی کریں) رمضان شریف کا چاند

دیکھ کر تراویح شروع کرے اور شوال کا چاند دیکھ کر چھوڑ دے۔ اگرچہ درمیان میں ایک ختم پُورا ہو چکا ہو تو بھی تراویح کی بیس رکعت ادا کیا کرے۔ سورہ الم ترکیف سے دس سورۃ دس رکعتوں میں پڑھے اور باقی دس میں پھر وہی سورتیں مکرر پڑھے۔ یا ہر رکعت میں جو چاہے پڑھے مگر امام قاری قرآن اور سامع مقتدی نماز تراویح میں قرآن مجید میں دیکھ کر ہرگز نہ پڑھے نہ سُنے اور مقتدی کا چپکے بیٹھے رہنا اور وقت رکوع امام کے نماز میں ملنا بُرا ہے۔ ادائے سنت میں نقصان آتا ہے۔ سنت یہ ہے کہ پورا ختم ایک قرآن کا نماز میں سُنے اور چار رکعتوں کے پیچھے بقدر چار رکعتوں کے بیٹھنا اور درود و تسبیح پڑھنی مستحب ہے۔ یہ ایک ترویحہ ہوا۔ اب چاہیئے کہ ان بیس رکعتوں کو پانچ ترویحوں سے اسی طرح ادا کرے اور ہر ترویحہ چار رکعت کا دو سلام سے ادا کرے۔

نماز تراویح کی نیت

نماز تراویح کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّیْ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ سُنَّۃِ التَّرَاوِیْحِ لِلّٰہِ تعالیٰ یا اپنی زبان اُردو میں ایسی نیت کرے کہ نماز پڑھتا ہوں دو رکعت سنت تراویح کی خدائے تعالیٰ کے واسطے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔ بعد ادائے بیس رکعت تراویح کے ترویحہ کرے۔ یعنی بقدر چار رکعت کے بیٹھے رہے اور بعد اس کے تین رکعت وتر پڑھے۔ سوائے رمضان شریف کے اور کبھی وتر جماعت سے جائز نہیں۔ اور ہر ایک نماز نفل سوائے تراویح کے جماعت سے مکروہ ہے۔ اگر فرض نماز عشاء اکیلے پڑھے یا دوسرے امام کے ساتھ

پڑھے تو نماز تراویح اور وتر جماعت سے اُس امام کے ساتھ پڑھنی جائز ہے اور جو نماز فرض عشاء یا تراویح جماعت سے نہ پڑھی ہو تب بھی نماز وتر جماعت سے پڑھنی جائز ہے۔ اگر تراویح کی کچھ رکعت باقی ہوں تو وتر کی جماعت میں شریک نہ ہو۔ علیحدہ نماز تراویح ختم کر کے پھر وتر پڑھنا چاہیئے۔ حتی المقدور جماعت فرض عشاء کی ترک نہ کرے اور بعد تراویح کے یہ تسبیح تین بار پڑھے۔

تسبیح جو چار رکعت کے بعد پڑھی جاتی ہے

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ ط	ترجمہ پاکی سے یاد کرتا ہوں میں اللہ صاحب
سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ	مالک اور صاحب بادشاہت کو، پاکی سے یاد
وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ	کرتا ہوں میں اللہ صاحب مالک اور صاحب
وَالْجَبَرُوْتِ ط سُبْحَانَ الْمَلِكِ	بادشاہت کو، پاکی سے یاد کرتا ہوں میں صاحب
الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ	غلبہ اور صاحب عظمت اور صاحب ہیبت اور
اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ	صاحب قدرت اور بڑائی والے صاحب بزرگی
رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط	اور صاحب قہر کو، پاکی سے یاد کرتا ہوں میں بادشاہ

کو ایسا کہ زندہ ہے ہمیشہ نہ سوتا ہے اور نہ مرتا ہے کبھی۔ بڑا پاک ہے۔ بہت پاکیزہ ہے معبود ہمارا اور معبود فرشتوں کا اور روح کا۔

روح نام ہے ایک فرشتہ کا بعد اسکے دونوں ہاتھ سینہ کی برابر اٹھا کے یہ مناجات پڑھے

مناجات

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ	ترجمہ۔ اے خدا تحقیق ہم مانگتے ہیں تجھ

نَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِط يَاخَالِقَ	جنت اور پناہ پکڑتے ہیں تیری آگ سے اے
الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَاعَزِيْزُ	پیدا کرنے والے جنت اور دوزخ کیواسطے رحمت
يَاغَفَّارُط يَاكَرِيْمُ يَاسَتَّارُط	تیری کے اے غالب اے بڑے بخشنے والے اے کرم کرنے
يَارَحِيْمُ يَاجَبَّارُط يَاخَالِقُ يَابَارُط	والے اے چھپانیوالے عیبوں کے اے رحم کرنیوالے
اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِط يَامُجِيْرُ	اے قہر کرنیوالے اے پیدا کرنیوالے ہر چیز کے اے
يَامُجِيْرُ يَامُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ	نیکی کرنیوالے اے خدا بچا! ہم کو آگ سے اے
الرَّاحِمِيْنَ ؕ	بچانے والے اے بچانے والے اے بچانے والے

ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے رحمت کرنیوالے سب رحم کرنے والوں سے۔

اسی طرح چار چار رکعت کے بعد یہ تسبیح اور یہ مناجات پڑھے اور چاہے اور کوئی تسبیح یا دعا پڑھے یا چپکا بیٹھا رہے۔ مگر لغو اور دنیا کا کلام نہ کرنا چاہیئے۔ مردوں کو فرض نماز و تراویح مسجد میں جماعت سے ادا کرنا افضل ہے۔ گھر میں پڑھنے سے حافظ قرآن صحیح خواں کو مقدم کریں۔ خوش الحان، غلط خواں پر۔ امام کو چاہیئے کہ رعایت حال مقتدیوں کی ملحوظ رکھے۔ اس قدر قرات طویل نہ کرے کہ مقتدی تنگ اور پریشان ہو جائیں اور دونوں رکعت میں برابر پڑھے یا اول رکعت میں چار آئتیں زیادہ پڑھے اور زیادہ اس سے نہ بڑھائے اور دوسری رکعت میں اول رکعت سے زیادہ پڑھنا مکروہ ہے۔ قرآن شریف ترتیل سے ٹھہر ٹھہر کر برعایت ادائے حروف کے مخارج سے اور خیال اعراب اوقاف کے پڑھنا چاہیئے۔ دو یا چند امام نماز تراویح پڑھائیں تو جائز ہے مگر ایک ترادیحہ یعنی چار رکعت سے کوئی کم نہ پڑھائے۔ اگر کوئی آیت یا رکوع بھول جائے۔ جب یاد آئے اس کو نماز تراویح پڑھ لے۔ فرض عشا اور

نماز وتر میں اس کو نہ پڑھے۔ اس واسطے کہ پورا ایک قرآن ختم کرنا نماز تراویح میں سنت ہے۔ نماز تراویح میں تمام ختم قرآن میں ایک جگہ بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کے امام کو پڑھنا چاہیئے۔ سوائے اس آیت بسم اللہ کے جو سورۂ نمل میں واقع ہے۔ ورنہ ختم ناقص ہوگا۔ اس واسطے کہ امام اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب میں بسم اللہ ایک آیت ہے قرآن کی اور جُز کسی صورت کا نہیں اور عادت حافظوں کی ہے کہ وقت ختم سورۂ اخلاص بسم اللہ پڑھتے ہیں اور خارج نماز کے وقت ختم قرآن سورۂ والضحٰے سے سورۂ الناس تک ہر سورۃ کے آخر میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے۔ اور آیات متفرقہ جابجا کا وقت ختم کرکے پڑھنا مکروہ ہے۔ چاہیئے کہ وقت ختم ایک رکعت میں بعد الحمد کے معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور پھر دوسری رکعت میں بعد الحمد کے شروع سورہ بقر مفلحون تک پڑھ کے رکوع کرے اور کچھ اُس پر اضافہ نہ کرے اور جب بیس رکعت تمام ہوں تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام تین رکعت وتر کو باآواز بلند پڑھے اور مقتدی چپ رہیں اور رکوع اور سجدہ میں امام کی متابعت کریں۔ جماعت کیطرح پر امام وتر میں پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سَبِّحِ اسْمَ یا اِنَّا اَنْزَلْنَا پڑھے اور دوسری رکعت میں قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ پڑھے۔ بعد اس کے بیٹھے اور التحیات پڑھ کر اُٹھے۔ اور فاتحہ کے بعد قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ باآواز بلند پڑھے۔ بعد اس کے دونوں ہاتھ کانوں کی لَو تک پہنچا کے اللہ اکبر کہہ کے ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ پڑھے اور مقتدی بھی دعائے قنوت پڑھیں۔ اس کے بعد اسکے رکوع سجدہ کرکے تمام کرے اور دعائے قنوت ہاتھ باندھے ہوئے پڑھے۔

تراویح بزمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نماز تراویح کا پڑھنا سنّت ہے کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کو پڑھا ہے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو واسطے پڑھنے کے ارشاد فرمایا یہاں تک کہ مسجد اندر اور باہر سے مقتدیوں سے بھر گئی۔ پھر حضرت نے چند بار نماز تراویح کو چھوڑ دیا اور فرمایا کہ اگر میں ہر روز پڑھوں تو ڈرتا ہوں کہ نماز تم پر فرض نہ ہو جائے۔

زمانہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تحقیق عرش کے نیچے ایک جگہ ہے اور اس کا نام خطیرۃ القدس ہے اور جگہ نور کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ سے اپنے بندوں کو دیکھتا ہے جو نماز تراویح پڑھتے ہیں۔

زمانہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں تراویح ہر روز پڑھی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو اس سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جان کر ترک کرے گا۔ میں اس کو ترک کر دوں گا۔

زمانہ علی کرم اللہ وجہہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اس سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی نماز تراویح کو سوائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور کسی نے اختیار نہیں
کیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں مسجدیں اندر اور باہر سے بھر جاتی تھیں۔ ماہ
رمضان المبارک میں صائم یعنی روزہ دار کے واسطے رات کو اپنی منکوحہ سے
نزدیکی کرنا جائز ہے۔ ابتدائے اسلام میں بعد افطار کے نماز عشاء تک اگر
آدمی جاگتا رہے کھانا پینا نزدیکی کرنا حلال تھا۔ بعد عشاء کے یا جو عشاء سے
پہلے سو جائے اسی وقت سے حرام ہو جاتا تھا۔ اہل عرب بسبب کمال قوت
کے عورتوں پر صبر نہ کر سکتے تھے۔ بعض بعد نماز عشاء نزدیکی میں مبتلا ہوئے۔ اللہ
تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کمال ترحم خسروانہ فرما کر اپنی رحمت سے یہ آسانی فرمائی کہ
ماہ صیام میں شب کو نزدیکی کو حلال فرمایا۔ چنانچہ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرمایا ہے۔
اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلٰى نِسَائِكُمْ ط ترجمہ :- حلال کیا گیا شب رمضان
میں تمہارے واسطے نزدیکی اپنی عورتوں سے۔

اعتکاف

اعتکاف کے معنی گوشہ نشینی کے ہیں اور عشرہ رمضان میں اعتکاف سنت
موکدہ علی الکفایہ ہے۔ اگر کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کی
برائی رہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ آخر عشرہ رمضان شریف
میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ پس سنت یہ ہے کہ بیسویں رمضان کو قبل
غروب آفتاب کے بعد اس کے اکیسویں شب شروع ہو جاتی ہے۔ بقصد اعتکاف
مسجد میں داخل ہو اور دن رات شوال کا چاند نظر آنے تک وہیں رہے۔

حقیقت اعتکاف

حقیقت اعتکاف یہ ہے کہ غلام باظہار کمال عاجزی اپنے آقا کے گھر آپڑا۔ اس لئے یہ ٹھہرنا بھی عبادت ہے مگر چاہیئے کہ بلالحاظ ماہ مبارک اور مقام متبرک مسجد کے ایسے وقت میں عبادت میں زیادہ کوشش کرے اور تلاوت قرآن مجید اور درود اور ذکر الہٰی اور نوافل میں مشغول رہے۔ بالکل چپ رہنا اعتکاف میں مکروہ ہے اور بیہودہ کلام کرنا اس سے زیادہ مکروہ ہے۔

مسائل اعتکاف

اعتکاف سوائے اس مسجد کے کہ جس میں نماز پنجگانہ ہوتی ہو جائز نہیں اعتکاف میں سوائے حوائج ضروری پیشاب یا پاخانے یا نہانے کے اور کوئی حاجت ہو مسجد سے باہر جانا جائز نہیں۔ اگر ذرا سی دیر کو بھی مسجد سے باہر جائیگا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ معتکف کو جمعہ کی نماز کے لئے جامع مسجد میں جانا جائز ہے۔ مگر سنتیں پڑھنے سے زیادہ نہ ٹھہرے اگر زیادہ جامع مسجد میں ٹھہرے گا تو اعتکاف نہ ٹوٹے گا۔ کیونکہ وہ مسجد ہے لیکن بہتر نہیں کہ حوائج ضروری کے واسطے مسجد سے باہر نکلے۔ بعد فراغت کے ذرا ٹھہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا اور اسی طرح مسجد کے راستہ میں اگر ذرا دیر ٹھہر جائے تو اعتکاف ٹوٹ جائے اعتکاف میں وطی (نزدیکی) اور عورت سے مل کر بیٹھنا عیب ناجائز ہے۔ وطی سے اعتکاف باطل ہو جاتا ہے اور مل کر بیٹھنے سے بحالت منزل ہونے کے اعتکاف باطل ہوگا۔ عورت کو

مسجد میں اعتکاف ہرگز درست نہیں۔ اپنے گھر میں جو مکان واسطے نماز کے بطور نماز تہجد کے الگ مقرر کیا ہو اس میں اعتکاف کرے۔ اعتکاف نفل ذرا سی دیر کا بھی ہو سکتا ہے۔ موافق امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اور ظاہر روایت کے امام صاحبؒ سے اور اسی پر فتویٰ دُرِ مختار میں ہے۔ پس جب آدمی نماز کیلئے مسجد میں جائے نیت اعتکاف کی کر لیا کرے جتنی دیر مسجد میں ٹھہرے ثواب اعتکاف کا پائیگا۔

نماز عید الفطر

عید کے دن مستحب ہے کہ غسل اور مسواک کرے۔ اور خوشبو لگائے اور اچھے اچھے کپڑے پہنے۔ اور عیدگاہ میں جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کرے کیونکہ واجب ہے۔

صدقہ عید الفطر

اس پر دینا واجب ہوتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ یعنی ساڑھے باون تولہ چاندی، ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو۔ زائد حوائج اصلی سے اور اس قدر یا اس سے زیادہ کا قرضدار نہ ہو۔ حوائج اصلی سے مراد رہنے کا مکان اور پہننے کے ضروری کپڑے اور خانہ داری کے ضروری اسباب ہے صدقہ فطر کی مقدار نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو ہے (ایک صاع ۲۷۰ تولہ اور نصف صاع ۱۳۵ تولہ کا ہوتا ہے) اپنے شہر کے وزن کے مطابق حساب کر لیا جائے۔ اس نواح کے وزن کے موافق یعنی ڈیڑھ سیر اور تین چھٹانک ہوتے ہیں اسی حساب

سے صدقہ فطر اپنی طرف سے اپنی اولاد نابالغ کی طرف سے ادا کرے اگر غلام یا لونڈی رکھتا ہو تو ان کی طرف سے بھی ادا کرنا چاہیئے۔ عید الفطر کے روز مستحب ہے کہ عید گاہ جانے سے پہلے کچھ شرینی کھالے۔ اور عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں آہستہ آہستہ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتا ہوا جائے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک راہ سے تشریف لے جاتے اور دوسری راہ سے واپس تشریف لاتے۔ ایسا کرنا مستحب ہے۔ وقت نماز عید کا اس وقت ہے جب آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جائے اور دوپہر تک باقی رہتا ہے اور نماز عید کی واجب ہے۔ دو رکعتیں بے اذان اور بے تکبیر کے عید گاہ میں پہنچکر وہاں کوئی نفل نماز نہ پڑھے۔ جب لوگ جمع ہو جائیں تو دو رکعتیں امام کے ساتھ اس طرح ادا کرے۔

عید الفطر کی دو رکعت نماز کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْفِطْرِ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَعَ تَکْبِیْرَاتِ سِتَّۃٍ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

ترجمہ:۔ اپنی زبان میں یوں کہے "نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الفطر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مع چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے متوجہ ہو کر کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔

ترکیب نماز عید الفطر

پہلی رکعت میں سب نمازی بعد تکبیر تحریمہ کے ہاتھ باندھ کر سُبْحَانَکَ

اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

آہستہ پڑھیں۔ پھر تین بار کانوں تک دونوں ہاتھ اُٹھائیں اور ہر بار اللہ اکبر کہکر ہاتھوں کو چھوڑ دیں، باندھیں نہیں۔ تیسری بار ہاتھ زیر ناف باندھ لیں۔ اور امام اَعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھکر قرأت بآواز بلند شروع کرے مقتدی حسب معمول چپکے سنا کریں اور دوسری رکعت میں جب امام قراءت سے فارغ ہو تین تکبیریں کہے اور ہاتھ کانوں تک اُٹھائیں اور چھوڑ دیں باندھیں نہیں تیسری تکبیر کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑے ہوئے رکوع میں جائیں۔ اور دونوں رکعت تمام ہونے کے بعد امام خطبہ بآواز بلند پڑھے (خطبہ جمعہ اور عید الفطر آخر میں یکجا لکھے گئے ہیں ملاحظہ فرمائیں)

مسائل متفرقہ متعلقہ نماز عید الفطر

عید کی نماز مسافر اور غلام اور مریض اور عورت اور اندھے اور لنگڑے پر واجب نہیں اور اس کی ادا کے واسطے جماعت اور شہر شرط ہے جو شخص نماز عید میں امام کو پہلی رکعت میں آکر امام کے تکبیر کہنے کے بعد شامل ہو اس کو چاہیے کہ بعد تکبیر تحریمہ کے تینوں تکبیر آہستہ کہہ لے اور ہاتھ بھی اُٹھائے جو شخص نماز عید میں امام کو پہلی رکعت میں رکوع میں پائے اگر وہ جانے کہ جب میں تینوں تکبیریں کہوں گا تب تک امام سے سر نہ اُٹھائے گا تو بعد تحریمہ کے تینوں تکبیریں ہاتھ اُٹھا کے زبان سے کہہ کے رکوع میں شامل ہو جائے اور جو جانے کہ جب تک میں تکبیر کہونگا امام رکوع سے سر

اُٹھالے گا۔ تو اس کو چاہیئے کہ رکوع میں شامل ہوجائے اور وہاں تینوں تکبیریں بے ہاتھ اُٹھائے کہہ لے اور کوئی تکبیر باقی رہ گئی اور امام نے رکوع سے سر اُٹھایا تو یہ تکبیریں اس سے ساقط ہوگئیں۔ یہ بھی امام کے ساتھ سر اُٹھائے جو شخص ایسے وقت نماز عید میں شریک ہو کہ امام کو بعد رکوع رکعت اولیٰ قومہ میں یا بعد اُس کے پائے اُس کو چاہیئے کہ تکبیریں نہ کہے بلکہ بعد سلام پھیرنے امام کے اپنی رکعت باقی پوری کرے۔ اس میں تینوں تکبیریں کہہ لے۔ اور در مختار میں لکھا ہے کہ بعد قراءت کے تینوں تکبیریں کہے نہ قبل قراءت کے نہ کہے۔ بعد نماز کے خطبہ سُننے کی کوشش کرے۔

شش عید کے روزوں کے فضائل

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص بعد رمضان کے شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھے گا تمام رمضان کے روزوں کا ثواب پائے گا۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں ثواب تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھتا ہے اور جنت میں اس کو امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا اور یہ بھی فرمایا کہ جو رکھے چھ روزے ماہ شوال کے اسکو چالیس شہداء کا ثواب ملے گا اور شش عید کے روزے رکھنے والا ماہ شوال میں مر گیا تو شہادت کا مرتبہ پائے گا۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہٗ سے

روایت ہے کہ قوم لوط علیہ السلام کی روز دوشنبہ کو ہلاک ہوئی اور وہ شوال کا پہلا دن تھا۔ اور اصحاب اخدود النار یکشنبہ کو برباد ہوئی وہ روز بھی اوّل ماہ شوال کا تھا اور فرعون اور تمام لشکر اس کا سہ شنبہ کو دریا میں غرق ہوا وہ دن بھی اول ماہ شوال کا تھا اور قوم عاد کی ہوا میں ہلاک ہوئی۔ وہ دن چہار شنبہ اور مہینہ شوال کا تھا اور قوم حضرت صالح پر عذاب نازل ہوا وہ یوم پنجشنبہ اور مہینہ شوال کا تھا۔

ایک روایت ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے روزہ دار بندوں کو اے میرے بندو روزے رکھے تم نے مہینہ رمضان کے اور روزے رکھے تم نے چھ شوال کے۔ اب واجب ہوئی مجھ پر تمہاری بخشش۔ غرضکہ ان چھ روزوں کے فضائل بہت سی احادیث سے ثابت ہوئے ہیں۔ بطور اختصار کے اسی پر اکتفا کیا گیا۔ اور چھ روزے شش عید کے مہینہ میں برابر رکھنا ضروری نہیں بلکہ تمام ماہ شوال میں چھ روزے متفرق رکھے۔ دو دن برابر روزہ رکھنا کہ درمیان میں افطار نہ کیا جائے مکروہ ہے اور عیدین اور ایام تشریق (بقرعید کی گیارہویں بارہویں، تیرہویں) کے روزے حرام ہیں۔ یہاں تک تیسرا ارکان اسلام یعنی روزہ رمضان وتراویح تمام ہوئے۔ اب آگے ان شاء اللہ چوتھا رکن اسلام یعنی زکوٰۃ کا بیان ہوگا۔

اسلام کا چوتھا رکن زکوٰۃ ہے

ارکان اسلام میں سے چوتھا رکن زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کے معنی لغت میں افزونی

یعنی زیادہ ہونے کے ہیں۔ زکاء سے ماخوذ کیا گیا ہے اور شریعت میں اس چالیسویں حصہ کو کہتے ہیں جو صاحب نصاب اپنے مال سے خدا کی راہ میں دے۔ زکوٰۃ کا دینا ہر مسلمان آزاد بالغ پر صاحب نصاب ہو واجب ہے۔ جو شخص اس کو واجب نہ جانے وہ کافر ہے اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوٰۃ مالدار پر واجب ہے اور باوجو واجب جاننے کے اس کی ادائیگی میں کاہلی کرتا ہے یا نہیں ادا کرتا وہ شخص بڑا گناہگار ہے۔ جب عرب کی بعض اقوام نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد چاہا کہ زکوٰۃ ادا نہ کریں تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر تشدد کیا اور فرمایا کہ اگر کوئی ایک رسی جس کو زکوٰۃ میں دیا کرتا تھا روک دے تو میں اس سے جہاد کروں گا۔

زکوٰۃ کے معنی اور اسکی نفس سے مناسبت

زکاء کے معنی جس سے زکوٰۃ ماخوذ ہے طہارت اور پاکی کے بھی ہیں کیونکہ مال زکوٰۃ کے دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور نجاست بخل سے نجات حاصل ہو جاتی ہے اور کبھی اس کا اطلاق نفس واجب پر بھی آتا ہے اور اسے زکوٰۃ کہنا بسبب مناسبات مذکورہ کے ہے یعنی مال اس کے سبب سے پاک اور بابرکت ہو جاتا ہے۔ یا اس وجہ سے کہ وہ زکوٰۃ دینے والے کا تزکیہ کرتی ہے اور اسکی صحت ایمان پر گواہی دیتی ہے اور صدقہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ صدق دعویٰ ایمان و دلیل ہے۔ اس لئے کہ جڑ روپیہ کی دل میں ہے۔ آدمی ہزار بار زبان سے دعویٰ انقیاد یعنی فرمانبرداری اور محبت کا کرتا ہے لیکن روپیہ بے محبت و انقیاد قلبی صرف نہیں کیا جاتا جب

مسلمانوں نے اپنا مال خدا کے حکم سے اس کی راہ میں صرف کیا۔ یقین ہوا کہ درحقیقت یہ دعویٰ ایمان اور محبت میں سچا ہے۔ بہت سے جھوٹے مدعیان محبت و ایمان اس امتحان میں ثابت قدم نہ رہے۔ ہزاروں احکام نفس پر سخت نماز و روزہ حج وغیرہ کے اُٹھالئے مگر ایک روپیہ زکوٰۃ کے نام سے صرف نہ کر سکے۔

خاص و عام کی زکوٰۃ کی تفصیل

قارون مدعی ایمان تھا۔ زکوٰۃ نہ دے سکا۔ اور نفاق اس کا کھل گیا۔ اسی واسطے حکم بھی اس کا باعتبار دعویٰ کے مختلف ہوا۔ عوام کے واسطے اسی قدر کافی ہے کہ سال بھر بعد دوسو روپیوں میں سے پانچ روپیہ ادا کریں اور خواص کے لئے یہ حکم ہے کہ جو ہاتھ آئے خداہ کی راہ میں صرف کریں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے یہاں تشریف لیگئے۔ تھوڑا سا ڈھیر خرمے کا پایا۔ آپ نے فرمایا کہ اے بلال تو کیا چاہتا ہے کہ تجھے آتش دوزخ کا دھواں پہنچے۔ ایک بار انہیں سے ارشاد ہوا۔ اے بلال فقیر ہو کر مر نہ غنی ہو کر۔ عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ فرمایا جو پاس ہو مت چھپا۔ اور جو مانگا جائے منع نہ کر۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیسے ہو۔ فرمایا یا یہ یا دوزخ۔

خواص کو زکوٰۃ

اصحاب صفہ میں سے ایک صحابی نے انتقال کیا اور ایک دینار ان کے پاس نکلا۔ فرمایا اس پر اس دینار سے داغ دیا جائے گا۔ اس لئے اہل صفہ کو

دعویٰ تجرید اور تفرید تھا ان کے لیئے ایک دینار کا رکھنا بھی گناہ ٹھیرا۔ کسی فقیہ نے حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ زکوٰۃ کس مقدار پر ہے۔ فرمایا مذہب فقہا میں ڈو سو درم سے پانچ درہم اور ہمارے مذہب میں دو سو سے ایک بھی رکھنا جائز نہیں اس کی راہ میں سب خرچ کرنا اور اس کے شکر میں سب دینا چاہیئے فقیہ نے کہا مذہب ہمارا آئمۂ دین سے ثابت ہے۔ آپ نے فرمایا ہمارا مذہب صدیقین ابو بکر رضی اللہ عنہ ثابت ہے کہ جو کچھ رکھتے تھے راہ خدا میں صرف کیا اور کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا۔

زکوٰۃ کے بارہ میں کسی کامل کا مقولہ

اے عزیز یہ فرقہ جملہ مال اپنا راہ خدا میں وقف کرتا ہے اور ماسوائے اللہ سے راہ مولیٰ میں کام نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی میراث نہیں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک وقت میں پچاس ہزار درم خیرات کئے اور اپنے کپڑوں میں پیوند لگے تھے۔ نئے نہ بنائے کسی کامل نے کیا خوب کہا ہے کہ اور فرض عموم مخلوق کے واسطے ہیں مگر زکوٰۃ کہ صرف بخیلوں پر فرض ہے۔ سخی کو اس قدر تاب کہاں کہ سال بھر تک دو سو درم جمع کرے مال نگاہ میں رکھنا اور برس کے بعد اس کا چالیسواں حصہ دینا کام بخیلوں کا ہے۔ اے عزیز مردان خدا جان تک راہ خدا میں دے چکے مال ان کے نزدیک کیا ہے حضرت صدیق اکبرؓ نے تمام مال اور حضرت عمر فاروقؓ نے آدھا مال راہ خدا میں لٹا دیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاروق سے دریافت

فرمایا کہ تم نے گھر والوں کے لیئے کیا چھوڑا عرض کیا اسی قدر جو صرف کیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ سے دریافت فرمایا کہ تم نے کیا چھوڑا عرض کیا اللہ سبحانہٗ تعالیٰ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ارشاد ہوا تم دونوں کے رتبہ میں وہ فرق ہے جو تمہاری ان دونوں باتوں میں اوّل مرتبہ صدیقوں کے لیئے مخصوص ہے۔ انہیں سابق الخیرات کہتے ہیں۔ اور مرتبہ ثانیہ میں وہ لوگ ہیں کہ مال جمع کرتے ہیں لیکن مقصود اپنے نفس پر صرف کرنا نہیں ہوتا بلکہ غایت اصلی یہ ہوتی ہے کہ محل و موقعہ دیکھتے ہیں اور وقت کے منتظر رہتے ہیں۔ جس جگہ صرف مال کا ثواب زیادہ اور مناسب تر ہوتا ہے صرف کرتے ہیں اپنے نفس کو کمال تکلیف سے رکھتے ہیں۔ پیشوا اس گروہ کے امیر المومنین حضرت عمرؓ ہیں اور بعض فرض زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اپنے نفس پر تشدد کرتے ہیں کہ اس کے فائدہ کے لیئے مال زیادہ فرض سے نہیں دیتے۔ اور جو اس قدر بھی صرف نہیں کرتا اُس کا کہیں ٹھکانا نہیں ہے وہ بخیل ہے۔

زکوٰۃ کے متعلق رسول خدا کا فرمان

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے روپیہ جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی روز قیامت اس روپیہ کو ایک بڑے اژدہے کی شکل پر لائیں گے جس کے سر پر بسبب نہایت طول عمر کے بال جھڑ کر گرپڑے ہوں اور گنجا ہو گیا ہو وہ اژدہا اس کی طرف دوڑے گا یہ اُس سے بھاگے گا وہ اژدہا کہیگا کیوں بھاگتا ہے میں تیرا وہی مال ہوں جسے تو نے ایسے پیار اور محبت سے جمع کر کے رکھا تھا۔ اب کیوں بھاگتا ہے۔ آخر کہیں پناہ نہ پائے گا۔ اپنے ہاتھوں سے

اسے روکے گا۔ وہ اس کا ہاتھ منھ میں لیکر چاٹ ڈالے گا۔ اور تا ختم حساب خلق اس کے ساتھ مشغول رہیگا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ زکواۃ دینے والا بروز قیامت جب عذاب میں گرفتار ہوگا اس کی نگاہ غمخوار بیکسان شافع روز جزا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور پر جا پڑے گی بے اختیار ہوکر چلائے گا یا رسول اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور فرمائیں گے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔

زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ہر مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جب وہ مالک نصاب کا ہوا اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچا ہوا ہو اور وہ نصاب قابل بڑھنے کے ہو اور اس پر ایک برس پورا گزرا ہو اور مقدار نصاب کی جنمیں نصاب واجب ہوتا ہے تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی کے نصاب سونے کا بیس مثقال ہے جس کے سات تولہ چھ ماشہ ہوتے ہیں۔ اور نصاب چاندی کا دوسو درم ہے (ساڑھے باون تولہ) اور نصاب میں زکواۃ کی مقدار چالیسواں حصہ ہے اگر چاندی بھی نصاب سے کم ہوا ور سونا بھی کم ہو تو دونوں کی قیمت پر اعتبار کرکے ایک کر لینا چاہئے مگر قیمت کرنے میں رعایت فقرا کرنا لازم ہے مثلاً سونے کا بھاؤ بازار میں زیادہ ہے تو چاندی کو بھی سونے کی قیمت لگا دیں۔ اگر سونے کی قیمت کم ہے چاندی زیادہ قیمت پر ہے تو سونا چاندی کی قیمت پر لگائیں جو مال جنگل میں گاڑ دیا اور اس کا پتہ نہیں ملتا یا کسی کو قرض دیا وہ منکر ہے اس کا گواہ نہیں یا کسی نے غصب کیا اسکا گواہ نہیں یا کسی حاکم نے ظلم سے لیا اس کی کہیں فریاد رستی نہیں بہر صورت ایسا مال جس کے ملنے کی توقع بالکل نہیں جب ہاتھ آئے زکواۃ لازم آئے گی یعنی ایسا مال جب ملجائے تب

سب گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ حساب کرکے فوراً ادا کر دے۔ سال گذرنے کا انتظار نہ کرے اور جسکی امید ہے جیسے مال گھر میں گڑا ہے لیکن اُمید ہے کہ گھر میں ہے کبھی مزدور ملیگا یا قرض ہے اور اس کے گواہ کاغذ ہیں یا کسی حاکم نے لیا تو اس کے واسطے دوسری جگہ نالش کرنے سے واپس ہوگا ایسا مال گو بظاہر اُسکے پاس نہیں مگر اسی کی ملک ہے اس لیئے اس کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرتا رہے اور جو مال مہر وغیرہ کی قسم سے ہو وہ جس وقت ملے اور سال گزر جائے تب زکوٰۃ دے۔

استعمالی زیور اور غلہ پر زکوٰۃ

زیور استعمالی روزمرّہ کا ہو یا رکھا ہوا ہو سب پر زکوٰۃ فرض ہے جانوروں نے اگر جنگل کی گھاس چری ہو اور مالک نے گھاس دانہ خرید کر نہ دیا ہو تو ان پر زکوٰۃ ہے ورنہ نہیں۔ تیس گائے بیلوں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں جب تیس پورے ہوں اور ان پر ایکسال زکوٰۃ واجب ہو گی۔ اسی طرح چالیس بکریوں سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں اگر چالیس پوری ہوں اور ان پر ایک سال گزرے زکوٰۃ دینی لازم آئیگی۔ غلہ اگر برسات کے پانی سے پیدا ہو تو دسواں حصہ زکوٰۃ دینی چاہیئے اور اگر پانی دیا گیا ہے تو بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جواہرات پر زکوٰۃ نہیں ہے زکوٰۃ کے ادا کرنیکی نسبت تاکید ہے جسطرح نماز کی تاکید ہے اسی طرح زکوٰۃ کی بھی ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں بہاسی جگہ پر ذکر نماز اور زکوٰۃ کا ساتھ آیا ہے۔ پس اسکا ترک کرنیوالا یا تساہل کرنیوالا سخت گنہگار ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے کے متعلق چند روایات

کتاب مشارق الانوار کے پانچویں باب میں بحوالہ کتاب صحیح مسلم حضرت

جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُونٹوں کا کوئی ایسا مالک نہیں جس نے اُن کا حق نہ ادا کیا ہو یعنی ان کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی۔ قیامت کے دن وہ اُونٹ آئیں گے اُس مقدار یا تعداد سے زیادہ ہو کر یعنی جسوقت کہ وہ اُس مالک کے پاس موجود تھے۔ اور ان میں سے زکوٰۃ نہ دی گئی۔ شمار میں زیادہ ہوں گے یا ڈیل میں زیادہ ہوں گے اور ان کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا اور وہ اُونٹ اس پر اس طرح دوڑیں گے اپنے پاؤں اور تلووں سے اُسے کچلیں گے۔ اور کوئی ایسا گائے بیل کا مالک جوان کی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر وہ گائے بیل قیامت کے دن آئیں گے۔ اپنی اس مقدار یا تعداد سے زیادہ ہو کر اور ان کا مالک برابر میدان میں بیٹھے گا۔ گائے بیل اپنے سینگوں سے اس کو کچلیں گے اور اپنے پاؤں سے اس کو روندیں گے۔

چاندی اور سونے کا کوئی ایسا مالک جو اس کی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر قیامت کے دن وہ مال اور گنج گنجا اژدھا بن کر آئے گا۔ اور مالک کے پیچھے اپنا منہ کھول کر دوڑے گا۔ پھر جب مالک کے پاس آئے گا تو اس کو دیکھ کر وہ بھاگے گا۔ فرشتہ پکارے گا کہ لے اپنا گنج اور مال جس کو تو نے چھپا رکھا تھا مجھ کو کچھ اس کی پرواہ نہیں۔ جب مالک دیکھے گا کہ اس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ناچار اپنے دونوں ہاتھ اژدھے کے منہ میں دے گا اور وہ اژدھا اس کے ہاتھوں کو اُونٹ کیطرح چبا ڈالیگا یعنی جو جانور اور مال کی زکوٰۃ نہ دے گا اُس پر ایسا عذاب ہو گا اور اژدھا گنجا اس واسطے ہو گا کہ جب سانپ بہت پُرانا اور زہریلا ہوتا ہے تو اس کے سر کے بال زہر کے اثر سے جھڑ جاتے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چاندی سونے کا کوئی ایسا مالک نہیں اسکا حق ادا نہیں کرتا یعنی زکوٰۃ نہیں دیتا مگر جب قیامت کا دن ہوگا تو آگ سے پگھلا کر اس سونے چاندی کے پتر بنائے جائیں گے۔ پھر دوزخ کی آگ میں وہ پتر دہکائے جائیں گے۔ پھر اُن سے اس مالک یعنی تارک الزکوٰۃ کی کوکھ اور ماتھا اور پیٹھ داغے جائیں گے۔ یہ عذاب اتنے بڑے دن میں ہوا کرے گا۔ جس کا لمباؤ پچاس ہزار برس کا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب بندوں کا فیصلہ ہو چکے گا۔ پھر اُس کو راہ دکھائی جائے گی۔ بہشت کی طرف یا دوزخ کی طرف موافق حکم رب العزت کے زکوٰۃ دینے والے کو سات باتوں کی رعایت ضرور چاہیئے۔

زکوٰۃ دینے والے کو سات باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے

پہلے زکوٰۃ قبل گزرنے سال کے ادا کرے کہ وجوب ادا کے بعد دینا بسبب خوف وعذاب کے ہے اور پہلے دینا محبت اور دوستی ہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ نے امور خیر میں مسارعت وشتابی کا حکم فرمایا ہے۔

دوسرے اکٹھا دینا منظور ہو تو ماہ محرم یا رمضان المبارک میں دے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان میں جو کچھ پاس ہوتا سب راہ خدا میں صرف کرتے اور کچھ باقی نہ رکھتے۔

تیسرے زکوٰۃ پوشیدہ دینا چاہیئے تاکہ ریا سے محفوظ رہے۔ حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ
ترجمہ: اور اگر تم چھپا کر صدقے اور دیدو انہیں محتاجوں کو تو وہ بہت بہتر ہے تمہارے لئے۔

چوتھے محتاج کو ایذا نہ دے بلکہ اس سے ترش روئی نہ کرے اور تیوری نہ چڑھائے اور سخت بات نہ کہے۔ اور بسبب محتاجی کے حقیر نہ سمجھے

پانچویں اُس پر احسان نہ رکھے کہ ان باتوں سے ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

چھٹے جو مال نفیس حلال طیب ہو اس میں سے راہ خدا میں صرف کرے۔ حق سبحانہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

ساتویں ہر چند کہ زکوٰۃ درویش مسلمان کے لئے دینے سے اُتر جاتی ہے۔ مگر جو شخص کہ تجارت کرتا ہے وہ نفع زیادہ ڈھونڈھتا ہے سو زیادہ نفع اسی میں ہے کہ اِن پانچ گروہ میں سے کسی کو دے۔

زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے

اوّل: پارسا متقی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَطْعِمُوْا طَعَامَكُمُ الْاَتْقِيَاءَ اس لئے کہ وہ اس کھانے سے قوت طاعت کی پائیں گے اور دینے والا بھی اعانت عبادت میں شریک ہوگا۔ ایک بزرگ جو کچھ صدقہ دیتے صوفیہ کو دیتے اور فرماتے نیت ان کی غیر خدا کی طرف نہیں ہے۔ اگر سامان سدِّ رمق نہیں ملتا۔ وقت ان کا منتشر ہو جاتا ہے۔ ایک طالب خدا کی دلجمعی ہزار طالبان دنیا کے دل خوش کرنے سے بہتر ہے دوسرے طالب علم کو کہ فراغ خاطر سے تحصیل علم میں مشغول ہوگا اور اس کے علم و ہدایات سے دینے والے کو بھی ثواب ہوگا۔

سوم :۔ وہ فقیر کہ اپنی محتاجی چھپائے ہوئے تونگروں کی صورت بنائے پھرتا ہے۔
چہارم :۔ عیالدار اور بیمار جیسے رنج اور فکر زیادہ ہے اُسے راحت پہنچانے میں ثواب زیادہ ہے۔
پنجم :۔ رشتہ دار کو ثواب صدقہ اور صلہ رحم دونوں کا ہاتھ آئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (اپنے عیال سے شروع کر) مسکین پر تصدق میں ایک ثواب ہے اور قرابت دار کو دوہرا ثواب ہے۔ ایک ثواب خیرات اور دوسرا صلہ رحم کا ۔ دینی بھائی جو خدا کے واسطے محبت رکھتا ہے حکم اقارب میں ہے اور جس میں یہ پانچوں یا ان میں سے اکثر جمع ہوں اُسے دینا اور بھی افضل ہے زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ کا مال اپنے ماں باپ اور اپنی اولاد اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام کو اور مدبر اور مکاتیب اور اُم ولد اور کافر کو نہ دے اور سید اور سید کے غلام کو نہ دے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہیں ہے کہ ادب سے سید کی خدمت میں پیش کرے اور مسجد کے بنانے اور میت کے کفن دفن میں اور میت کے قرض ادا کرنے میں خرچ نہ کرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے چھوٹے لڑکے کو نہ دے۔ اگر زکوٰۃ دئیے جانے کی جگہ زکوٰۃ دینے کے بعد معلوم ہو کہ زکوٰۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ماں باپ یا شوہر یا جورو اس صورت میں زکوٰۃ دینے والے کو حضرت امام اعظم رحمتہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک پھر زکوٰۃ دینی لازم نہیں ہے۔
مستحب ہے کہ ایک فقیر کو اس قدر دے کہ وہ اُس دن سوال کا محتاج نہ ہو۔ نصاب کے اندازیا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے

دوسرے شہر میں زکوٰۃ کا مال بھیجنا مکروہ ہے مگر جس وقت یگانہ اسکا دوسرے شہر میں ہو یا وہاں کے لوگ بڑے محتاج ہوں تو درست ہے۔ جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اُس کو سوال نہ کرنا چاہیئے۔

اسلام کا پانچواں رکن حج ہے

پانچواں رکن اسلام حج کعبہ ہے۔ یقین کرنا چاہیئے کہ حج مثل نماز، روزہ زکوٰۃ کے فرض ہے۔ حق تعالیٰ سورۂ آل عمران میں ارشاد فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا — ترجمہ:۔ اور خدا کی بندگی کے لئے فرض ہے لوگوں پر قصد کرنا کعبے کا جو طاقت رکھتا ہو اس کے گھر کیطرف راہ چلنے کی۔

اس حکم کو حق تعالیٰ نے کمال تاکید کے واسطے سورۂ بقر میں بیان فرمایا ہے جیسے علیکم الصیام (فرض کیا گیا تم پر روزہ رکھنا) ورز مقصود حقیقی یہی امر ہے کہتے ہیں جب یہ آیت شریف نازل ہوئی جناب سرور عالم صلی اللہ وسلم نے سب قوموں کو جمع کر کے یہ حکم سُنایا مسلمانوں نے مانا اور یہود۔ نصاری۔ مجوس صابئین مشرکین ان پانچوں فرقوں نے نہ مانا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی :۔

وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ — اور جو نہ مانے اللہ کو بس اللہ بے پرواہ ہے سارے عالموں سے۔

یعنی جو اس کے حکم کو بجا نہ لائے اور ان کا رکرے وہ کافر ہے اور اللہ کو کسی کی عبادت کی حاجت نہیں الحاصل اس عبادت سے معبود کی کوئی شخص کہ خوبی حاصل نہ

کرے تو اپنی خوبی کھوکر آپ بڑا بنتا ہے اور سورۂ حج میں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی طرف خطاب ہے۔

وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۙ

ترجمہ: اور پکار تو اے ابراہیم لوگوں کو آئینگے تیرے پاس پیادے اور سوار اوپر اونٹنیوں دبلی کے آوینگے ہر راہ دُور سے۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے عرض کیا مَا یَبْلُغُ صَوْتِیْ (نہیں پہنچے گی میری آواز) ارشاد ہوا۔ عَلَیْكَ الْاَذَانُ وَعَلَیْنَا الْبَلَاغُ (تیرا کام پکارنا ہے ہمارا ذمہ پہنچا دینا ہے) حضرت ابراہیم علیہ السّلام ایک مقام پر کھڑے ہوئے وہ مقام اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑوں سے بلند ہو گیا تب حضرت ابراہیم نے پکارا۔

یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ بَنٰی بَیْتًا وَّكَتَبَ عَلَیْكُمُ الْحَجَّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّكُمْ

ترجمہ:۔ اے لوگو خبردار تحقیق پروردگار تمہارے نے بنایا تمہارے لئے گھر اور فرض کیا تم پر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا۔

تب ہر شخص جس کی قسمت میں حج کرنا تھا اپنی ماں کے پیٹ سے یا باپ کی پشت سے بولا۔ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہتے ہیں جس نے ایک بار جواب دیا وہ ایک حج کریگا۔ اور جس نے کئی بار جواب دیا وہ کئی بار حج کریگا۔ اپنے جواب دینے کی تعداد کے موافق اور جس نے جواب نہ دیا وہ محروم رہیگا۔

حجر اسود اور مقام ابراہیم کا بیان

حامد (جناب) مقام کا لفظ جو حضورؐ نے فرمایا کہ مقام پر کھڑے ہو کر حضرت

ابراہیم علیہ السّلام نے ندا کی اور وہ بلند ہو گیا۔ یہ مقام کس مقام کا نام ہے؟

اُستاد:۔ مقام اور حجر اسود دونوں بہشتی پتھر ہیں۔ حضرت ادریس علیہ السّلام نے طوفان کے خوف سے ابوقبیس پہاڑ پر چھپا دیئے تھے جب حضرت ابراہیمؑ نے کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ حضرت جبریل علیہ السّلام نے ان پتھروں کا نشان دیا۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دونوں کو ابوقبیس سے نکالا۔ سُنا ہے کہ مقام ابراہیم جس پتھر کا نام ہے اس کی یہ خاصیت یہ ہے کہ ابراہیمؑ اس پر کھڑے ہو کر دیوار کعبہ چنتے تھے اور وہ بقدر ضرورت اونچا ہو جاتا تھا۔

اسلام کے پانچ ارکان کا ثبوت

روایت ہے صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے:۔

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَہَادَۃِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ ؕ

بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کے ہے اوّل گواہی دینا اس بات کی نہیں ہے کوئی معبود برحق سوائے اللہ کے اور تحقیق محمد بندے اور رسول اس کے ہیں۔ دوسرے ٹھیک طور پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوٰۃ کا چوتھے حج یا نچویں روزے ماہ رمضان شریف کے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہے کہ حج کرنا ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزے کے جو شخص باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرے اسکا اسلام پورا

نہیں۔ کیوں کہ ہر چیز بغیر اپنے ارکان کے ناتمام ہے۔

حج کی تاکید

روایت ہے جامع ترمذی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا حضور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم:۔

مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

جو مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہنچا سکے اس کو بیت اللہ تک اور وہ حج نہ کرے پس فرق نہیں اس پر کہ مرے (یہودی یا نصرانی)

یعنی اس کا مسلمان اور یہودی اور نصرانی ہونا برابر ہے یہ اس واسطے فرمایا کہ یہود اور نصاری حج کے قائل نہیں، اس حدیث سے بھی فرضیت ثابت ہے اس واسطے کہ جس فعل کے نہ کرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اس کا کرنا لازم آتا ہے۔

حج ایک بار تمام عمر میں فرض ہے

روایت ہے حج تمام عمر میں ایک بار فرض ہے صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوا فَقَالَ رَجُلٌ أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا

اے لوگو فرض کیا گیا ہے تم پر حج پس حج کرو عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرض ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس چپ رہے آپ یہاں تک کہ اس نے وہی بات تین بار کہی تب

اَسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَکْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰی اَنْبِيَاءِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ

آپ نے فرمایا کہ اگر کہتا میں ہاں بیشک واجب ہو جاتا ہر سال اور البتہ طاقت نہ رکھتے تم ادا کرنیکی۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے تمہارے لئے کچھ چھوڑا نہیں جو لوگ تم سے قبل تھے وہ انبیا سے زیادہ سوالات کرنے اور اُن سے اختلاف کرنیکی وجہ سے ہلاک ہو گئے اس لیئے میں تمکو جب کسی امر کا حکم دوں تو اسکو بجالاؤ جہاں تک ممکن ہو سکے اور جب کسی بات سے روکوں تو سب کو چھوڑ دو۔

حج کب فرض ہے

فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ (جو قصد حج کا رکھتا ہو وہ جلدی کرے) یعنی جس سال میں حج اسپر فرض ہوا اسی سال میں بجالائے یا سفر کرے مکہ کی طرف حج کے واسطے استطاعت شرط ہے مستطیع یعنی استطاعت والے سے مراد ہے۔ مسلمان' آزاد، عاقل۔ بالغ، صحیح البدن تندرست قادر زاد و راحلے پر سوائے حاجت اصلی کے حج کے مہینوں میں یا بر وقت سفر حجاج کے اس کے وطن سے بشرط امن راہ کے۔ غلام، مجنون۔ کم عقل لڑکے پر فرض نہیں اگر لڑکا پہلے بالغ ہونیکے اور غلام قبل آزاد ہونے کے حج کرے گا۔ اگرچہ اجازت مولی کی ہو حج فرض اس سے ساقط نہ ہوگا بلکہ بعد بلوغ و آزاد ہونے کے بشرط استطاعت حج لازم آئے گا پہلا حج نوافل میں شمار ہوگا۔ ایسے ہی اپاہج۔ لولے۔ اندھے عاجز مفلوج۔ بیمار، شیخ فانی کہ طاقت یا قدرت اپنے آپ ٹھہرنیکی سواری پر

بدون مشقت عظیمہ کے نہ رکھتے ہوں۔ حج واجب نہیں نہ ان پر اور نہ اُن کے مال پر کہ اسے حج کرائیں مرتے وقت وصیت کریں۔

کن لوگوں پر حج فرض ہے

البتہ صاحبین کے نزدیک ان کے مال پر واجب ہے کہ اور سے حج کرائیں اور راحلے پر قادر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ مالک خود سواری کا یا کرایہ پر لے سکتا ہو اور رعایت اور اباحت سے قدرت راحلے پر ثابت نہیں ہوتی اور مراد قادر ہو نیسے زاد راہ پر سوئے حاجت اصلی کے یہ ہے کہ سوائے ادائے قرض کے اگرچہ مہر بی بی کا ہو اور سوائے خرچ گھر اور خادموں اور اثاث البیت اور نفقۂ عیال وغیرہ کے اپنے گھر پر آنے تک کا خرچ موافق کھانے پہننے سواری وغیرہ کے رکھتا ہو اور اگر گھر اس کے رہنے سے زائد ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو۔ یا لباس یا کتابیں دین کی حاجت سے زائد ہوں۔ یا کتابیں طب و نجوم وغیرہ کی ہوں۔ اگرچہ ان کی طرف حاجت ہو یا لونڈی غلام جن سے خدمت نہ لیتا ہو۔ اس کو لازم ہے کہ ان کو بیچ کر حج کرے اور اگر کسی کے پاس لونڈی غلام گھر سے زائد نہیں مگر اس قدر ہے کہ اس سے حج کرے یا گھر مع سامان کے مول لے۔ اس صورت میں بھی اس کو حج کرنا چاہیئے۔ اور حج کے واسطے راستہ میں سوار ہو کر جانا بہتر ہے تا کہ حج ادا کرنیکے وقت بخوبی قوت باقی رہے اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلے گا تو بھی جائز ہے اور رات کو چلنا بہتر ہے خصوصاً ملک عرب میں اور جو لوگ مکے اطراف میں تین دن کی راہ سے

کم فاصلہ پر رہتے ہیں اگر پیادہ چل سکتے ہوں سواری اُن کے لئے شرط نہیں مگر زادِ راہ ضرور ہے یعنی زادِ راہ اپنا اور ان لوگوں کا جن کا نفقہ اُس پر واجب ہے۔ جو لوگ بغیر زادِ راہ کے دور دراز راہوں سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے نہایت بُرا کرتے ہیں کہ نفل کے حاصل کرنے کے واسطے بھیک مانگنے کی بلا میں گرفتار ہوتے ہیں بلکہ اکثر یہ لوگ نماز روزہ ضروریاتِ دین کے پابند نہیں ہوتے حالانکہ نماز کا مرتبہ حج سے زائد ہے۔

ایک شخص نے حضرت امام احمد حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کروں اور بے سامان حج کو جاؤں فرمایا جا لیکن اکیلا جانا قافلہ کے ساتھ نہ جانا۔ اس نے کہا کہ تنہا تو نہیں جا سکتا فرمایا تو اللہ پر توکل نہیں کرتا۔ قافلے کے مال پر توکل کرتا ہے۔

حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ جب حج کو چلے مقام رے کے فقیروں نے آ کر کہا کہ ہم بھی اللہ پر توکل کر کے آپ کے ساتھ چلیں گے۔ کہا اچھا چلو لیکن شرط یہ ہے کہ توشہ ساتھ نہ لینا اور سوال نہ کرنا اور اگر کوئی کچھ دے تو قبول نہ کرنا۔ تیسری شرط میں ان کو عذر ہوا۔ شبلیؒ نے فرمایا تم کو خدا پر توکل نہیں لوگوں کے توشہ پر توکل ہے۔

حج میں زادِ راہ کی ترکیب

صحیح بخاری میں عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لئے حج کو آتے تھے اور آپ کو متوکل ٹھہرا کر مکہ والوں کو ستاتے

تھے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے ان کے حق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

وَتَزَوَّدُوا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی اور توشہ ساتھ لیا کرو اس واسطے کہ بہتر فائدہ توشہ کا بچنا ہے سوال کرنے سے۔

اور مراد زادراحلے سے موافق عبادت ہر شخص کے ہے۔ مثلاً کوئی شخص ہمیشہ گوشت کھاتا ہے دال نہیں کھاتا اگر قدرت گوشت پر نہیں رکھتا تو وہ مستطیع نہیں اور علیٰ ہذا القیاس سواری کا سمجھ لینا چاہیئے اور امن راہ سے یہ مراد ہے کہ غالب اس میں سلامتی ہو اگرچہ احیاناً کسی پر آفت پہنچ جائے بر و بحر اس میں برابر ہیں اور اسی پر فتوے ہے۔ یہ سب شرطیں مردوں کے واسطے ہیں۔ اور عورت کیلئے اگرچہ بڑھیا ہو سوائے ان شرطوں کے دو شرط اور ہیں۔ ایک خالی ہونا عدت سے دوسرے ہمراہ ہونا خاوند یا محرم جوان متقی کا بغیر جبر کے محرم وہ شخص ہے کہ جس کے ساتھ کبھی نکاح جائز نہیں۔ قرابت یا رضاعت یا مصاہرت سے مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا آزاد اور زادراہ محرم عورت پر لازم ہے اور بعد اس استطاعت کے شوہر کی اجازت کی حاجت نہیں لیکن یہ شرط اس حالت میں ہے کہ مکے تک تین دن کی راہ سے کم فاصلہ نہ ہو تو عورت کا اکیلا جانا بھی جائز ہے محرم کی حاجت نہیں۔

حج کے فضائل

حج کے فضائل بہت ہیں جو اختصار کے طور پر بیان کیئے جاتے ہیں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے گھر سے ارادہ

حج یا عمرہ کا کر کے اللہ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ اگر اس کو سلامتی کے ساتھ پھیرے تو مزدوری اور غنیمت کے ساتھ واپس لائے اور اگر اس کی روح قبض کرے تو اس کو جنت میں داخل کرے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مکہ معظمہ کی راہ میں مر گیا خواہ جاتے وقت یا وطن واپس آتے وقت حق تعالیٰ اس کے پہلے گناہ بخشتا ہے اور اس کے حساب کا دفتر نہ کھولا جائے گا اور اس کے اعمال نہ تولے جائیں گے۔ اور بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہوگا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اس کو قیامت تک حج اور عمرے کا ثواب ملتا رہے گا۔ اور بعض کتابوں میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا ایک فرشتہ کہ حج کرتا رہے گا۔ اس کے واسطے قیامت تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ بہتر اور افضل دنوں سے وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن واقع ہو اور اس دن حج بہتر ہے اور دنوں کے ستر حج سے اور عرفہ حجۃ الوداع سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی جمعہ کے دن واقع ہوا تھا۔ حاجی سوار کی اونٹنی کے لئے ہر قدم کی سو نیکیاں ہیں اور ہر قدم حاجی پاپیادہ کے لئے سات سو نیکیاں اور حرم کی نیکیوں سے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟ فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے، ایک رکعت لاکھ رکعت کے برابر ہے۔ ایک نفل روزہ لاکھ روزہ کے برابر ہے اور ایک درم للہ دینا لاکھ درم کے برابر ثواب رکھتا ہے۔ حج کے واسطے مال پاک کمائی کا ہونا ضروری ہے

حج کی نیت احرام باندھنا ہے۔

حج کے پانچ ارکان

(۱) احرام کی جگہ سے احرام باندھنا (۲) خانہ کعبہ کا طواف کرنا (۳) سعی درمیان صفا مروہ کے (۴) وقوف عرفات (۵) مزدلفہ کے مقام پر شب کو رہنا مزدلفہ میں نماز مغرب اور عشا ملا کر پڑھنا چاہیئے۔ اور عرفات میں نماز ظہر اور عصر ملا کر ادا کرنا چاہیئے۔ مقام عرفات قبولیت دعا کی جگہ ہے۔

ارکان حج میں نقصان ہونے کا کفارہ قربانی یا صدقہ ہے۔ حجر اسود کا بوسہ دینا خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنا ہے۔ اگر احرام حج کا علیحدہ اور عمرہ کا علیحدہ باندھے تو اس کو افراد کہتے ہیں اور اگر دونوں کا ایک ہی احرام باندھے اس کو قرآن کہتے ہیں اور اگر احرام میقات سے باندھکر عمرہ کیا جائے اور پھر حج کا باندھ کر حج کیا جائے تو اس کو تمتع کہتے ہیں۔

رمی جمار و مزدلفہ کی شب باشی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنت ہے۔ اور صفا و مروہ یہ دو پتھر ہیں اور دونوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہے۔ ایک پر حضرت آدم علیہ السّلام بیٹھے تھے اور دوسرے حضرت حوا علیہما السلام بیٹھی تھیں۔

صفا و مروہ میں کیوں دوڑا جاتا ہے

اس فاصلے کے درمیان میں دوڑنے کو سعی کہتے ہیں اور یہ حضرت ھاجرہ؏

کا طریقہ ہے جو پانی کی تلاش میں دوڑی تھیں۔ یہ مقام قبولیتِ دعا کی جگہ ہے جو حضرت آدم علیہ السّلام کی حضرت حوّا علیہا السّلام سے اوّل اسی جگہ ملاقات ہوئی ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السّلام کے وقت سے یہ جگہ متبرک ہے ایک تاریخ کے مجتمع ہونے سے رونق و شوکتِ اسلام زیادہ ہوتی ہے اور مسلمانوں کا عجز و انکسار و تابعداری کی حالت میں اجتماع موجب رحمت الٰہی ہے اور عرفات سے بہتر وسیع میدان ایسے مجمع کثیر کے واسطے اور کوئی مناسب نہ تھا۔ منیٰ پر قیام ضروری ہے۔ وہ بھی جگہ وسیع ہے۔ حج کے ساتھ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کیا جائے تو کچھ گناہ نہیں ہے۔ حج میں جاکر چاہیئے کہ توبہ نصوح کرے سب گناہوں سے، ادا کرنا قرض کا اور پہنچانا امانتوں کا اور معاف کرانا حق العباد کا جہاں تک ہو سکے اور دشمنوں کو راضی کرنا کیونکہ حج کی مقبولیت اس پر موقوف ہے۔

عشرہ ذالحجہ کے فضائل

کتاب مشارق الانوار میں بحوالہ حدیث صحیح بخاری مرقوم ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشرہ ذالحجہ کے دس روز تمام دنوں سے زیادہ افضل ہیں۔ ان ایام میں عمل نیک کرنے کی نہایت فضیلتیں ہیں۔ اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور نثار راہ خدا میں ہونا بھی اس سے افضل نہیں ہے۔

عشرہ ذی الحجہ کے پانچ ایام کی عبادت کی فضیلت

معلوم ہوا ہے کہ عشرہ ذی الحجہ کے برابر کوئی ایام کی عبادت افضل نہیں ہے اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص عشرہ ذی الحجہ کے جمعہ کے روز چھ رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۂ اخلاص پندرہ بار پڑھے اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھیر کے دس بار کہے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ اور پھر دس بار درود شریف بھیجے۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پس نہیں داخل کرے گا اس سے پہلے کسی کو جنت میں اور فرمایا کہ جو اول روز ذوالحجہ میں بعد نماز فجر کے سو بار کہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ ط بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط لکھتا ہے خدا تعالیٰ واسطے اس کے ثواب ہزار درجے نماز کا اور عطا کرتا ہے نیکی اور مٹاتا ہے اس کے نامۂ اعمال سے ہزار بدی۔

اور دوسرے روز فجر کی نماز کے بعد جو شخص سو بار کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اِلٰھًا وَّاحِدًا اَحَدًا صَمَدًا فَرْدًا وِّتْرًا لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَۃً وَّلَا وَلَدًا یہ دعا پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں بیس ہزار نیکی کا ثواب لکھتا ہے اور بیس ہزار بدی اس سے دور کرتا ہے۔ اور دن قیامت کے اس کو بیس ہزار مرتبہ جنت کے عطا فرمائے گا۔ تیسرے روز ذی الحجہ کے بعد نماز فجر کے سو بار یہ دعا پڑھتا ہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ

اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ
لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ط خدائے تعالیٰ اس کے واسطے بائیس ہزار نیکی لکھتا ہے
اور بائیس ہزار بدی اس سے دُور کرتا ہے چوتھے روز عشرہ ذالحجہ میں بعد نماز فجر کے سو
بار پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پس بخشے گا اللہ تعالیٰ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کو اور
پانچویں روز بعد نماز فجر کے یہ دُعا پڑھے۔ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَکَفٰی
سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ دَعَا لَیْسَ وَرَآءَ اللّٰہِ الْمُنْتَھٰی سُبْحَانَ مَنْ لَمْ یَزَلْ
رَبًّا رَحِیْمًا ط اللہ تعالیٰ اس کے واسطے اس کے نامۂ اعمال میں تین سو بار
نیکی لکھتا ہے تین سو بدی دور کرتا ہے اور فرشتے ندا کرتے ہیں اس کو کہ اے
عبداللہ دوست کیا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے۔ اب خوشخبری ہو تجھ کو اسکی کہ بخشا گیا
تو اور فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشرہ ذالحجہ میں اللہ تعالیٰ نے
حضرت آدم علیہ السّلام کی توبہ قبول کی اور ان کا گناہ بخشدیا۔ وہ یوم عرفہ ذالحجہ تھا۔
جس روز حضرت آدم علیہ السّلام کا قصور معاف ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السّلام
کو عشرہ ذی الحجہ میں آگ سے نجات اور خلعت عطا ہوا۔ اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ
نے اپنے مال کو مہمانوں میں صرف کر کے اسی عشرہ ذی الحجہ میں اپنے بیٹے حضرت
اسمٰعیل علیہ السّلام کو واسطے قربانی کرنے کے اللہ کے واسطے لے گئے۔ اور
عشرہ ذی الحجہ میں خانہ کعبہ کو تعمیر کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے عشرہ
ذی الحجہ میں مناجات کی اور دعا مانگی اور حضرت داؤد علیہ السّلام نے عشرہ
ذی الحجہ میں اپنی مغفرت کے واسطے دعا مانگی اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا سَیِّدُ الشُّھُوْرِ شَھْرُ رَمَضَانَ وَاَعْظَمُھَا حُرْمَۃً ذُوالْحِجَّۃِ۔

ترجمہ: سردار مہینوں کا رمضان کا مہینہ ہے اور بزرگ تر مہینوں میں از روئے حرمت ذی الحجہ کا مہینہ ہے۔

عرفہ کے روز کا ثواب

غرضکہ اللہ پاک کے نزدیک عبادت کے لئے ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل سے بڑھ کر کوئی دن نہیں۔ نویں تاریخ تک ہر دن کا روزہ ایک ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر شب کا جاگنا شب قدر کے برابر خصوصاً یوم عرفہ یعنی نویں تاریخ کا روزہ نہایت ہی مبارک ہے۔ اس روزہ کی بدولت ایک سال پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس روز دریائے رحمت خداوندی جوش زن ہوتا ہے۔ لکھوکھا گنہگارانِ امت کی مغفرت ہوتی ہے۔ اللہ پاک کے فضل اور کرم کی گھٹائیں اس دن اطرافِ عالم کو محیط ہوتی ہیں عَلیٰ وَمَتْبَلِیْنِ یعنی شیطان لعین عموم مغفرت خداوندی دیکھ کر کمر شکستہ ہو جاتا ہے اور از راہ رسوائی اپنے سر پہ خاک افشانی کرتا ہے۔ یہ عید کثرت ثواب عید فطر سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔

نماز عید الضحیٰ

مستحب ہے کہ اس عید میں کچھ کھا کر نماز کو نہ جائے۔ بلکہ فارغ ہو کر گوشت قربانی وغیرہ سے کھائے جو لوگ قربانی کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو مستحب ہے کہ عشرہ ذی الحجہ میں ناخن اور بال نہ ترشوائیں بلکہ انتیس یا تیس ذیقعدہ کو

حجامت سے فارغ ہولیں۔ پھر بعد نماز عید جب قربانی کرچکیں تب حجامت کرائیں۔ نویں تاریخ کی نماز صبح سے لیکر تیرہویں تاریخ کی نماز عصر تک بعد نماز جماعت پنجگانہ ایک بار تکبیر تشریق بہ آواز بلند کہنی چاہیئے۔ تکبیر تشریق یہ ہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ عید کے روز غسل کرنے کے بعد صاف کپڑے بدلے۔ خوشبو لگائے اور عیدگاہ جائے۔ راستہ میں آتے جاتے تکبیر بآواز بلند کہتا جائے۔ عیدگاہ میں پہنچکر نماز کے واسطے اس طرح پر نیت کرے۔ نیت یہ ہے۔

عید الضحیٰ کی نماز کی نیت

اُصَلِّیْ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْاَضْحٰی مَعَ السِّتَّۃِ التَّکْبِیْرَاتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ اگر امام ہے تو یوں کہے۔

اَنَا اِمَامٌ لِّمَنْ حَضَرَ وَمَنْ یَّحْضُرُ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ:۔ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز عید الضحیٰ معہ چھ تکبیروں کے پیچھے اس امام کے یا امام ہو تو کہے میں امام ہوکر اس جماعت کا متوجہ ہوکر کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

اوّل نیت باندھ کر حسب معمول دونوں ہاتھ نیچے ناف کے رکھیں۔ پھر سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ پڑھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ بھی پڑھے۔ پھر امام کے ساتھ تینوں تکبیرات ادا کرے اوّل دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر اللہ اکبر کہے پھر ہاتھ چھوڑ دے باندھنا نہیں چاہیئے۔ اسیطرح

دوسری تکبیر ادا کرے پھر تیسری تکبیر اسی طور سے کہکر دونوں ہاتھ باندھ لے۔ پھر مقتدی بالکل چپ رہے اور اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر قرأت بآواز بلند شروع پھر جب اوّل رکعت ختم کرے دوسری رکعت شروع ہو تو پہلے امام قرأت سے فارغ ہولے۔ پھر تینوں تکبیرات بطور سابق ادا کرے۔ مگر اتنا فرق ہے کہ اوّل رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیتے ہیں اور اس رکعت میں تیسری تکبیر کے بعد بھی ہاتھ چھوٹے رہتے ہیں۔ پھر ہاتھ چھوڑے رکوع میں چلا جاتا ہے۔

جو شخص اس وقت پہنچے کہ امام اوّل رکعت کے رکوع میں ہو تو چاہیئے کہ نیت باندھ کر رکوع میں شامل ہو جائے۔ مگر رکوع میں جاکر تینوں تکبیرات بلا ہاتھ اُٹھائے کہہ لے۔ اگر وقت ملے تو تکبیرات رکوع بھی پڑھ لے ورنہ کچھ حرج نہیں۔

جس شخص کو امام کے ساتھ اوّل رکعت نہ ملی ہو تو جب اُس کو ادا کرکے اُٹھے تو پہلے قرادت سے فارغ ہو لے۔ پھر تینوں تکبیرات بطور مذکورہ ادا کرلے تیسری تکبیر کے بعد بھی بے ہاتھ باندھے ویسے ہی رکوع میں چلا جائے۔ بعد فراغ نماز کے امام ممبر پر جاکر خطبہ بآواز بلند پڑھے۔ خطبہ عیدالضحیٰ آخر کتاب میں درج کیا گیا ہے۔

نماز عیدالضحیٰ واجب ہے اس کا ترک کرنا بلا عذر شرعی حرام ہے۔

عیدالضحیٰ کی قربانی

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نے جناب رسالت مآب میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم قربانی کیا چیز ہے۔ ارشاد ہوا کہ قربانی تمہارے باپ سلطان المتوکلین حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس قربانی کا ہم کو کیا ثواب ہے؟ فرمایا ایک بال کے عوض ایک ایک نیکی پھر عرض کیا ان کے بدلے بھی فرمایا کہ ہاں ہر رونگٹے کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔

قربانی کے فضائل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانیاں کرو فربہ کہ وہ پل صراط پر تمہاری سواریاں ہوں گی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ قیامت کے دن قربانی معہ گوشت و پوست کے میزان کے پلہ میں رکھی جائیگی اور جس وقت قربانی کے خون کا اوّل قطرہ زمین پر گرتا ہے تو جو گناہ قربانی کرنے والے نے کیا ہے معاف کیا جاتا ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عید الضحیٰ کے روز کوئی عمل، بندے کا اللہ کے نزدیک قربانی سے بہتر نہیں ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس گھر میں قربانی ہوتی ہے وہ گھر صاحب خانہ کے لیے دعا کرتا ہے اور اس کی برکت سے گھر میں امن و امان اور آسائش ہوا کرتی ہے۔ اور صاحب خانہ کے مال میں افزونی ہوا کرتی ہے اور اُس روزِ مُبارک کو دس درم کا جانور خرید کر قربانی کرنا ہزار درم نقد خیرات کرنے سے افضل ہے۔

وجوب قربانی

قربانی اس شخص پر واجب ہے کہ جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو۔ علاوہ سکونت مکان اور اسباب خانہ داری کے قربانی کرنا ایسے جانور کا درست ہے کہ جس کا کان یا ناک وغیرہ تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو اور اس قدر لاغر بھی نہ ہو کہ ذبح کرنے کی جگہ نہ جا سکتا ہو۔ صحیح سالم ہو ٹانگ ٹوٹا، لنگڑا، کانا نہ ہو۔ غرضکہ کسی عضو میں نقصان نہ ہو۔ بکرا بکری سال بھر سے اور مینڈھا بھیڑ چھ مہینہ سے کم نہ ہو۔ قربانی کرنے والے کو خود قربانی کا گوشت کھانا اور دوستوں کو دینا، فقیروں کو تقسیم کرنا درست ہے اور تہائی گوشت خیرات کر دینا مستحب ہے۔ عیالدار صدقہ نہ کرے۔ اس واسطے کہ لڑکے فراغت سے کھائیں۔ قصاب کی اُجرت میں گوشت دینا اس کی کھال دینا درست نہیں بلکہ اس کی اُجرت اپنے پاس سے علیحدہ دینی چاہیئے۔

قربانی کا وقت

وقتِ قربانی عید الضحٰی کی نماز کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور بارہویں تاریخ کو غروب آفتاب تک باقی رہتا ہے۔ ایک بکری قربانی کرنا ایک آدمی کو درست ہے اور ایک اونٹ ایک آدمی کے لئے بھی درست ہے اور اگر سات آدمی تک شریک ہو کر قربانی کریں تو بھی درست ہے مگر جبکہ ساتوں آدمی برابر ساتواں حصہ قیمت کا دیں اور اگر ساتوں شریک میں سے ایک

بھی ساتویں حصہ سے قیمت کم دیگا تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی اور سب کی نیت قربت کی ہو۔ اگر ایک کی بھی نیت مثلاً گوشت بیچنے کی ہوگی تو کسی کی قربانی درست نہ ہوگی اور سب شریک خریدنے کے وقت ہوں بعد خریدنے کے پھر شریک نہ کرے اور قربانی اونٹ اور گائے اور بکری اور بھینس کی درست ہے۔ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں۔ اٹکل سے نہیں اور مستحب ہے۔ ذبح کرنا اپنے ہاتھ سے اگر بخوبی ذبح کر سکے۔ اور اگر نہ کر سکے تو دوسرے کو حکم دے اور قبلہ کی طرف اس جانور کا منہ کرے۔ اور ذبح کے وقت کہے۔

قربانی کرنیکے وقت یہ دعا پڑھے

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَاِلَیْكَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط

ترجمہ:۔ متوجہ کیا میں نے منہ اپنا اسکی طرف جس نے پیدا کیا زمین اور آسمان کو ایک طرف کا ہو کر اور نہیں میں شریک کرنیوالوں سے اے خدا سب تیرے سے ہے اور تیری طرف رجوع سب کو تحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری واسطے اللہ کے ہے جو رب ہے تمام عالم کا نہیں ہے کوئی شریک اسکا اور ساتھ اسی بات کے حکم کیا گیا ہوں اور میں پہلے مسلمانوں کے ہوں۔ الٰہی قبول کر فلاں بن فلاں جیسا قبول تو نے اپنے دوست ابراہیم اور اپنے محبوب محمد علیہما الصلوٰۃ والسلام سے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ذبح کرے اور جہاں فلاں ابن فلاں کا لفظ آئے
وہاں نام قربانی کرنے والے اور اس کے باپ کا لے اور ذبح کرکے چھوڑ دے
جب سرد ہو تب اسکی کھال کھینچے اور گوشت بنائے۔

قربانی کے مسائل

مسئلہ ۔ مکروہ ہے ذبح کرنا حیوان کا روبرو دوسرے حیوان کے اور
وقت ذبح قبلہ کی طرف جانور کا منھ نہ کرنا یا سخت ذبح کرنا اور کھال کھینچنا قبل ٹھنڈے
ہونے کے مسئلہ اگر قربانی آدمی کے ذمہ واجب تھی اور کسی سبب سے اس نے قربانی
نہ کی اور ایام قربانی گزر گئے تو اس کو چاہیئے کہ قیمت قربانی کی خیرات کرے۔
اور اگر قربانی اس پر واجب نہ تھی اور جانور قربانی کے واسطے خریدا تھا اور قربانی
کے دن تمام ہوئے اور قربانی نہ کی تو اس پر واجب ہے کہ اس جانور کو زندہ
خیرات کرے مسئلہ صاحب قربانی پر فقط اپنی ذات کی طرف سے واجب ہوتی
ہے۔ اپنے چھوٹے لڑکوں وغیرہ کی طرف سے نہیں مسئلہ جس پر قربانی واجب نہیں
وہ بھی قربانی کرے گا تو بہت ثواب پائے گا۔ مسئلہ نابالغ اگر مالک نصاب
ہو تو اس کے مال سے جانور خرید کر ولی اس کا اس کی طرف سے قربانی کرے۔
مسئلہ مسافر پر قربانی نہیں۔

عقیقہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ جب لڑکا پیدا ہو تو اس کو آلائش سے صاف کرکے نہلائیں
اور سفید کپڑے پہنائیں۔ اور زرد کپڑے سے احتراز کریں اور اس کے داہنے کان
میں اذان اور بائیں کان میں تکبیر کہیں اور نام اس کا نیک رکھیں اور بہترین ناموں

میں سے وہ نام ہیں جو معنیٰ عبودیت پر دلالت کرے جیسے عبداللہ یا عبدالرحمٰن یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسے محمدؐ علی یا احمد، حسن وغیرہ اور ساتویں یا چودھویں دن یا اسی حساب سے روز پیدائش سے حساب کرکے عقیقہ کریں سنت ہے۔ اگر بیٹا ہو تو دو بکرے اگر مقدور ہو ورنہ ایک بھی درست ہے۔ اگر بیٹی ہو تو ایک بکری نذر اللہ ذبح کریں۔ اور ایک ران اس کی دائی کو دیں اور باقی گوشت کا کھانا پکوا کر احباب اور عزیزوں اور مسکینوں کو کھلائیں اور نہ مقصد ہو تو کچا گوشت تقسیم کریں اور ایک تہائی گوشت عقیقہ کا خیرات کرنا مستحب ہے۔ بکری میں نر و مادہ کی کچھ احتیاط نہیں مگر اعضاء سب درست ہوں جیسے قربانی میں لحاظ ہے۔ لڑکا یا لڑکی جو ہو اس کے سر کے بال اتار کر اس کے برابر سونا یا چاندی خدا کے نام خیرات کرے۔ مگر جس وقت بال بچے کے سر سے نائی اتارنا شروع کرے اس وقت عقیقہ کا بکرا ذبح ہو۔ جب عقیقہ کا بکرا ذبح کرے اس وقت یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ عَقِیْقَۃُ ابْنِیْ فُلَانٍ دَمُھَا بِدَمِہٖ وَلَحْمُھَا بِلَحْمِہٖ وَعَظْمُھَا بِعَظْمِہٖ وَجِلْدُھَا بِجِلْدِہٖ وَشَعْرُھَا بِشَعْرِہٖ وَجُزْؤُھَا بِجُزْئِہٖ وَکُلُّھَا بِکُلِّہٖ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا فِدَاءً لِّابْنِیْ مِنَ النَّارِ ؕ

ترجمہ:- یعنی اے اللہ یہ میرے اس بیٹے کے لئے قربانی ہے۔ لہو اسکا بدلہ ہے اسکے لہو کا اور گوشت اسکا عوض ہے اسکے گوشت کا اور ہڈی اسکی بدل ہے ہڈی کا اور چمڑا اس کا بدلہ ہے اسکے چمڑے کا اور بال اس کا عوض اسکے بال کا اور ہر اس کا ہر جزو کے بدلے اور ہر کل اس کا اس کے کل کے بدلے کا پروردگار اس عقیقہ کو میرے بیٹے چھوٹنے کا بدلہ اور وسیلہ کر۔

بِسْمِ اللّٰہِ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہکر ذبح کرے۔ اگر باپ ذبح کرنے والا ہے تو اس طرح کہے اور جو سوا باپ کے اور کوئی ذبح کرے کہ اِبنی کی جگہ ابن فلاں اور فلاں کی جگہ اس لڑکے کے باپ کا نام لے اور لڑکی ہو تو بنتی یا بنت فلاں کہے اور ضمیرہٗ کی جگہ ھا کہے اور بجائے لفظ فلاں کے اس لڑکی کا اور بعد لفظ ابن یا بنت کے نام اسکے باپ کا لے۔

مسئلہ: یہ بھی ہے کہ ہڈیاں عقیقہ کے بکرے کی نہ توڑی جاویں بلکہ مستحب طریق یہ ہے کہ اس جانور کا سر حجام کو اور ران دائی کو دیں۔ بعد اسکے باقی گوشت کے تین حصّہ کریں ایک حصّہ فقیروں اور محتاجوں کو دیں اور دو حصّہ اقربار اور ہمسایہ کو تقسیم کریں۔

بچّوں کی تعلیم

جب لڑکا بولنے لگے تو دادی، دادا، ماں باپ اور جو بزرگ خاندان لڑکے میں سے عالم متقی پرہیزگار ہو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ خیراً تک اور کلمہ تمجید پڑھکر لڑکے کے منھ پر دم کرے اور کچھ شیرینی کھا کر کلمہ طیب اور بسم اللہ پڑھائے اور اگر ہو سکے تو کچھ خیرات کرے۔ غریبوں کو کھلائے اور خدا سے دعا برکت کی کرے کہ اللہ اس کو نیک اور صالح عالم کرے۔ پانچ برس کی عمر سے تعلیم قرآن اور نماز روزہ کی باتیں سکھائے۔ اور سات برس کی عمر سے عادت نماز کی ڈالے بہر صورت پہلے اپنے دین کی باتوں میں پختہ اور ہوشیار کر دے۔ پھر معاش کے واسطے کوئی پیشہ یا ہنر یا علم سکھائے۔

ختنہ کا بیان

لڑکے کے پیدا ہونے سے ساتویں روز یا ساتویں برس یا دسویں یا بارہویں برس۔ بہر صورت بلوغ سے پہلے کرے۔ لڑکپن میں تکلیف کم ہوتی ہے اور اگر کافر مسلمان ہو اس کی ختنہ کرنے میں عمر کا انداز نہیں ہے جب ایمان لایا ختنہ اس پر سنّت ہوا اور جو لڑکا یا کافر مختون پیدائشی (یعنی ختنہ کیا ہوا) ہو۔ اس کی ختنہ کرنا لازم نہیں ہے۔ ختنہ میں اگر تمام جلد یا نصف سے زائد کٹ جائے تو جائز ہے اور نصف کٹے تو جائز نہیں ہے۔ ختنہ پیر کے روز بعد زوال آفتاب کے کرنا مسنون ہے۔ اور اتوار کے روز مکروہ ہے۔

نکاح کی ترکیب

نکاح میں اقرار کا خود مرد اور عورت کا اصالتاً یا وکالتاً روبرو دو گواہوں عادل کے ہونا چاہیئے جو شخص قاضی یا نائب قاضی نکاح پڑھائے۔ مجمع عام ہو اور اس کو لازم ہے کہ اوّل لڑکے کو پانچوں کلمہ اور صفت ایمان مفصل اور مجمل دونوں (جیسا کہ اس کتاب کے شروع میں لکھے گئے ہیں) پڑھائے پھر خطبہ نکاح کا بلند آواز سے پڑھے۔ پھر ایجاب قبول طرفین سے بآواز بلند کرائے۔ اور مہر مسنونہ باندھے۔ خطبہ نکاح یہ ہے:

خطبۂ نکاح

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِہٖ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِہٖ ہ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِہٖ ہ
الْمَرْھُوْبِ مِنْ عَذَابِہٖ وَسَطْوَتِہٖ النَّافِذِ اَمْرُہٗ فِیْ سَمَائِہٖ وَاَرْضِہٖ ہ الَّذِیْ
خَلَقَ بِقُدْرَتِہٖ وَاَمَرَھُمْ بِاَحْکَامِہٖ وَاَعَزَّھُمْ بِدِیْنِہٖ وَاَکْرَمَھُمْ
بِنَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَصَحْبِہٖ ہ اِنَّ
اللّٰہَ تَبَارَکَ اسْمُہٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُہٗ جَعَلَ الْمُصَاھَرَۃَ سَبَبًا لَاحِقًا
وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِہِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ ہ فَقَالَ عَزَّ
مِنْ قَائِلٍ وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا
وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ہ فَاَمْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَجْرِیْ اِلٰی قَضَائِہٖ وَقَضَاؤُہٗ یَجْرِیْ اِلٰی
قَدَرِہٖ وَلِکُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ وَلِکُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَلِکُلِّ اَجَلٍ کِتَابٌ ہ
یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ ط وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ ہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ
وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا
ھَادِیَ لَہٗ ہ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ہ اَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا
بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃِ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِھِمَا

فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۝ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا
وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيْبًا ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ۝ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا
يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝ وَنَسْئَلُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهٗ وَيُطِيْعُ
رَسُوْلَهٗ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهٗ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهٗ فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهٖ وَلَهٗ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَ
ذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ۝

مسائل نکاح

مہر حسب حیثیت ہونا افضل ہے۔ چھوہارے تقسیم کریں اور ناکح کی طرف
متوجہ ہو کر قاضی کہے۔ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ ۝
اور سب حاضرین بھی کہیں۔ بعد شب زفاف ولیمہ کرنا افضل ہے۔

حامد۔ حضور نکاح کے مسائل تو معلوم ہوئے مگر یہ بھی ارشاد ہو کہ کن کن عورتوں
سے نکاح درست نہیں ہے۔

استاد (حامد سے) اگرچہ باعث طول ہے لیکن ہم مختصراً اس موقع پر لکھتے ہیں جو عورتیں
کہ مرد پر حرام ہیں۔ یعنی اُن سے نکاح درست نہیں ہے۔ وہ نو قسم ہیں

وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

اوّل وہ ہیں جو کہ بسبب اپنی قرابت کے حرام ہوں جیسے والدہ، خواہ اس شخص کی والدہ ہو یا اس شخص کی والدہ کی والدہ یعنی نانی پرنانی اور اس سے بھی اوپر ماں باپ کی والدہ یعنی دادی پردادی یا اوپر کسی پشت کی دادی ہو سب حرام ہیں اور بیٹی یا پوتی اور پرپوتی وغیرہ اور اسی میں داخل ہیں۔ نواسی، پرنواسی وغیرہ جس درجہ کی ہو سب حرام ہیں۔ اور بہن اس کی تین قسمیں ہیں۔ اوّل یہ کہ بہن بھائی ایک ماں باپ سے ہوں جس کو حقیقی کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ باپ دونوں کا ایک ہو اور ماں جدا جدا ہو ایسی بہن کو علاتی کہتے ہیں۔ تیسرے یہ کہ ماں دونوں کی ایک ہو اور باپ دو ہوں ایسی بہن کو اخیافی کہتے ہیں۔ تینوں قسم کی بہنوں سے نکاح کرنا حرام ہے۔ بھتیجی یعنی بھائی کی بیٹی جیسے کہ بہن کی تین قسمیں اوپر مذکور ہوئیں اسی طرح بھائیوں کی تین قسمیں سمجھنی چاہئیں۔ تینوں قسموں کے بھائیوں میں سے کسی قسم کے بھائی کی بیٹی، پوتی، نواسی پرنواسی وغیرہ سب حرام ہیں۔ بھانجی یعنی بہن کی بیٹی سے حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی تینوں کی بیٹیاں یا ان کی اولاد کی بیٹیاں کسی پشت کی ہوں۔ اُن سے نکاح کرنا حرام ہے۔ پھوپی یعنی باپ کی بہن، خواہ حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی سب سے نکاح حرام ہے۔ خالہ یعنی والدہ کی بہن خواہ حقیقی ہو یا علاتی یا اخیافی تینوں حرام ہیں۔ اس میں داخل ہے باپ اور دادا وغیرہ کی خالہ اور ماں اور نانی وغیرہ کی خالہ۔

دوم۔ وہ کہ بسبب قرابت نکاح کے حرام جیسے بی بی کی والدہ اور نانی پرنانی

وغیرہ علیٰ ہذا القیاس دادی اور پر دادی وغیرہ سب حرام ہیں اور بی بی کی بیٹی جو اور خاوند سے ہو یا پوتی یا نواسی وغیرہ لیکن ان کی حرمت میں یہ شرط ہے کہ جب تک بی بی کے ساتھ صحبت نہ کرے گا۔ حرمت ثابت نہ ہوگی اور صحبت کرنے کے بعد حرام ہیں۔ اور بیوی بیٹے کی یا پوتے کی یا اور کسی مرد کی جو اس کی اولاد میں سے ہو۔ اُس شخص پر حرام ہے اور اگر منھ بولا بیٹا یعنی لے پالک ہو تو اسکی منکوحہ سے نکاح حرام نہیں ہے۔

وہ عورتیں جو دودھ پلانے کی وجہ سے حرام ہیں

سوم۔ وہ عورتیں ہیں کہ جو دودھ پینے کے باعث حرام ہیں یعنی دودھ پینے والے پر حرام ہو جاتی ہیں۔ وہ عورتیں جو کہ نسب اور قرابت کی جہت سے حرام ہیں اور پینا دودھ کا معتبر ہے۔ دو برس کی عمر تک صاحبین کے نزدیک اور فتویٰ اسی پر ہے اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی برس تک اور اگر بڑا ہو کر کسی عورت کا دودھ پیا تو حُرمت معتبر نہیں ہے اگر ایک قطرہ دودھ کا بھی پینے والے کے پیٹ میں چلا جائے تو حُرمت ثابت ہوگی۔ دودھ پینے والے کو رضیع کہتے ہیں۔ اور پلانے والی کو مرضعہ کہتے ہیں۔ اور دودھ کا پلانا ثابت ہوتا ہے اقرار سے یا گواہی سے دو عادل مردوں کے یا ایک اور دو عورتوں کے جب کسی لڑکے کو کسی عورت نے دو برس کی عمر تک دودھ پلائی۔ وہ عورت اسکی والدہ رضائی (دودھ کی ماں) اور اس عورت کا خاوند جس سے اس عورت کے دودھ ہوا ہے رضیع کا باپ کہلائے گا اور رضیع یہ دونوں

اور اس کے اور ان کے اصول یعنی جن سے یہ پیدا ہوئے ہیں اور ان کی اولاد خواہ نسبی ہو یا رضاعی سب حرام ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے :۔

يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔ حرام ہوتا ہے دودھ سے وہ جو حرام ہوتا ہے نسب سے۔

جن عورتوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے

چہارم :۔ وہ کہ جن کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے۔ اگر جدا جدا کسی ایک سے نکاح کرے تو درست ہے۔ جو عورتیں کہ نکاح میں جمع کرنی حرام ہیں۔ اجنبی ہوں یا قرابتی اگر اجنبی ہوں تو آزاد مرد کو جو کسی کا غلام نہ ہو۔ چار عورتوں کو جمع کرنے کی اجازت ہے۔ پانچویں سے نکاح نہیں کر سکتا۔ جب تک یہ چاروں نکاح میں رہیں۔ اگر کوئی ان چاروں میں بوجہ طلاق دینے یا مر جانے کے نکاح سے جدا ہو جائے تو پانچویں عورت سے نکاح کر سکتا ہے۔ اگر غلام ہو تو دو عورتوں سے زیادہ نکاح میں نزدیکی کرنا درست نہیں ہے۔ اور جن عورتوں کا قرابت کے نکاح میں نزدیکی کرنا حرام ہے وہ مسئلہ یہ ہے کہ جو دو عورتیں ایسی قرابت نسبی یا رضائی رکھتی ہوں کہ اگر کسی کو ان میں سے مرد فرض کر لیا جائے تو اس کا نکاح آپس میں درست نہ ہو تو ایک شخص ایسی دو عورتوں قرابتی کو ایک نکاح میں نزدیکی نہیں کر سکتا۔ اگر کسی شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا ہو تو جب تک وہ عورت اس کے نکاح میں رہے گی اس کی بہن یا پھوپی یا خالہ

دیزہ سے نکاح نہیں کر سکتا۔ اسی طرح لونڈی سے اگر نزدیکی کی ہو تو اس کی بہن وغیرہ اُس پر حرام ہیں جب تک کہ اس کو اپنے اوپر حرام نہ کرے یعنی اسکو آزاد کر دے یا کسی سے نکاح کر دے۔

آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح

پنجم :۔ وہ کہ بحالت موجودگی آزاد عورت کی لونڈی سے نکاح کرے۔ لونڈی کا نکاح عورت آزاد کے ساتھ یا اس کے نکاح کے بعد باطل ہے یعنی اگر کسی شخص کے نکاح میں کوئی آزاد عورت ہو اس کے بعد کسی کی لونڈی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

جن عورتوں میں غیر کا حق متعلق ہو

ششم ۔ وہ کہ جن میں غیر کا حق متعلق ہو یعنی اگر کسی کی منکوحہ سے نکاح کرے تو درست نہیں وہ عورت اس پر حرام ہوگی۔ یا اگر کسی عورت کو اس کے خاوند نے طلاق دیدی ہو اور وہ عورت طلاق کی عدّت میں یا اسکا خاوند مر گیا ہو اور عورت اسکی عدت میں ہو ایسی عورت سے بھی نکاح درست نہیں۔

وہ عورتیں جو اختلاف کے باعث حرام ہیں

ہفتم ۔ وہ کہ اختلاف دین کے باعث حرام ہیں۔ مرد مسلمان کو نکاح کرنا مجوسیہ یا بت پرست سے خواہ آزاد یا لونڈی ہو درست نہیں ہے اور بت پرستوں میں وہ لوگ شمار کئے جاتے ہیں جو آفتاب اور ماہتاب اور ستاروں کی پرستش کرتے ہیں

اگر مجوسیہ یا بت پرست کا مالک ہو جائے تو نزدیکی کرنی بھی درست نہیں ہے۔

جن عورتوں سے مِلک کے باعث نکاح حرام ہے

ہشتم۔ وہ کہ مِلک کے باعث سے فقط نکاح حرام ہو۔ اپنی لونڈی سے یا مکاتبہ اُم الولد یا مدبرہ سے نکاح کرنا درست نہیں ہے (شرح) لونڈی اور غلام کی شرح بڑی کتابوں میں مفصل لکھی ہے اور بہت عمدگی سے ظاہر کی ہے۔ لونڈی اور غلام وہ سمجھے جائیں گے جو موافق شرح شریف لونڈی اور غلام ہوں نہ ایسے جو اکثر کسی کے بچہ کو لیکر پرورش کرے یا مول لے لے اور اس کو وہ لونڈی یا غلام سمجھے ان سب سے نکاح کرنا ضروری ہوگا اور جو لونڈی موافق شرح ہے اُن سے یا اُن کی اولاد سے بے نکاح نزدیکی کرنا جائز ہے بخلاف اس زمانہ کے جو مروج ہے۔ ایام خشک سالی وغیرہ میں لاوارث بچوں کو دھوکہ باز فریب سے پکڑکر بیچ جاتے ہیں اور لوگ ان کو اپنی لونڈی سمجھ لیتے ہیں اور مدبرہ کے معنی یہ ہیں کہ جس غلام یا لونڈی کے آقا نے کہدیا ہے کہ بعد میرے مرنے کے تو آزاد ہے اور مکاتب وہ ہے کہ اس کے آقا نے لکھ دیا ہو کہ اتنا روپیہ مجھکو کما کر دیدے پھر تو آزاد ہے اور اُم ولد وہ لونڈی ہے کہ جس کے آقا سے اولاد ہوئی ہو۔

تنبیہ اس زمانہ کی لونڈیاں درحقیقت لونڈیاں نہیں ہیں مسلمان دین دار کو چاہیئے کہ نکاح کرکے نزدیکی کرے۔

وہ عورتیں جو طلاق کے باعث حرام ہیں

نہم۔ وہ کہ طلاق کے باعث حرام ہو۔ اگر کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو تین طلاق دی ہوں یا اس کے نکاح میں لونڈی تھی اور اس نے اس کو دو طلاقیں دیں تو یہ شخص اُن

سے نکاح نہیں کرسکتا جب تک کہ ایام عدت نہ گذر جاویں اور وہ عورت دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور وہ دوسرا شوہر بعد وطی کے اس کو طلاق نہ دے اور اس طلاق کی بھی عدت پوری نہ ہوجائے اور اگر کسی لونڈی سے نکاح نہیں کر سکتا۔

محمود۔ حضور مسائل نکاح یہاں تک تمام ہوئے اب امیدوار ہوں کہ مختصر طور سے اسی کے ساتھ طلاق کے مسائل بھی کچھ ارشاد ہوں۔

استاد (محمود) یہ بحث بھی طویل ہے اس مختصر رسالہ میں اس کی گنجائش کہاں لیکن اختصار کے طور پر ضروری باتیں تمہارے فائدہ پہنچانے کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں۔

طلاق کا بیان

شرح شریف میں طلاق اس کو کہتے ہیں کہ کوئی مرد چند الفاظ مخصوصہ کہکر اپنی منکوحہ کو نکاح سے خارج کردے اور یہ امر شرعاً مباح ہے۔ طلاق کی دو قسمیں ہیں ایک سُنی اور دوسری بدعی۔ طلاق سُنی کی دو قسمیں ہیں ایک احسن اور دوسری حسن۔ سُنی جو کہ احسن ہے اس طرح ہوتی ہے کہ اپنی منکوحہ کو ایام طہر میں یعنی ان ایام میں کہ اس کو حیض نہ آتا ہو بشرطیکہ اس طہر میں صحبت نہ کی ہو ایک طلاق رجعی دیدے اور پھر خبر نہ لے۔ یہاں تک کہ اسکی عدت گزر جائے اور نکاح جاتا رہے اور حسن وہ ہے کہ عورت کو ایک طہر میں کہ جس میں نزدیکی نہیں کی ایک طلاق دے اور دوسرے طہر میں بھی بغیر نزدیکی کے طلاق دے اور تیسرے طہر میں تیسری طلاق دے اور بدعی یہ ہے کہ عورت کو ایک طہر میں تین یا دو طلاقیں دے۔ پس اگر اس طرح طلاق دیگا تو طلاق واقع ہوجائے گی۔ الا یہ شخص گنہگار ہوگا اور اگر حالت حیض میں طلاق دے گا یا اس طہر میں کہ اس میں نزدیکی کی ہو تب بھی بدعی کہلائی

ہے اور ان دونوں صورتوں میں رجعت ایسی طلاق میں بعض روایتوں میں واجب ہے اگر ہو سکے۔

تنبیہ۔ اس بیان سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے اپنی منکوحہ کو تین طلاقیں دیں۔ خواہ ایک ہی دفعہ خواہ دو دفعہ ایک وقت میں یا کئی وقت میں تو وہ عورت اس سے جدا ہو جائے گی۔ اور اس سے پھر نکاح بغیر حلالہ کے (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے) نہیں کر سکتا۔ اور یہی مذہب اہل سنت والجماعت ہے۔

جنازے کی نماز

جاننا چاہیے کہ جب کسی کو علامت موت کی ظاہر ہو تو چاہیے کہ اگلے سب گناہوں سے توبہ کرے اور استغفار اور کلمہ شہادت پڑھتا رہے اور معبود کے ذکر میں رہے۔ اور اس کے پاس والے خوشبو روشن کریں اور منہ اس کا قبلہ کی طرف کر دیں اور کلمہ توحید اور کلمہ شہادت بہ تکرار اور سورۂ یٰسین اس کے سامنے بلند آواز سے پڑھیں مگر اس کو حکم پڑھنے کا نہ کریں کیونکہ اس وقت بیمار کو تکلیف و بیقراری ہوتی ہے۔ شاید انکار کرے یا کوئی کلمہ نامناسب کہے۔ جب مر جائے ٹھوڑی باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہ جائے اور آنکھیں بند کر دیں اور پیٹ پھولنے کا گمان ہو تو گیہوں یا اور کچھ بوجھ رکھ دیں۔

میت کو غسل کس طرح دیا جائے

پھر ایک تختہ پاک پر قبلہ رو لٹائیں اور خوشبو مثل اگر لوبان وغیرہ جلا کر تختہ کے گرد تین بار یا پانچ بار بعدد طاق پھرائیں پھر اسی طرح کفن کو

بھی اس کی خوشبو سے بسائیں اور تختہ پر لٹا کر تمام کپڑے آہستہ سے اُتار کر ایک تہ بند سے اس کا ستر عورت کریں اور خوشبو اس کے پاس سُلگائیں۔ اور پانی میں بیری کے پتے ڈال کر بہت جلدی گرم کر کے نیم گرم پانی سے نہلائیں (مردے کو غسل دینا اور کفن دینا اور نماز جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا زندوں پر واجب کفایہ ہے یعنی اگر بعض مسلمان یہ سب کام کر دیں تو سب کے سر سے اُتر جائے گا اور جو کوئی نہ کرے گا تو سب گنہگار ہوں گے۔ جس جس کو میّت کی خبر ہو اور طاقت رکھتا ہو شریک ہو اس طرح کہ پہلے طہارت استنجا مٹی کے ڈلوں سے کرا کے پھر پانی سے کرائے پھر وضو کرائے بطور مسنون مگر ناک اور منہ کو روئی سے صاف کرے ناک منہ و کانوں کے اندر پانی نہ ڈالے۔ پھر ڈاڑھی کے بالوں اور سر کو خطمی کے پھولوں سے دھوئیں اور پہلے دائیں طرف مُردے کو دھوئیں اور تین بار پانی تمام اس کے جسم پر بہائیں پھر مُردے کی پیٹھ کو ٹیک لگا کر تھوڑا اُٹھائیں اور نرمی سے اس کا پیٹ ملیں اور جو کچھ پیٹ سے نکلے اسے پاک کریں اور اعادۂ غسل نہ کرے اوّل نیم گرم پانی پھر وہ پانی میں قدرے کافور ملا کر تمام جسم میّت پر تین بار ڈالے اور یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ ھٰذَا الْمَیِّتَ مِنَ النَّجَاسَۃِ وَالْجَنَابَۃِ وَمِنْ کُلِّ ذَنْبٍ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا کَرِیْمُ یعنی اے اللہ پاک کر اس میّت کو نجاستوں سے اور پلیدی سے اور تمام گناہوں سے (یہ دعا پڑھے یا اور کوئی دُعا مسنون پڑھے تو ثواب ہے) نہلانے تک خوشبو سلگتا رہے پھر پارچہ پاک سے میّت کا بدن خشک کرے اور کفن

پہنا دے۔

پانی میں ڈوبی ہوئی میت کے غسل کی ترکیب

اگر میت ڈوبی ہوئی ملے اور سڑی گلی نہ ہو تو اس کو پانی میں تین غوطہ دینا غسل کے لیئے کفایت کرتا ہے۔ مرد کو مرد غسل دے اور عورت کو عورت اگر عورت مردوں میں مر جائے اور وہاں کوئی دوسری عورت نہلانے والی نہ ملے۔ یا مرد مر جائے عورتوں میں اور کوئی دوسرا مرد اس کا نہلانے والا نہ ملے جو اسکا یعنی میت کا محرم ہو وہ اپنے ہاتھ سے اس کا تیمم کر دے۔

میّت کے تیمّم کی ترکیب

یعنی تیمّم میت غسل جنازہ کر کے ایک بار زمین پر ہاتھ مارے اور میّت کے منہ پر پھیر دے۔ پھر دوسرا ہاتھ زمین پر مار کر میّت کے ہاتھ پر انگلیوں سے کہنی تک ہاتھ پھیر دے بس غسل ہو گیا۔ اگر محرم بھی کوئی نہ ہو تو اجنبی اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر تیمّم کر دے۔ میّت کے غسل میں نیت شرط ہے۔ نیت یہ ہے واسطے ساقط ہونے فرضیت غسل مسلمانوں سے نہ واسطے طہارت میت کے اگر ڈوبی ہوئی میت پر نماز جنازہ بدون دئیے غسل کے پڑھیں تو جائز ہے۔

مرد کے کفنانے کی ترکیب

کفن میت کے مرد کو تین چیز یعنی ازار۔ لفافہ۔ قمیص اگر نہ ہو سکے تو ازار

ہی کفایت ہے ورنہ اتنا ہو کہ سب بدن چھپ جاوے اور اگر بالکل کفن میسّر نہ ہو ایسی جگہ ویران یا جنگل ہو تو پاک گھاس میں لپیٹ کر قبر میں رکھ کر نماز پڑھیں۔

مرد کا کفن

ازار اور لفافہ اُن چادروں کا نام ہے کہ ان دونوں کو کفنانے کے وقت نیچے اوپر ڈال کر بچھاتے ہیں۔ اوپر قمیص بچھاتے ہیں۔ جس چادر کو اوّل بچھاتے ہیں اس کو لفافہ کہتے ہیں۔ اور جو دوسری چادر ڈالتے ہیں اس کو ازار کہتے ہیں ہر ایک چادر ایسی بڑی ہو کہ میّت کے سر سے پاؤں تک چھپ جائے۔ مرد کے کفنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اوّل لفافہ کسی پاک چیز پر بچھاتے ہیں بوریا یا چارپائی یا تخت پر پھر دھونی اگر اور صندل کی اس کو دے کر خوشبو اُس پر چھڑکیں۔ پھر لفافہ پر ازار یعنی دوسری چادر بچھائیں پھر اس کو بھی دھونی دے کر خوشبو چھڑکیں۔ بعد اس کے آدھی کفنی ازار پر بچھائیں اور آدھی میّت کے سر کی طرف رہنے دیں۔ پھر اس کو بھی دھونی دے کر خوشبو چھڑکیں۔ پھر میّت کے سر اور داڑھی پر خوشبو اور کافور ساتوں اعضاء سجدے پر لگا کر غسل کی جگہ سے ستر چھپائے ہوئے کفنی پر لا کر رکھیں۔ پھر کفنی کے چاک میں سر ڈال کر کفنی پہنائیں اور وہ آدھی کفنی کو کہ جو سر کی جانب رکھی ہے میّت پر پھیلائیں۔ پھر پہلے ازار کو بائیں طرف سے اس پر لپیٹیں کہ داہنا کنارہ بائیں کنارے پر آجائے پھر اسی طور پر لفافہ اس پر لپیٹیں۔ پھر کفن کے دونوں طرف کے سروں کو پاؤں اور سر کی جانب دھجی سے باندھ دیں۔

عورت کا کفن

عورتوں کے لئے پانچ پارچہ کفن سنت ہیں۔ درع۔ خمار۔ لفافہ۔ ازار۔ خرقہ قمیص اور درع میں یہ فرق ہے کہ قمیص اس کو کہتے ہیں کہ جس کو مرد پہنتے ہیں۔ اور درع وہ جس کو عورتیں پہنتی ہیں۔ قمیص کا مونڈھوں پر چاک کرتے ہیں۔ اور درع کا سینہ پر ۔ درع کا طول وعرض موافق قمیص کے ہو جیسے اوپر بیان ہوا اور درازی خرقہ کی تین ہاتھ ہو اور عرض بغلوں سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت کے کفنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اوّل خرقہ یعنی سینہ بند پاک چیز پر جیسے اوپر بتایا ہے بچھائیں۔ پھر اس پر لفافہ۔ لفافہ پر ازار۔ ازار پر درع یعنی کفنی پھر ہر ایک کو دھونی دیں اور خوشبو اس پر چھڑکیں جس طرح مرد کے کفنانے میں بتایا ہے بعد اس کے عورت کے بدن کو پونچھ کر خوشبو اس کے سر پر اور کافور ساتوں اعضائے سجدہ پر لگائیں اور بدن اس کا چھپائیں پھر سر کے بالوں کے دو حصے کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھیں اور خمار یعنی اوڑھنی اس کے سر پر کھلی ہوئی اڑھا کر دونوں حصہ اس کے بالوں کے اوڑھنی کے دونوں طرف چھپائیں پھر اس کے اوپر ازار۔ ازار کے اوپر لفافہ لپیٹیں جس طور کہ مرد کے کفن میں بیان ہوا بعد اس کے خرقہ سینے کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں کے نیچے تک لپیٹیں اس طرح کہ بائیں طرف سے داہنی طرف لائیں پھر داہنی طرف سے بائیں طرف لا کر کمر کی جگہ کفن کو باندھ دیں۔ اور بہ طور سابق سر اور پیر کی طرف بند لگائیں کنیزک کا کفن مثل

بی/ بی کے خنثیٰ مشکل (یعنی جس کا مرد عورت جاننا مشکل ہے) مثل عورت کے ہے۔ مراحق جو سن بلوغ کو پہنچا اور بالغ نہیں ہوا مثل بالغ کے ہے۔

بچوں کا کفن

صغیر سن لڑکے کے لئے ایک تک بھی کفن جائز ہے اور لڑکی کے لئے دو تک اور اگر ان کو بھی موافق بالغوں کے کفن دیا جائے تو بہتر ہے اگر بچہ پیٹ سے مردہ پیدا لڑکا یا لڑکی ہو اسکو ایک پاکیزہ کپڑے میں لپیٹ کر گاڑ دیں۔ اس کو زندے کا سا کفن نہ دیں نہ نماز پڑھیں اور جو اس کی زندگی کی علامت پائی گئی مثلاً آواز یا حرکت پھر جلد مرگیا یا پیٹ سے زندہ خارج ہو کر مرگیا اس کا نام رکھیں اس کو غسل دیں نماز اس پر پڑھیں نیا پرانا کپڑا کفن میں برابر ہے مگر پاک ہو کفنانے کے بعد مردہ کے واسطے چارپائی یا تخت اور عورت کے واسطے اس پر گہوارہ باندھ کر میت کو اس پر رکھ کر سب خویش و اقربا برادری بھائی مسلمان احتیاط سے ہاتھوں ہاتھ کاندھوں پر اٹھا کر قبرستان لے چلیں۔ اس طرح سے کہ میت کے سر کو آگے کر کے چاروں آدمی اٹھائیں اور بے حرکت اور تکان کے لے جائیں۔ اس کے لے جانے اور اٹھانے میں سستی نہ کریں کیونکہ اس امر میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت جلدی فرمائی ہے۔ اور اس کام سے بڑے بڑے گناہ بخشے جاتے ہیں اور ساتھ والے پیچھے میت کے دنیا کی باتیں نہ کریں۔ اور کچھ بلند آواز سے نہ پڑھیں۔ مگر آہستہ کلمہ اور درود میں مشغول رہیں اور اپنی موت کو یاد کریں۔ اور جب تک جنازہ

زمین پر نہ رکھا جائے نہ پلٹیں اور حتی المقدور اس کی تجہیز و تکفین و دفن میں بہت جلدی کریں۔ اپنے کاروبار دنیوی مثلاً کھانا اور تجارت وغیرہ حصول فراغت دفن تک موقوف کریں اور کلمات جزع فزع زبان پر نہ لائیں آواز بلند سے نہ روئیں پھر کسی پاک جگہ رکھکر نماز جنازہ پڑھیں اور نماز جنازہ کی مسجد کے اندر جائز نہیں۔

جنازہ کی نماز کے لئے نو شرطیں

نماز جنازہ کی نو شرطیں ہیں۔ پہلی[۱] شرط مسلمان ہونا نماز پڑھنے والے اور مردے کا۔ دوسری[۲] شرط میت اور مصلی کا بدن پاک ہونا۔ تیسری[۳] شرط میت اور مصلی کا لباس پاک ہونا۔ چوتھی[۴] شرط میت اور نمازی کا مکان پاک ہونا یعنی رکھنے کی جگہ۔ پانچویں[۵] شرط ستر عورت میت اور نمازی کا چھٹی[۶] شرط رکھنا میت کا زمین یا کسی چیز پر کر شرع میں مثل زمین کے ہو روبرو مصلی کے ساتویں[۷] شرط بالغ ہونا امام کا۔ آٹھویں[۸] شرط کھڑا ہونا مصلی کا روبہ قبلہ ہوکر نویں[۹] شرط نیت کرنی مصلی کے واسطے نماز جنازہ کی اس طور سے۔

نماز جنازہ کی نیت اور ترکیب

نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ تَکْبِیْرَاتِ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ الْفَرْضِ الْکِفَایَۃِ وَالثَّنَاءُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَالدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اور اگر عورت ہو تو بِھٰذِہِ الْمَیِّتِ کہے یا اپنی زبان میں اس طرح نیت

کرے اور اگر عورت ہو تو بِھٰذِہِ الْمَیِّتِ کہے یا اپنی زبان میں اس طرح نیت کرے کہ "نیت کرتا ہوں میں جو ادا کروں۔ چار تکبیر نماز جنازہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے اور دُعا واسطے اس میت کے" اور امام ہو تو کہے "امام ہو کر اس جماعت کا" اور مقتدی کہیں "پیچھے اس امام کے متوجہ ہو کر طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔ کہکر نماز کے طور پر ہاتھ باندھ لے پھر پڑھے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ پھر اللہ اکبر کہے اور ہاتھ نہ اٹھائے اور درود پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ پھر تیسری بار اللہ اکبر کہے۔ بغیر ہاتھ اٹھائے اگر جنازہ بالغ ہے تو یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ ؕ	یعنی اے صاحب ہمارے بخشدے ہمارے زندوں کو اور مردوں کو اور ان کو جو حاضر ہیں اور غائب ہیں اور چھوٹوں کو بڑوں کو اور ہمارے مردوں کو اور عورتوں کو اے اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم سے پس قائم رکھ اسکو اسلام پر یعنی اپنا فرمانبردار رکھ اور جسکو مارے تو

ہم سے پس مار تو اسے ایمان پر۔ یعنی اسکا خاتمہ ایمان پر کر۔

اور جو جنازہ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ۞

ترجمہ:- یعنی اے اللہ کر اسے ہمارے واسطے میر منزل (میر منزل) اسے کہتے ہیں جو پہلی منزل میں جا کر سب سامان درست کرے) اور کر اسے واسطے ہمارے اجر اور ذخیرہ اور کر اسے واسطے ہمارے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ط پھر چوتھی بار تکبیر کہہ کر سلام پھیرے امام چاروں تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہیں جیسے نماز میں کہتے ہیں امام میت کے سینہ کے برابر کھڑا ہو اور مقتدی تین صفیں کریں اور اگر میت کئی ہیں تو علیحدہ پڑھیں جو سب میں افضل ہو پھر اس کے بعد جو مرا ہو اور اگر سب کی ایک دفعہ پڑھیں اس طرح آگے پیچھے مرتبہ وار میت رکھے مگر سب کے سینہ کے برابر امام کھڑا ہو کل صاحب جمع میتوں کی نیت کرلیں۔ اس نماز میں مقتدی جو پیچھے ملے بعد ایک تکبیر یا دو تین کے تو جس قدر تکبیر امام کے ساتھ پائیں وہ کہے باقی تکبیر بروقت سلام پھیرنے امام کے جلدی جلدی کہکر سلام پھیرے اس میں دعا اور درود پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اس نماز میں نمازیوں کا پاک طاہر اور باوضو ہونا شرط ہے۔ اگر بسبب ضرورت نماز کے جاتے رہنے کا خوف ہے تیمم سے پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔ اگر میت کو دفن کر دیا ہو اور نماز جنازہ نہ پڑھی ہو تو میت کی قبر پر پڑھیں۔ جب تک کہ اس کے پیٹ پھٹنے کا گمان نہ ہو امام یا ولی میت کا حق کو اجازت دے۔

جنازہ لے چلنے کا طریقہ

جنازہ کو اٹھا کر لے چلیں اس طور پر کہ چار آدمی کندھا دیں۔ ہر ایک آدمی

پہلے مردے کے سرہانے کی طرف داہنے کندھے پر لیکر دس قدم چلے دوسرے پائنتی کی طرف کی طرف میت کی داہنا کندھا دیکر دس قدم چلے اسی طرح پائنتی کی طرف تیسرا کندھا اپنے بائیں کندھے پر لیکر دس قدم چلے چوتھا کندھا سرہانے کا اپنے بائیں کندھے پر لیکر دس قدم چلے۔ یہ سب چالیس قدم ہوئے جن کے عوض اللہ تعالیٰ چالیس کبیرہ گناہ اٹھانے والے کے معاف کرتا ہے۔ جنازے کے ساتھ چلنے والے خاموش غمگین اپنی موت کو یاد کرتے گناہوں پر نادم ہوتے توبہ کرتے خداوند تعالیٰ سے ڈرتے جائیں۔ میت کے واسطے دعائے مغفرت کریں۔

میت پر گریہ وزاری کرنا حرام ہے

چلا کر رونا۔ چھاتی کوٹنا بال نوچنا یہ سب حرام ہے۔ خاموش فقط آنسو سے رونا جائز ہے۔ جو کوئی چلائے روئے جیسے اس کو نرمی سے منع کریں جنازہ کا ساتھ نہ چھوڑیں قبر پر میت کو لیجا کر دفن کریں۔ قبر بغلی ہو جہاں زمین نرم ہو صندوقی قبر بھی بنا نا درست ہے۔

قبر بنانے کا طریق

قبر بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ میت کے لنبائی کی برابر ہو اور گہرائی قدر آدم اور چوڑائی اس قدر کہ مردہ اس میں بخوبی سما جائے اور مردہ کو داہنی کروٹ پر لٹائیں۔ اس طرح پر کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف سے پھر نہ جائے اور کچی اینٹیں یا تختے یا لکڑیاں وغیرہ لحد کے منہ پر رکھ کر بند کر دیں پھر اس

ہیں مٹی ڈال کر قبر بنائیں قبر کا اُونچا کرنا زمین سے ایک بالشت تک سنت ہے اور جو زیادہ ہو جائے تو مضائقہ نہیں قبر گول یا چوکور نہ بنائیں بلکہ ڈھلوان مثل کوہان شتر ہو

مردے کو قبر میں کسطرح اتارا جائے

مردے کو قبر میں اُتارنے والے آدمی قوی ہوں تاکہ آرام سے اُتار سکیں عورت کو قبر میں اس کے محرم اُتاریں جیسے بیٹا باپ بھائی اگر یہ موجود نہ ہوں تو قرابت والے اگر یہ بھی نہ ہوں تو بعید کے اُتارنے میں مضائقہ نہیں لیکن قرابت والے ہوتے ہوئے بعید والے نہ اُتاریں۔ میت کے اُتارنے کے واسطے عورتوں کو قبر پر نہ آنے دیں۔ کیونکہ جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا اور کافروں کو قبر پر آنے سے منع فرمایا ہے جب میت کو قبر میں رکھیں تب یہ پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جب میت کو قبر میں رکھیں کفن کی گرہیں کھول دیں اہل میت کو منہ دکھانا قبر میں جائز ہے۔

قبر کو مٹی دینے کا طریقہ

جب تختے رکھ چکیں تو تختوں پر تین مٹھی بھر کر سرہانے سے مٹی ڈالنا مستحب ہے اول بار مٹی ڈالنے میں یہ پڑھا جاتا ہے۔ مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ دوسری بار کے مٹی ڈالتے وقت یہ پڑھے وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ پھر تیسری بار یہ پڑھے۔ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

قبلہ کی طرف سے قبر میں مردے کا داخل کرنا مستحب ہے۔ مردے کے نیچے قبر میں چادر یا کچھ کپڑا بچھانا مکروہ ہے اگر کہیں کی زمین بہت نرم یا ریتیلی ہو کہ قبر بھی نہ بن سکے تو میت کا تابوت میں رکھ کر گاڑنا درست ہے۔ خواہ تابوت لوہے کا ہو یا پتھر لکڑی کا اگر تابوت میں گاڑیں تو سنت ہے کہ اس میں مٹی کا فرش نہ کریں اور اندر کی طرف مٹی سے لیس دیں دفن کرنے کے بعد قبر پر پانی چھڑکنا مستحب ہے۔ عورت کی قبر پر دفن کرنے کے وقت پردہ کرنا مستحب ہے۔

شہید کی میت کا طریقہ

شہید کے واسطے غسل اور کفن کی حاجت نہیں شہید اسی پوشاک اور لباس میں جو پہنے ہوئے ہیں یعنی انھیں کپڑوں میں دفنائے جائیں۔ مگر مرتث کو کفن اور غسل دیا جائے۔

محمود:۔ مرتث کسے کہتے ہیں۔؟

استاد:۔ مرتث اُسے کہتے ہیں کہ بعد شہادت کے کچھ دیر جیتا رہے بات کی یا کھانا کھایا یا پانی پیا۔ سویا یا معالجہ کیا۔ دنیا کی خرید و فروخت یا بہت باتیں کیں اور اس کو ہوش و حواس تھا اور مر گیا۔ مگر تکمبہ ہو چکا یا راہ یا ایک مکان سے اٹھ کر دوسرے مکان میں چلا گیا ان سب حرکتوں سے مرتث ہوتا ہے اس کو غسل اور کفن دیا جائے گا مگر یہ ثواب شہید کا پائے گا۔

ایّام عدت

عورت کو اپنے خاوند کے واسطے چار مہینہ دس روز سوگ کرنا واجب ہے اس مدّت میں عورت زینت نہ کرے خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے اگر ضرورت کو نکلے تو رات کو ضرور اس گھر میں رہا کرے بلند آواز سے بیان کر کے رونا گریبان پھاڑنا سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے۔ بہر صورت صبر لازم ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ؕ

عابد۔ حضرت جی نمازِ جنازہ کی ترکیب اور تجہیز و تکفین کے مسائل تو معلوم ہوئے کہ نماز تہجد اور نماز صلوٰۃ التسبیح مع دیگر نماز نوافل کی ترکیب بھی ضروری ارشاد ہو۔؟

اُستاد (عابد) اگرچہ نماز تہجد کے فضائل بے شمار ہیں لیکن بہ خیال طوالتِ قلم نظر انداز کئے جاتے ہیں۔ صرف مختصر طور پر بیان کیا جاتا ہے۔

نماز تہجد کے فضائل اور اس کی ترکیب

ترمذی شریف، بروایت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لازم کر دا پنے اوپر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کیوں کہ یہ طریقہ اچھے لوگوں کا ہے جو پہلے تم سے تھے۔ اور سبب ہے نزدیکی خدا کا گناہوں سے باز رہنے کا اور گناہوں کے دور ہونے کا۔ غرضکہ نماز تہجد کا پڑھنا بہت ثواب ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

برابر پڑھی ہے جو اس نماز کو برابر پڑھے محتاج نہ ہو اور اُس کی قبر روشن اور کشادہ ہو اور جب قبر سے اُٹھے تو اس کا چہرہ آفتاب کی مانند روشن ہو اس نماز کے پڑھنے کے کئی طریق ہیں۔ اور مختلف روائتیں ہیں منجملہ ان کے ایک کا بیان کیا جاتا ہے۔ ابو داؤد رضی اللہ عنہٗ نے روایت کی ہے اور ابو حنیفہ رحمتہ اللہ سے کہ میں نے دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھی آپ نے پہلی رکعت میں سورۂ بقر رکوع کیا قریب قیام کے اس کہتے تھے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پھر اٹھایا سر اور کھڑے رہے قریب رکوع کے کہتے تھے۔ بعد سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پھر سجدہ کیا قریب قومہ رکوع کے اور کہتے تھے اس میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پھر اٹھایا سر اور بیٹھے درمیان دو سجدوں کے قریب سجدے کے کہتے تھے رَبِّ اغْفِرْ لِیْ پھر اسی طرح چار رکعت پڑھیں۔ پہلی میں سورۂ بقر اور دوسری میں آل عمران اور تیسری میں سورۂ نساء اور چوتھی میں سورۂ مائدہ یا سورۂ انعام اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد میں کبھی قرأت بآواز بلند کرتے تھے اور کبھی پست حدیث صحیح میں وارد ہے کہ ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم سے نہیں ہو سکتا کہ ہر شب تہائی قرآن یعنی دس پارہ پڑھا کرو۔ اصحابؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بہت دشوار ہے کس سے ہو سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ برابر تہائی قرآن کے ہے ثواب میں اگر اس کو پڑھو گے ثواب تہائی قرآن پڑھنے کا حاصل ہو گا۔

نماز تہجد میں سورۂ اخلاص پڑھنے کے فضائل

اسی واسطے اکثر مشائخ نے نماز تہجد میں پڑھنا اس صورت کا معمول کیا ہے اسکے تین طریقے ہیں اوّل یہ کہ بعد فاتحہ کے ہر رکعت میں تین بار یہ سورۂ پڑھے۔ دوسرے یہ کہ بعد سورۂ فاتحہ کے پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ یہ سورۃ پڑھے پھر ہر رکعت میں ایک ایک بار کم کرتا جائے تو بارھویں رکعت میں ایک بار یہ سورۃ پڑھی جائے گی۔ تیسرے یہ کہ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے ایک مرتبہ پڑھے۔ پھر ہر رکعت میں ایک ایک بار بڑھاتا جائے تو بارھویں رکعت میں بارہ بار پڑھنا ہوگا مگر یہ تیسرا طریقہ مقبول فقہا نہیں ہے اس لئے کہ دوسری رکعت اس طریقہ میں پہلی رکعت سے زیادہ ہوتی ہے اور یہ خلاف اولیٰ ہے۔ اور بعضے مشائخ ہر رکعت میں سورۂ مزمل قل ہو اللہ کے ساتھ ملا کر پڑھتے ہیں اور حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ اپنے مریدوں کو نماز میں سورۂ یٰسین پڑھنے کا حکم فرماتے تھے ایسا ہی تحریر فرمایا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ نے اور اگر وتر پڑھ کر نماز تہجد پڑھے تو پھر اعادہ وتر کا نہ کرے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ ایک شب میں دو وتر نہیں ہیں۔

نماز صلوٰۃ التسبیح

عبدالعزیز بن داؤد رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جو شخص جنت کا ارادہ

کرے اس کو جائز ہے کہ نماز صلوٰۃ التسبیح کو لازم جانے اور طریقہ اس نماز کا یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کہہ کے سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہہ کے آعوذ اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ پڑھ کے کوئی سورۃ ملا کے انہیں کلموں کو دس مرتبہ کہے پھر رکوع میں بعد تین مرتبہ سبحان ربی العظیم کے دس مرتبہ اور پھر رکوع سے سر اٹھا کے بعد سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کے دس مرتبہ۔ پھر ہر سجدے میں بعد تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ کہنے کے دس دس مرتبہ اور درمیان دونوں سجدوں کے بیٹھ کے دس مرتبہ یہ سب پچھتر مرتبہ ایک رکعت میں یہ کلمات پڑھے اسی طرح چاروں رکعت میں پڑھے جن میں تین سو مرتبہ یہ کلمات شمار ہوں گے۔ ہر رکعت میں ان کلموں کی قرأت کرے اور روایت ابوداؤد میں یوں لکھا ہے کہ پندرہ مرتبہ ان کلموں کو بعد الحمد اور سورۃ ملا کر پڑھنے کو لکھا ہے اور باقی جیسا کہ مذکور ہوا اور اس دس مرتبہ مقاموں میں کہنا ویسے ہی کہے اور بعد دونوں سجدوں کے بیٹھ کے دس مرتبہ ان کلموں کو کہے تو وہی پچھتر مرتبہ ہر رکعت میں ہو جائیں گے۔ اور قعدوں میں التحیات کے پہلے یہ کلمات پڑھے جاتے ہیں یہ چاروں ہر رکعت ایک سلام سے پڑھی جاتی ہیں۔ اور قرأت بعد الحمد کے پہلی رکعت میں سورۂ الہٰکم التکاثر اور دوسری میں والعصر اور تیسری میں قل یاایہاالکافرون اور چوتھی میں قل ہو اللہ پڑھنا افضل ہے اور یہ کلمات انگلی سے نہ شمار کرے بلکہ دل سے یاد رکھے اور اگر احتیاط گننے کی ہو کنارہ انگلی سے گنے ابوداؤد میں روایت ہے

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تم یہ نماز پڑھو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ اگلے پچھلے پرانے اور نئے چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر بخش دے گا۔ اگر ہو سکے تو اس نماز کو ہر روز پڑھے اور نہیں تو ہر جمعہ کو ایک بار اور نہیں تو ہر مہینہ میں ایک بار نہیں تو ہر سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ساری عمر میں ایک بار ضرور پڑھنا چاہیئے۔ ہر مرد اور عورت کو خیال چاہیئے۔

نماز تحیۃ الوضو

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے خشوع دل سے یہ دو رکعت نماز بعد وضو کے قبل خشک ہونے اعضاء کے پڑھے اس کے لئے جنت ہوگی۔ یہ نماز مستحب ہے اور یہ دونوں رکعتیں ہلکی پڑھنا مستحب ہیں اور ان دونوں رکعتوں کی نیت مطلق نفل کی کرے۔

نماز تحیۃ المسجد

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو قبل بیٹھنے کے یہ دو رکعت نماز پڑھے اور بیٹھ گیا ہو تو اٹھ کے پڑھے اور اگر مسجد میں تمام دن میں کئی مرتبہ آئے تو ایک مرتبہ خواہ اوّل یا آخر نماز تحیۃ المسجد پڑھنا کافی ہے۔ اگر بسبب حدث یا خوف یا کراہت وقت یا ازدحام کے نماز تحیۃ المسجد پڑھنے پر قادر نہ ہو تو مستحب ہے کہ چار مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

بعض سلف سے منقول ہے کہ یہ کہنا برابر ہے دو رکعت کے
اور ظفر جلیل میں مرقوم ہے کہ مکہ میں بیت اللہ کا قائم مقام تحیۃ المسجد ہے۔

نماز اشراق

یہ نماز مستحب ہے دو رکعت ترمذیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت
کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو نماز صبح کو جماعت کے ساتھ
پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوا سورج کے نکلنے کے وقت تک بیٹھا رہے
اور طلوع آفتاب کے بعد دو رکعت نماز اشراق پڑھے تو اس کو ثواب حج اور
عمرہ کا پورا ملے گا۔ بعضے مشایخ وقت نماز اشراق کا آفتاب کے ایک یا دو
نیزے بلند ہونے سے دو ساعت تک ٹھہراتے ہیں۔

نمازِ چاشت

یہ نماز مستحب ہے اقل درجہ دو رکعت اور اکثر بارہ رکعت اور اس
کے درمیان میں جس قدر ہو سکے۔ فرمایا جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
بیٹھے مصلے پر بعد فراغت نماز صبح کے یہاں تک کہ پڑھے دو رکعت نماز چاشت
کی اور نہ بولے اس درمیان میں مگر اچھی بات بخشے جائینگے گناہ اس کے اگرچہ
ہوں کف دریا سے زائد مستحب ہے اگر دو رکعت پڑھے تو پہلی رکعت میں
والشمس اور دوسری میں واللیل اور تیسری میں والضحیٰ اور چوتھی میں الم نشرح
پڑھے اور یہ نماز مجرب ہے برکت رزق کے واسطے اور آدمی اس کو ہمیشہ

پڑھتے رہنے سے غنی ہو جاتا ہے اور سنت ہے کہ بعد نماز چاشت کے سو بار کہے۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي وَارْحَمْنِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ ٥

نماز فی الزوال

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت قبل نماز ظہر کے ایک سلام سے قبول ہوتی ہیں اور دروازے آسمان کے اس کے پہنچنے کے واسطے کھلتے ہیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے کہ یہ چار رکعتیں احتمال ہے کہ سوائے سنت موکدہ ظہر کے ہوں جو پڑھی جاتی ہیں۔ بعد ڈھلنے آفتاب کے اور ان کو صلوٰۃ فی الزوال کہتے ہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آٹھ رکعت پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ آٹھ رکعت برابر ہیں آٹھ رکعت تہجد کے۔

صلوٰۃ الاوابین

چھ رکعت نماز نفل بعد نماز مغرب کے مشائخ طریقت پڑھتے ہیں اور اس کو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں۔ شیخ ابن ہمام رضی اللہ عنہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت وہ لکھا جائے گا اوابین سے اور ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت اور اس کے ادا کے درمیان میں کوئی بات زبان سے نہ نکالے برابر ہوں گے ثواب میں بارہ برس کی عبادت کے۔

نماز عاشورہ

محرم کی دسویں تاریخ کو عاشورہ کہتے ہیں اس دن روزہ رکھنا مستحب ہے ترمذی نے روایت کی ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز عاشورہ کا کفارہ ہے کہ ایک سال گذشتہ کی سئیات کا اور یہ دن بہت متبرک ہے اسی دن نجات پائی حضرت موسیٰ اعلیٰ بنینا و علیہ السلام اور ان کی قوم نے اور غرق ہوا فرعون کا لشکر۔ جو اپنے اہل عیال پر اس دن فراخی رزق کرے گا ایک سال تک فراخی رزق میں رہے گا۔ جو شخص عاشورہ کے روز چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ الحمد ایک بار اور سورہ قل ہو اللہ پچاس بار اللہ تعالیٰ اس کے سو برس کے گناہ بخشدے گا اور بنائے گا اس کے واسطے ہزار منبر نور کے۔

نماز شب برات

شعبان کا مہینہ بڑی برکت کا ہے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوائے رمضان کے جس قدر کہ اس مہینہ میں روزہ رکھتے تھے کسی مہینہ میں اس قدر نہیں رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس مہینہ میں نیک عمل بندوں کے خداوند تعالیٰ کے حضور میں پیش کئے جاتے ہیں۔ میں دوست رکھتا ہوں کہ میرا عمل پیش ہو اس حالت میں کہ میں روزہ دار ہوں اس مہینہ کی پندرھویں شب کو شب برات کہتے ہیں۔ اس شب میں سال بھر کا حساب تیار

ہوتا ہے اور حضرت عزرائیل کو حکم ہوتا ہے کہ فلاں فلاں کی اس سال میں روح قبض کرنا اور شام سے صبح تک پروردگار عالم اس شب میں آسمان دنیا پر نزول اجلال فرما کے ندا فرماتا ہے" جو مغفرت چاہے اُسے بخشوں جو رزق چاہے رزق دوں جو گرفتار بلا ہو اُسے نجات دوں" اور جبرئیل علیہ السلام حکم پہنچاتے ہیں۔ پروردگار عالم بہشت کو کہ اس شب میں زینت کرے اور آراستہ ہو اس شب میں زیارت قبور مستحب ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس شب میں مقبرۂ بقیع میں تشریف لے گئے اور مسلمان مرد عورتوں کے واسطے مغفرت کی دعا کی۔ اور فرمایا آپ نے کہ اس شب کو زندہ کرو یعنی عبادت سے اور اس کی صبح یعنی پندرہ شعبان کو روزہ رکھو۔ اس شب میں اگر کوئی شخص بعد غسل اور ادائے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو کے آٹھ رکعت نماز نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں بعد سورۂ الحمد کے سورۂ انا انزلنا ایک بار اور سورۂ اخلاص پچیس بار پڑھے تمام گناہ اُس کے بخشے جائیں اور اپنے گناہوں سے وہ ایسا پاک ہو جاتے جیسے بچہ اپنی ماں سے پیدا ہوتا ہے۔ اور فرمایا حضرت رسول اللہ علیہ وسلم جو شخص پندرھویں شب شعبان کو چودہ رکعت نماز نفل پڑھے اور بعد سورۂ الحمد کے جو سورت چاہے پڑھے یا سورۂ اخلاص اور قل یا ایہا الکافرون اور معوذتین ہر رکعت میں یہ چاروں سورۃ پڑھے پھر آیت الکرسی ایک بار اور لقد جاکم رسول" آخر تک ایک بار پڑھے پھر بعد سلام کے دُعا مانگے قبول ہو۔

نماز کسوف

سورج گرہن کی نماز سنت ہے اور بعض کہتے ہیں واجب ہے ابوداؤد رحمتہ اللہ علیہ نے روایت کی قبیصہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نشانی ہے خدا کی ڈرانا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بندوں کو جب دیکھو اُسے نماز پڑھو اس نماز میں نہ اذان ہے نہ تکبیر ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ عیدگاہ یا جامع مسجد میں امام دو رکعت نماز نفل پڑھائے اور بہتر یہ ہے کہ قرأت دراز کرے تاکہ آفتاب روشن ہو جائے اور اگر چاہے قرأت ہلکی کرے اور بعد نماز کے باقی گہن کو دُعا میں صرف کرے قبلہ رُخ کھڑے یا بیٹھے یا قوم کی طرف منہ کر کے دعا کرے اور سب مقتدی آمین کہیں اس نماز میں جہر سے قرأت پڑھ سکتے ہیں۔ جیسا کہ صاحبین کا قول ہے۔

نماز خسوف

چاند گرہن کی نماز دو رکعت ہے چاہیئے کہ قرأت دراز کی جائے تاکہ روشن ہونے چاند کے اور اگر چاہیں قرأت کوتاہ کریں اور ذکر اور استغفار اور دُعا میں مصروف رہیں۔ قسطلانی نے ابن حبانؒ سے نقل کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز چاند گہن کی پڑھی اس نماز میں جماعت سے پڑھنا منقول نہیں ہوا فرداً فرداً علیحدہ علیحدہ نماز پڑھیں بعضوں نے لکھا ہے اگر جماعت اس نماز میں کی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سورج گہن اور

چاند گہن میں تصدق کرنا مستحب ہے۔ بخاری نے روایت کی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چاند اور سورج خدا کی نشانیاں ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے ان میں گہن نہیں لگتا ہے۔ جب تم گہن دیکھو دُعا کرو اللہ سے اس کے روشن ہونے کی اور تکبیر کہو اور نماز پڑھو اور خیرات کرو فقراء اور مساکین پر۔

نمازِ استسقاء

استسقاء نام ہے دُعا طلب باران اور استغفار اور تضرع کا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دُعا میں ہاتوں کو بلند کیا یہاں تک سفیدی آپ کی دونوں بغلوں کی ظاہر ہوئی اور کیفیت آپ کے ہاتھ اٹھانے کی یہ تھی کہ ہتیلیاں زمین کی طرف تھیں اور پشت ہتیلیاں آسمان کیطرف برعکس اس کے جو متعارف ہے اماہین کے نزدیک یہ نماز جماعت سے پڑھی جائے دو رکعت ہے اذان اور تکبیر کے بعد امام بآواز بلند قرأت کرے جیسے عید میں اور پہلی رکعت میں سبح اسم اور دوسری رکعت میں ھل اتاک پڑھی جائے اور سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ کا پڑھنا بھی آیا ہے اور بعد نماز کے امام لوگوں کے مقابل زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھے اور بعد خطبہ کے امام قبلہ رُخ کھڑے ہو کر دعا کرے اور لوگ قبلہ رُخ بیٹھے ہوتے آمین کہیں اور دعا کو دراز کرے یہاں تک کہ پانی برسے یا دوپہر ہو جائے پھر دوسرے روز نکلیں اور اگر پانی نہ برسے تو تیسرے روز اسی طرح آبادی سے نکل کر

نماز پڑھیں۔

وقت اس نماز کا بعض مشایخ نے وہ وقت لکھا ہے جو وقت نماز عید کا ہے۔

نماز استغفار

جب کوئی گناہ واقع ہو اُس کے بعد دو رکعت نماز استغفار مستحب ہے ترمذی نے روایت کی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ گناہ کرے پھر طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اچھی طرح پھر نماز پڑھے دو رکعت پھر مغفرت چاہے اللہ تعالیٰ سے تو پروردگار اُسے بخشتا ہے ان دونوں رکعتوں میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ پڑھنا بہتر ہے۔

رُباعی

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

صلوٰۃ الحاجۃ

یہ نماز چار رکعت ہے اور چاہے دو پڑھے اور بعض نے کہا ہے کہ بارہ رکعت ایک سلام سے پڑھے۔ ترمذی نے عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت کی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حاجت،

خلق سے خواہ وہ خدا سے متعلق ہو یا کسی بندہ سے علاقہ رکھتی ہو اس کو چاہیئے
کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اللہ کی تعریف کرے یعنی
سبحان اللہ وغیرہ پڑھ کے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجکر یہ پڑھے۔
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ
مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا
اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا دَیْنًا اِلَّا قَضَیْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً مِّنْ حَوَائِجِ
الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ھِیَ لَکَ رِضًی اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؕ

صلوٰۃ حلال مشکلات

حاجت مشکل بر آنے کے واسطے قول جمیل میں ہے چار رکعت نماز
پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ
کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ
ایک سو بار پڑھے اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے رَبِّ
اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو بار پڑھے اور تیسری
رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ
بِالْعِبَادِ ؕ سو بار کہے۔ اور چوتھی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سو بار
حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ؕ پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر ایک بار کہے۔
رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ؕ

صلوٰۃ استخارہ

استخارہ کے معنی نیکی چاہنا ہے جب کسی کو کوئی کام پیش آئے اور اس کا
بہت اہتمام ہو تو چاہیئے کہ طہارت کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے سوائے
وقت مکروہ کے جب چاہے پڑھے اور اگر چاہے تو دو رکعت سے زیادہ پڑھے
افضل درجہ دو رکعت ہیں۔ مستحب ہے کہ اول رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے
قل یاایہا الکٰفرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ پڑھے پھر بعد نماز کے حمد خداوند تعالیٰ
کی کہکر درود شریف پڑھے اور اسکے بعد یہ دعائے معظم پڑھے۔ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ
وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَ
لَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ
اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ
وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ
وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ
حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ بجائے ھٰذَا الْاَمْرَ کے اپنی حاجت کا نام لے جیسے سفر
وغیرہ اور چاہے دل میں خیال کرے اور کسی طرف دل میں خیال نہ لائے اور خواہش اپنی
کو خدا کے سپرد کر دے۔ پروردگار عالم اپنے فضل سے جو مضمون اس کے دل میں
ڈالے اس کا دل قرار پکڑ لے اس کے موافق کام کرے مجرب ہے۔ اور اگر دل میں کچھ القا
منجانب اللہ نہ ہو نماز کو بہ ترکیب مذکورہ پھر دوبارہ پڑھے یہاں تک امر خیر ظاہر
ہو سات مرتبہ تک تکرار نماز مذکور کا آیا ہے۔ اور حج وغیرہ جو امور

خیر کے ہوں اس میں استخارہ تعین وقت پر کرے کہ یہ کام کب کریں اور کیوں کر کریں ۔

استخارہ نکاح

جو شخص نکاح کے واسطے استخارہ کرنا چاہے تو منگنی کو پوشیدہ رکھے اور وضو اچھی طرح کرکے جس قدر ہو سکے نماز پڑھے ادنیٰ درجہ دو رکعت ہیں پھر تعریف کرے اللہ کی اور بزرگی سے یاد کرے پھر کہے اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنَّ فِیْ فُلَانَۃِ خَیْرًا لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ وَاِنْ کَانَ غَیْرُھَا خَیْرًا مِّنْھَا لِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَاٰخِرَتِیْ فَاقْدِرْھَا لِیْ بجائے لفظ فلانہ کے نام اس عورت کا جس سے ارادہ نکاح رکھتا ہو ۔

صلوٰۃ الاولیا

یہ نماز واسطے حصول مطلب کے اسم اعظم کا حکم رکھتی ہے جو کوئی شخص کوئی خاص مطلب رکھتا ہو اس کو چاہیئے کہ قبل نماز صبح کے دو رکعت نماز پڑھے ۔ اوّل رکعت میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک مرتبہ سورۂ کافرون اور دوسری میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور ایک بار قل ہو اللہ اور بعد سلام کے دس مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے اور پھر بعد اس کے یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ اَغِثْنَا ۔

صلوٰۃ الاسرار

حضرت غوث الثقلین محی الدین جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت الشہاب الدین

سہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ بعد نماز مغرب کے تنہائی کے مقام میں گوشہ میں یہ دو رکعت پڑھے۔ جب کسی شخص کو کوئی سخت کام اور ضروری مطلب پیش آئے اس نماز سے بہتر اسکی کوئی سپر نہیں ہے۔ چاہیئے کہ بحضور قلب اس نماز کو بہ ترکیب ذیل ادا کرے اللہ تعالیٰ اسکی دعا قبول فرمائے۔ مشائخ اپنے مریدوں کو خاص وقتوں میں اسکی اجازت دیتے ہیں مجرب ہے۔

نیت نماز نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ صَلٰوۃَ الْاَسْرَارِ تَقَرُّبًا اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی وَانْقِطَاعًا عَنِ الْغَیْرِ مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ؕ پہلی رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے سورۂ والضحیٰ واللیل گیارہ بار اور دوسری رکعت میں الم نشرح بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ بار پڑھے اور بعد سلام کے سجدے میں جائے اور سو مرتبہ کہے "ضعیفی بردر قوی" پھر اپنے داہنے رخسار کو مصلّے پر رکھکر سوبار پڑھے "نیازمندے بردرِ بے نیازی" پھر اسی طرح سے بائیں رخسار کو مصلّے پر رکھکر یہ سوبار پڑھے "حاجتمندے بردرِ حاجت روائی" اس کے بعد مصلّے کے گوشہ کو پلٹ کر سو مرتبہ کہے "نگردم باز تانہ کنی حاجتم روا" اور یہ کہتا ہوا قبلہ کی طرف گیارہ قدم چلے پھر سجدے میں جائے اور اپنا مدعائے دلی خدائے تعالیٰ کی بارگاہِ معلّی میں عرض کرے انشاء اللہ تعالیٰ بامراد اٹھے مجرب ہے۔

نماز افزونیٔ رزق

جس شخص کو تنگیٔ معاش نے تنگ کیا ہو اُس کو چاہیئے کہ اس نماز کو پڑھے مگر اس کی مداومت کرے انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد غنی ہو جائے ترکیب یہ کہ پنجشنبہ کو کچھ صدقہ دے اسکے بعد گوشۂ تنہائی میں دو رکعت نماز وسعت الرزق اسطرح

پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سو بار الہٰکم التکاثر پڑھے اور بعد سلام پھیرنے کے ستر مرتبہ یہ دعائے معظم پڑھے وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُہَا اِلَّا ھُوَ وَیَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُہَا وَ لَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ط اور سات دفعہ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ پڑھے اور ستر دفعہ یَا فَتَّاحُ یَا وَھَّابُ پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کی سب مشکلیں آسان ہوں گی

صلوٰۃ القرض

جس کو زیر باری قرض نے مجبور کیا ہو اس نماز کو پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ جلد نجات پائے۔ دو رکعت نماز صلوٰۃ القرض کی نیت کرے اور ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے تین مرتبہ الم نشرح اور چار بار اذا جاء اور سات بار اخلاص پڑھے جب دونوں رکعت تمام ہو جائیں بعد سلام کے ایکہزار مرتبہ اس دعائے معظم کو پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ثِقَلِ الدَّیْنِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ مراد کرے تو حاصل ہو۔

عابد۔ حضرت جی نمازوں کی ترکیبیں جو ارشاد ہوئیں وہ ہمارے لئے سرمایۂ دارین ہیں۔ اب امیدوار ہیں کہ کچھ دعائیں بھی بتلائی جائیں کہ وقت حاجت ہم کو ان سے نفع پہنچے۔

استاد :۔ (عابد) اگرچہ تم نے بہت ہی مناسب اور ضروری سوال کیا ہے لیکن بسبب طوالت اس کتاب کے گنجائش کم پاتے ہیں۔ لیکن اختصار کے طور پر دو منتخب اور چیدہ دعائیں لکھی جاتی ہیں جو علاوہ آسان ہونے کے بے انتہا مفید ہوں۔

تسبیح فاطمہ

ایک روز حضرت خاتون جنت فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ارادہ کیا کہ حضرت سے اپنی چکی پیسنے کی تکلیف بیان کر کے ایک لونڈی لاؤں کیونکہ آپ نے سُنا تھا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آج لونڈی غلام آئے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات نہ ہوئی۔ حضرت فاطمہؓ حضرت عائشہ صدیقہ سے یہ پیغام کہکر واپس تشریف لے آئیں۔ جب حضرتؐ تشریف لائے تب حضرت عائشہؓ نے پیغام پہنچایا اسی وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے فاطمہؓ رات کو سوتے وقت پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار۔ جو شخص کسی کام میں تھک جاتا ہو چاہئے کہ سوتے وقت بہ ترکیب مذکورہ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ مطلق ماندگی باقی نہ رہے۔

دعا شفائے مرض

جو شخص درد سے بے چین ہو اس کو چاہیے کہ اپنا ہاتھ درد کے مقام پر رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ دعا انشاء اللہ تعالیٰ اسی وقت شفا حاصل ہو جائے۔

دعا وقتِ خواب

اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ ترجمہ الٰہی میں نے اپنی جان تجھ کو سونپی اور منہ کو

وَجْهِیَ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ۔

تیرے سامنے کیا اور اپنا سب کام تیرے حوالہ کیا اور اپنی پیٹھ تیری طرف جھکائی تیرے خوف اور تیرے شوق سے تجھ سے نہ کوئی بھاگنے کی جگہ ہے نہ بچاؤ کا مکان مگر تیری طرف الٰہی میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تونے اُتاری تیرے پیغمبر پر ایمان لایا جسکو تونے بھیجا۔

یہ دعا سوتے وقت ہر شخص کو لازم ہے کہ ایک مرتبہ پڑھکر سوئے تاکہ دین اور دنیا میں بہبودی کا باعث ہو۔

دُعا بعد فراغ طعام دعوت

جو شخص کسی کے مکان پر دعوت میں کھانا کھائے تو چاہیئے کہ بعد کھانا کھانے کے یہ دُعا پڑھے تاکہ مہمان اور میزبان دونوں کو اللہ تعالیٰ برکت دے۔ اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہٗ سے یہ حدیث منقول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعوت میں تشریف لیجاتے تو یہ دُعا پڑھتے۔

دُعا کثرتِ عیال

واسطے کشائش رزق اور دفع غم کے جو کثرت عیال کے سبب سے ہو بعد نماز تہجد کے اس دعائے معظم کو ہزار مرتبہ پڑھے اول آخر درود شریف سو سو مرتبہ پڑھے دعا یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ اور درود شریف یہ ہے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ

دعا محفوظی شر اعدا

واسطے محفوظی شر اعدا کے بعد نماز تہجد کے درود شریف اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر سورہ لِاِیلٰف ایک سو گیارہ بار پڑھے۔

حاکم کو مہربان کرنے کی پہلی دعا

حاکم کے مہربان ہونے کے واسطے اس عمل سے بڑھ کر جو خاندان "قلندریہ" کا ہے کوئی عمل نہ ہوگا نہایت مجرب ہے تین روز تک ہر روز غسل کر کے ہزار دانہ گندم دھلے ہوئے پر ایک ایک بار پڑھکر دم کرے یَا رَحْمٰنُ کُلِّ شَیْءٍ وَّرَاحِمَهٗ اور تصور اس کی صورت کا رکھے اوّل آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے پھر ان گیہوں کے دانوں کو کورے مٹی کے برتن میں رکھ کر سرپوش سے منہ بند کر کے اور پاک پانی میں جوش دے کر کسی ویران کنوئیں میں مع برتن و سرپوش کے ڈال دیا کرے کیسا ہی حاکم ناراض ہو انشاءاللہ فوراً مہربان ہوگا۔

حاکم کو مہربان کرنیکی دوسری دعا

اکثر بزرگوں کے ملفوظات میں منقول ہے کہ واسطے مہربان ہونے حاکم کے اور واسطے محفوظ رہنے شر دشمنان کے ہر روز یہ دعا سات بار پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کر کے منہ پھیر لیا کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا حَنَّانُ اَلْاَمَانُ يَا مَنَّانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا دَيَّانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا سُبْحَانُ

الاَمَانِ مِنْ فِتْنَةِ الزَّمَانِ وَجَفَاءِ الْاِخْوَانِ وَشَرِّ الشَّیْطَانِ وَظُلْمِ السُّلْطَانِ بِفَضْلِكَ یَا رَحِیْمُ یَا رَحْمٰنُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

حاکم کے سامنے جانیکے وقت پڑھنے کی دعا

جب کوئی شخص کسی حاکم کے سامنے جائے تو چاہیئے کہ تین بار درود شریف پڑھ کر تین مرتبہ یَا بُدُّوحُ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے منہ پر ہاتھ پھیرے حاکم مہربان رہے۔

مقہوری اعداء کا عمل

قبل نماز فجر کے دو رکعت نماز پڑھے۔ اوّل رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے الم نشرح اور قل یاایہا الکافرون اور قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الم ترکیف اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الناس پڑھے اور بعد سلام پھیرنے کے ایک سو اکتالیس مرتبہ لاحول پڑھے۔

ہر بلا سے محفوظ رہنے کا حصار

یہ حصار مجرب بعد نماز عشاء کے پڑھ کر ہاتھوں پر دم کرکے تین بار ہاتھ بدن پر مارے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَوَالَیْنَا حِصَارًا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ

اَللّٰہِ قُفْلُوْ دَمِیْسَا دَکَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صد ہزار بار گردن و بر دوستان من
حصار با و مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بر من و بر دوستان من بار باد بستم دست وپائے
عقل و ہوش و چشم و گوش و زبان کسانیکہ در سجدہ ہفت ہزار عالم اند از آدمیان
و دیوان و پریان و ماران و کژدمان و شیران و ترسان و ناحقان و ناشکران
کسانیکہ مارا بدخواہ بند و بدگو یند و بد اندیشند۔ بِحُرْمَتِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
ہر دو کرم بنام مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِمَلَکِ وَ فِعْلِہٖ اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ
لَشَدِیْدٌ ہ وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِہِمْ مُّحِیْطٌ بَلْ ہُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ
مَّحْفُوْظٍ ہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَہُمْ
لَا یُبْصِرُوْنَ ہ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
اَجْمَعِیْنَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

وظیفہ

بستان ابی اللیث میں ہے کہ شب پنجشنبہ کو اول کچھ صدقہ دے بعدہ
گوشہ تنہائی میں دو رکعت نماز وسعۃ الرزق پڑھے ہر رکعت میں سورہ الہکم التکاثر
سو بار اور بعد سلام کے ستر بار اَللّٰہُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ
وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ پڑھے اگر اس نماز کو پڑھا کرے مشکلات
اس کی آسان ہوں اور غنی ہو جائے۔ ایضاً۔ شب جمعہ کو چار رکعت پڑھے ہر رکعت
میں ایک بار آیت الکرسی اور سو بار آیہ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ تا مُبِیْنٍ اور
بعد سلام کے سو بار آیہ مذکور پڑھے پھر سجدہ میں ایک ہزار بار یہ آیت

پڑھے لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ایضاً:۔ بعد نماز صبح کے پچیس بار سورۂ اِذَا جَاءَ پڑھنا کشائش رزق کرتا ہے۔ ایضاً۔ بعد نماز جمعہ کے سو بار سورۂ اخلاص اور سو بار درود شریف اور ستر بار دعا اَللّٰهُمَّ اکْفِنِیْ تا سِوَاکَ پڑھے غنی ہو جائے۔

وظیفہ ادائے قرض

چہار شنبہ کو روزہ رکھے اور بعد نماز صبح یا ظہر کے سورۂ فاتحہ ایک سو چالیس بار پڑھے۔ اس کی مداومت سے قرض ادا ہو جائے۔

وظیفہ ذکاوت ذہن

کھانا کھانے کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لیا کرے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط یَا مَنْ فِیْ عُلُوِّہٖ لَا یُنَالُ یَا مَنْ ھُوَ فِیْ عِلْمِہٖ مُحِیْطٌ یَا مَنْ ھُوَ فِیْ عِزَّتِہٖ لَطِیْفٌ یَا مَنْ ھُوَ فِیْ لُطْفِہٖ شَرِیْفٌ یَا مَنْ ھُوَ فِیْ مَجْدِہٖ مُنِیْرٌ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ط

وظیفہ برائے حصار

بعد نماز عشاء کے تین بار آیت الکرسی پڑھ کر دونوں ہاتھوں پر دم کرے اور سر سے پیر تک ہاتھ پھیر کر تین بار دستک دے یعنی بر ہم مارے۔

ایضاً:۔ تین بار آیۃ الکرسی پڑھ کر جس کی طرف دم کرے محفوظ رہے۔

وظیفہ برائے مفرور

اگر کوئی آدمی گم ہو گیا ہو تو ایک کاغذ پر شیخ فرید شکر گنج لکھ کر پتھر کے نیچے دبائے جب گم گشتہ پلٹ آئے پھر اسی پتھر کے ہم وزن شیرینی پر فاتحہ شیخ فرید شکر گنج کی دے اور بچوں کو تقسیم کر دے۔

وظیفہ برائے رفع ہر مشکل

قبل نماز وتر کے رو بہ قبلہ سر برہنہ بیٹھ کر ایک سو بار اللّٰھم صل علی محمد ن النبی الامی اور سات سو اٹھاسی بار بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر سو بار وہی درود شریف پڑھ کر کھڑا ہو۔ ایک ہزار چار سو بار وہّاب پڑھے پھر بیٹھ کر ایک ہزار بار یا رب پڑھے چالیس روز تک جس مطلب کو پڑھے بر آئے۔

ایضاً:۔ بعد نماز مغرب کے دس بار آیت قطب پڑھ کر دعا کرے حاجت بر آئے ایک ہفتہ میں ورنہ ناغہ کر کے پھر شروع کرے۔ ایضاً۔ سات روز تک اس دعا کو لکھ کر آب رواں میں ڈال دیا کرے اگر ایسا مقام میسر آئے کہ پانی قبلہ کی طرف جاری ہو تو بہت خوب ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم بسم اللہ الملک الحق المبین ط من العبد الذلیل الی ربی الجلیل رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین ط

پہلی مناجات

یہ مناجات بعد نماز صبح اور تلاوت قرآن مجید کے بعد ہر مسلمان کو پڑھنا چاہیئے سریع التاثیر ہونے کے علاوہ جامع مطالب دارین ہے۔

فضل کر یارب محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے
سید کونین شاہ انبیا کے واسطے

یا الٰہ العالمین یہ عرض ہو میری قبول
استجب ہذا دُعائے مصطفےٰ کے واسطے

دور کر رنجِ دلی ہے سخت مجھکو بیکلی
اس شہ صدیق اکبرؓ باصفا کے واسطے

فضل کے ہاتھوں سے مجھکو ہو مقصد کھلا
اس عمر فاروقؓ عادل بیریا کے واسطے

دو جہاں میں حضرت عثمان کی رو سے مجھے
مت خجل کیجو تو اس صاحب حیا کے واسطے

بارگاہ عالی میں تیری ہے میری التجا
ہووے حل مشکل مری مشکلکشا کے واسطے

بلبل باغ مدینہ قرۃ العین رسول
یعنی بی بی فاطمہؓ خیر النسا کے واسطے

دے خوشی دل کو میرے سرسبز کر نخل مراد
اس جگر خستہ حسنؓ صاحب لوا کے واسطے

ہر طرف سے فوج غم نے آکے گھیرا ہے مجھے
دے پناہ یارب شہید کربلاؓ کے واسطے

کون تجھ بن داد اس عاجز کی دیوے اے خدا
ہو تو فریاد رس زین العباؓ کے واسطے

میں بہت حیران ہوں کر رحم کی مجھ پر نظر
باقرؓ و جعفرؓ علی موسیٰ رضا کے واسطے

موسیٰؓ و کاظمؓ تقی و یا نقیؓ و عسکریؓ
اور امام مہدیؓ آخر زماں کے واسطے

یا الٰہی سب اٹھا لے دردِ اندوہ کے بوجھ
غوث الاعظمؓ پیر و مرشد رہنما کے واسطے

ہوں میں مجرم کانپتا ہے خوف سے سارا بدن
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے دعا کے واسطے

کر دو اب میری شفاعت یا نبیؐ بہر خدا
اے خدا تو بخش عصیاں مصطفےٰ کے واسطے

دوسری مناجات

اے خدا صدقہ کبریائی کا — صدقہ اس نور مصطفائی کا
سیدھے رستے چلائیو ہم کو — پیچ و خم سے بچائیو ہم کو
مرتے دم غیب سے مدد کیجو — ساتھ ایمان کے اٹھا لیجو
جب دم واپسیں ہو یا اللہ — لب پہ ہو لا الٰہ الا اللہ
دین و دنیا کی آبرو دیجو — دونوں عالم میں سرخرو کیجو
کینہ دھو مومنوں کے سینہ سے — سینے ہو جائیں پاک کینہ سے
سب کو اک راہ حق دکھا یارب — دور ہو اختلاف بے جا سب
دین ہو دین احمدی کل کا — ہو طریقہ محمدی کل کا
ہے خدا تو بڑا سمیع و مجیب — بے مرادوں کو کر مراد نصیب
کل مریضوں کو تندرستی دے — ناتواں کے تن میں چستی دے
بے وطن کو وطن میں پہنچا دے — قید سے قیدیوں کو چھڑوا دے
کر غریبوں کی تنگدستی دور — تنگدستوں سے فاقہ مستی دور
رکھتے کثرت سے ہیں جو اہل و عیال — کر عطا ان کو حسب حاجت مال
جو ہیں مظلوم ان کی سن فریاد — اور کر غمزدوں کے دل کو شاد
لے خبر بے کسوں غریبوں کی — مشکلیں کھول کم نصیبوں کی

نہ رہے کوئی خستہ دل غمگین
سب کی پوری مراد ہو آمین

جمعہ کا پہلا خطبہ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير
الشان جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر جليل البرهان
فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران ، جميل
الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء عميم الاحسان ، سريع
الحساب شديد العقاب اليم العذاب عزيز السلطان ، ونشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له في الخلق والامر ، ونشهد
ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى الاسود و
الاحمر ، المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر ، وصلى الله عليه
وعلى آله واصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء وخيار الخلائق
بعد الانبياء اما بعد فيا ايها الناس وحدوا الله فان التوحيد
راس الطاعات ، واتقوا الله فان تقوى ملاك الحسنات وعليكم
بالسنة فان السنة تهدي الى الطاعة ، ومن
اطاع الله ورسوله فقد رشد واهتدى ، واياكم والبدعة
فان البدعة تهدي الى المعصية ، ومن يعص الله ورسوله
فقد ضل وغوى ، وعليكم بالصدق فان الصدق ي
ينجي والكذب يهلك ، وعليكم بالاحسان فان الله يحب

الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ط
وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ اَلَا وَاِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ
حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِى الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا
عَلَيْهِ ط فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ط وَادْعُوْهُ فَاِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبٌ
الدَّاعِيْنَ وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُبَشِّرْكُمْ بِاَمْرَالِ وَّبَنِيْنَ ۝ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ بَارَكَ
اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِى الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ ۝ وَنَفَعَنَا وَاِيَّاكُمْ بِالْاٰيٰتِ
وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ
فَاسْتَغْفِرُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ط

جامع ترمذی شریف میں ہے کہ بمقدار تین آیت پڑھنے کے منبر پر چپکا
بیٹھے اور دُعا نہ مانگے اور بعد اس کے دوسرا خطبہ پڑھے۔

جمعہ کا دوسرا خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ
وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا

مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ٭ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ٭ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ٭ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى ٭ وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ اِبْرَاهِيْمَ ٭ وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ٭ وَاَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ ٭ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ٭ وَخَيْرَ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُهَا ٭ وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ٭ وَاَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَآءِ ٭ وَاَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى ٭ وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ ٭ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَاْتِي الصَّلٰوةَ اِلَّا دُبُرًا ٭ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا هَجْرًا وَاَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ ٭ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى ٭ وَخَيْرُ مَا وُقِرَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ ٭ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ٭ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ٭ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَآءِ جَهَنَّمَ ٭ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ ٭ وَالشِّعْرُ مِنْ مَّزَامِيْرِ اِبْلِيْسَ ٭ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَآءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ ٭ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا وَشَرُّ الْمَاْكَلِ مَالُ الْيَتِيْمِ ٭ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ ٭ وَاِنَّمَا يَصِيْرُ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَوْضِعِ

أربعة أذرع، وملاك العمل خواتمه، وسباب المؤمن فسوق، وقتاله
كفر، وأكل لحمه من معصية الله، وحرمة ماله كحرمة دمه، ومن
يتأل على الله يكذبه، وشرّ الرّوايا روايا الكذب، ومن
يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرزية يعوضه
الله، ومن يستغفر الله يغفر له، ومن يستحق يحقه الله
قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم أرحم أمتي بأمتي أبوبكر
وأشدهم في أمر الله عمر، وأحياهم عثمان، وأقضاهم علي
وسيدا شباب أهل الجنة الحسن والحسين، وسيدة نساء
أهل الجنة فاطمة، وسيد الشهداء حمزة، اللهم اغفر
للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنبا، الله الله
في أصحابي لا تتخذوهم من بعدي غرضا، من أحبهم فبحبي
أحبهم ومن أبغضهم فببغضي أبغضهم، وخير القرون قرني
ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم، والسلطان ظل الله في الأرض
من أكرمه أكرمه الله، ومن أهانه أهانه الله، اللهم اغفر
لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان ولا تجعل في قلوبنا غلا
للذين آمنوا ربنا إنك رءوف رحيم، اللهم انصر من
نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم، واخذل من خذل دين محمد
صلى الله عليه وسلم، عباد الله رحمكم الله، إن الله يأمر
بالعدل والإحسان وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء

الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ ط يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ط اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ ؕ

جمعہ کا پہلا مختصر خطبہ

خطبۂ مختصر روز جمعہ موافق روایت فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ حَيًّا قَيُّوْمًا عَالِمًا قَدِيْرًا مُدَبِّرًا سَمِيْعًا بَصِيْرًا ؕ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَاَكْبِرْهُ تَكْبِيْرًا ؕ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ؕ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ؕ اَمَّا بَعْدُ فَيَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوْا اِلٰى مَعَالِمِكُمْ وَاِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوْا اِلٰى نِهَايَتِكُمْ ؕ فَاِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ ؕ بَيْنَ اَجَلٍ قَدْ مَضٰى لَا يَدْرِیْ مَا اللّٰهُ صَانِعٌ بِهٖ ؕ وَبَيْنَ اَجَلٍ قَدْ بَقِیَ لَا يَدْرِیْ مَا اللّٰهُ قَاضٍ بِهٖ ؕ فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهٖ لِنَفْسِهٖ ؕ وَمِنْ حَيَاتِهٖ لِمَوْتِهٖ ؕ وَمِنْ شَبَابِهٖ لِكِبَرِهٖ ؕ وَمِنْ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ ؕ فَاِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ وَاَنْتُمْ خُلِقْتُمْ لِلْاٰخِرَةِ ط فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ

مُسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ اِلَّا الْجَنَّةُ اَوِ النَّارُ ؛ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؛ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ط اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ط اَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ اَجْمَعِيْنَ ط

جمعہ کا دوسرا مختصر خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ؛ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؛ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ ط وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ ط وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ خُصُوْصًا عَلٰى خَيْرِ الْبَشَرِ بَعْدَ الْاَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْقِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ؛ وَعَلٰى مُزَيِّنِ الْمِنْبَرِ وَالْمِحْرَابِ ط اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

وعلى كامل الحياء والايمان امير المومنين عثمان بن عفان
رضی الله تعالی عنه . وعلى مظهر العجائب امير المومنين على
ابن ابی طالب کرم الله وجهه . وعلى الامامين الهمامين السعيدين
الشهيدين ابی محمد الحسن وابی عبد الله الحسين رضی الله تعالی
عنهما . وعلى امهما سيدة النساء فاطمة الزهراء رضی الله عنها
وعلى عميه المكرمين بين الناس ابی عمارة حمزة وابی
الفضل العباس رضی الله تعالی عنهما وعلى الستة الباقية
من العشرة المبشرة وسائر المهاجرين والانصار والتابعين
الابرار الاخيار الى يوم القرار رضوان الله تعالی عليهم اجمعين
اللهم اغفرلی ولوالدی ولجميع المومنين والمومنات والمسلمين
والمسلمات انك سميع مجيب الدعوات . اللهم ايد المسلمين
بالامام العادل والخير والطاعات واتباع سنن سيد الموجودات
اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا
منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم ولا
تجعلنا منهم عباد الله رحمكم الله ان الله يأمر بالعدل
والاحسان وايتاء ذى القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر
والبغى يعظكم لعلكم تذكرون اذكروا الله يذكركم وادعوه
يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واعز واجل و
اهم واتم واكبر

جمعہ کا پہلا خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھْتَدِیَ لَوْلَا اَنْ
ھَدَانَا اللّٰہُ ۔ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ
وَسَلَّمَ ۔ اَمَّا بَعْدُ ! یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ وَاخْشَوْا یَوْمًا لَّا یَجْزِیْ
وَالِدٌ عَنْ وَّلَدِہٖ ۔ وَلَا مَوْلُوْدٌ ھُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا ۔ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ
حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۔ یٰٓ
اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
جَمِیْعًا ۔ اِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ کَرِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ
رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ بمقدار تین آیتوں کے چپکا بیٹھے اور پھر کھڑا ہو کے خطبہ پڑھے۔

جمعہ کا دوسرا خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ
وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ
اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ ۔ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

خُصُوصًا عَلٰی اَوَّلِ الصَّحَابَۃِ وَاَفْضَلِھِمْ بِالتَّحْقِیْقِ ط اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی اَوْرَعِ الْاَصْحَابِ اَمِیْرِ
الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلٰی اَکْمَلِ الْحَیَاءِ
وَالْاِیْمَانِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ
وَعَلٰی اَسَدِ اللّٰہِ الْغَالِبِ ط اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ط
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ؞ وَعَلَی الْاِمَامَیْنِ الْھُمَامَیْنِ السَّعِیْدَیْنِ
الشَّھِیْدَیْنِ ط اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ
الْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط وَعَلٰی اُمِّھِمَا سَیِّدَۃِ النِّسَاءِ فَاطِمَۃَ
الزَّھْرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط وَعَلٰی عَمَّیْہِ الشَّرِیْفَیْنِ بَیْنَ النَّاسِ
حَمْزَۃَ وَالْعَبَّاسِ ط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ط وَعَلٰی سَائِرِ الصَّحَابَۃِ
وَالتَّابِعِیْنَ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ط بِرَحْمَتِکَ
یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ؞ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ
الدَّعَوَاتِ ؞ اَللّٰھُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْھُمْ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِیْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْھُمْ ؞ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ
اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ الْعَلِیَّ
الْعَظِیْمَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی

أَعْلَىٰ وَأَوْلَىٰ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَكْبَرُ ۞

جمعۃ الوداع کا پہلا خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ زَیَّنَ السَّمَآءَ بِالْکَوَاکِبِ ۞ وَزَیَّنَ الْمَلٰئِکَةَ بِجِبْرِیْلَ وَزَیَّنَ الْاَنْبِیَاءَ بِمُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۞ وَزَیَّنَ الْجَنَّةَ بِالْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ وَزَیَّنَ الْقِبْلَةَ بِالْکَعْبَةِ الشَّرِیْفَةِ ۞ وَزَیَّنَ الْکُتُبَ بِالْقُرْاٰنِ وَزَیَّنَ الْقُرْاٰنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَزَیَّنَ الْاَیَّامَ بِیَوْمِ الْجُمُعَةِ ۞ وَزَیَّنَ اللَّیَالِیْ بِلَیْلَةِ الْقَدْرِ الَّتِیْ هِیَ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۞ وَزَیَّنَ الشُّهُوْرَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ شَهَادَةً یَنَالُ بِهَا الشَّاهِدُ دَارَ الرِّضْوَانِ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِیْ دَعَا الْخَلْقَ اِلَی التَّوْحِیْدِ وَالْاِیْمَانِ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ مَا طَلَعَ النَّیِّرَانِ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ فِی الْبَوَادِیْ وَالْعُمْرَانِ ۞ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ مَضٰی اَکْثَرُ شَهْرِ رَمَضَانَ کَمَا سَیَمْضِیْ بَقِیَّةُ الزَّمَانِ ط فَمَرْحَبًا لِلسَّابِقِیْنَ حِلْیَةَ الرِّهَانِ ۞ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۞ شَهْرٌ قِیَامُ لَیْلِهٖ رَحْمَةٌ وَّرِضْوَانٌ ۞ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ یَا شَهْرَ رَمَضَانَ ۞ شَهْرٌ قَالَ

فِيهِ حَبِيبُ الرَّحْمٰنِ۔ مَنْ صَامَهُ وَقَامَ فِيهِ اِيمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ
مَا تَقَدَّمَ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْعِصْيَانِ۔ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
شَهْرٌ فِيهِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ۔ فَرْحَتُهُ عِنْدَ لِقَاءِ الرَّحْمٰنِ اَلْوَدَاعُ
اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ لِكُلِّ طَاعَةٍ جَزَاءٌ اَجْرُهُ بِهِ يَجْزِي الرَّبُّ
الْمَنَّانُ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ شَهْرٌ تُفْتَحُ فِيهِ اَبْوَابُ
الْجِنَانِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ شَهْرٌ تُغْلَقُ فِيهِ اَبْوَابُ
النِّيرَانِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ شَهْرٌ تُسَلْسَلُ فِيهِ
مَرَدَةٌ مِنَ الْجِنِّ وَالشَّيْطَانِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
شَهْرٌ تُزَخْرَفُ لَهُ الْجَنَّةُ مِنْ رَاْسِ حَوْلٍ اِلٰى حَوْلٍ قَابِلٍ فِي
كُلِّ عَامٍ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ بِالْعِبَادَةِ وَالْقِيَامِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ
وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَجَدَهُ اَهْلُ
الْاِيقَانِ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ شَهْرٌ اَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَّ
اَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَّ اٰخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النِّيرَانِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ رَمَضَانَ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوبِ الْفِرَاقُ
الْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوبِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيحِ
وَالتَّسَابِيحِ۔ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَهْرَ الْقَنَادِيلِ وَالْمَصَابِيحِ۔ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الْمَعَاصِي وَالسَّيِّئَاتِ۔ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَهْرًا تُضَاعَفُ
الْبِرِّ وَالْحَسَنَاتِ۔ اَلْوَدَاعُ اَلْوَدَاعُ يَا شَاهِدًا لِّلصَّائِمِينَ عِنْدَ رَبِّ

الْعَامِلِيْنَ ؞ اَلْفِرَاقُ يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ الْخَالِقِيْنَ
فِيْ يَوْمِ الدِّيْنِ ؞ يَا لَيْتَ شِعْرِيْ مَنْ خَسِرَ فِيْهِ بِالطَّرْدِ وَيَا مَنْ اُدْنِيَ
بِمَرَاتِبِ الرَّحْمٰنِ ؞ اَيُّهَا الْمُفَرِّطُوْنَ فِيْ طَاعَةِ الْمَنَّانِ اغْتَنِمُوا الْفُرْصَةَ
وَسَابِقُوْا بِالْخَيْرَاتِ ؞ فَهَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ؞ اَعِدُّوا
الزَّادَ لِيَوْمِ الْمَعَادِ ؞ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَبِالْمِرْصَادِ ؞ وَعَلَيْكُمْ بِتَقْوَى
اللّٰهِ وَاِحْيَاءِ بَقِيَّةِ الشَّهْرِ بِالْاِعْتِكَافِ وَالْقِيَامِ فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ سُنَنِ
سَيِّدِ الْاَنَامِ ؞ كَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ
الْاَوَاخِرُ اَحْيٰى لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ وَشَمَّرَ عَنْ سَاقِ الْجِدِّ وَ
شَدَّ الْمِئْزَرَ ؞ هٰذَا وَهُوَ الْمَغْفُوْرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا
تَاَخَّرَ ؞ فَمَا اَحْوَجَنَا اَنْ نَلْتَمِسَ بَرَكَاتِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنَدَعَ التَّوَانِيَ
وَالْمَنَامَ ؞ وَمَا اَخَصَّنَا بِالْمُبَادَرَةِ اِلَى الْعِبَادَاتِ وَالْمُجَاهَدَاتِ ؞ وَ
حُسْنِ الصِّيَامِ وَالْقِيَامِ ؞ يَا عَجَبًا لِلْفَقِيْرِ كَيْفَ لَا يَغْتَنِمُ نَفَائِسَ
الْاِنْعَامِ يَا عَجَبًا لِلْمُذْنِبِ كَيْفَ لَا يَكْتَسِبُ الْمَغْفِرَةَ فِيْ هٰذِهِ اللَّيَالِيْ
وَالْاَيَّامِ ؞ يَا اَسَفَاهُ عَلٰى مَنْ فَوَّتَ حَظَّهُ مِنْ نَفَحَاتِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ
وَوَاحَسْرَتَاهُ عَلٰى مَنْ قَطَعَ نَفْسَهُ فِيْ هٰذِهِ الْاَوْقَاتِ الْكِرَامِ عَنْ بَابِ
ذِي الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؞ وَاخَيْبَتَاهُ لِمُتَسَوِّفٍ اِذَا تَيَقَّظَ مِنْ سِنَةِ
الْغَفْلَةِ بَعْدَ انْقِضَاءِ هٰذِهِ الْاَيَّامِ ؞ اَيَتَحَقَّقُ لِلْمَغْرُوْرِ اَنَّهُ
يَحْيٰى وَيُدْرِكُ مِثْلَ هٰذِهِ الْاَيَّامِ ؞ اَمَا يَخْشَى الْمِسْكِيْنُ اَنْ
يُدْرِكَهُ الْاَجَلُ وَيَبْغَتَهُ الْحِمَامُ ؞ اَمَا يَخَافُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْ

الدُّنْيَا مُفْلِسًا لَمْ يَبْلُغِ الْمَرَامَ ۞ إِنَّ أَحْسَنَ الْكَلَامِ وَ أَبْلَغَ النِّظَامِ
كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ۞ قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى
أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۞ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ
إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ أَنِيْبُوْا إِلٰى رَبِّكُمْ وَ أَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ
أَنْ يَّأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ أَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا
وَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَ لَكُمْ وَ لِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ
الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ؕ

جمعۃ الوداع کا دوسرا خطبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُدَبِّرِ الْأُمُوْرِ ۞ وَ خَالِقِ الظُّلَمِ وَ النُّوْرِ ۞ وَ جَاعِلِ الظِّلِّ
وَ الْحَرُوْرِ ۞ وَ بَاعِثِ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۞ أَحْمَدُهٗ خَاضِعًا لِجَلَالِهٖ ۞ وَ
أَشْكُرُهٗ مُسْتَزِيْدًا مِّنْ نَّوَالِهٖ ۞ وَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ لَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ ۞ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ وَ مُجْتَبَاهُ ۞ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ عَلٰى مَنْ
نَصَرَ دِيْنَهٗ وَ حَمَاهُ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ الْحَبِيْبِ الْمَحْبُوْبِ
وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهِ الْمُنْعَمِ عَلَيْهِمْ بِصَفَاءِ الْقُلُوْبِ ۞ أَمَّا بَعْدُ أُوْصِيْ
نَفْسِيْ وَ إِيَّاكُمْ عِبَادَ اللّٰهِ وَ إِيَّايَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فَإِنَّهَا الْمَذْهَبُ الْأَعْلٰى وَ
الْمَشْرَبُ الْأَعْذَبُ الْأَهْنٰى قَالَ نَبِيُّنَا الْمُرْشِدُ الْجَلِيْلُ ۞ عَلَيْهِ

الصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ فِی کُلِّ بُکْرَۃٍ وَّ اَصِیْلٍ کُنْ فِی الدُّنْیَا کَاَنَّکَ غَرِیْبٌ اَوْعَابِرُ سَبِیْلٍ ۔ فَلَازِمُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَطَاعَتَہٗ کُلَّ حِیْنٍ ۔ مُتَّصِفِیْنَ بِالتَّقْوٰی فَاِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ۔ وَصَلُّوْا وَسَلِّمُوْا مِنْ عَظَمَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی بِقَوْلِہٖ تَعْظِیْمًا ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ فَامْتَثِلُوْا اَمْرَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْعَظِیْمِ ۔ قَائِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الْھُدٰی وَالتَّکْرِیْمِ ۔ وَعَلٰی جَمِیْعِ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اِلَی الْاَکَامِلِ صَلٰوۃً فَاتِحَۃً بِالرِّضٰی فِی الْبُکْرِ وَالْاَصَائِلِ ۔ خُصُوْصًا عَلٰی اَفْضَلِ الصَّحَابَۃِ بِالتَّحْقِیْقِ الْکَوَاکِبُ الزَّاھِرِ بِاَنْوَارِ التَّصْدِیْقِ ۔ الْمُسَمّٰی بِعَبْدِ اللّٰہِ وَالْمُلَقَّبِ بِالْعَتِیْقِ الْخَلِیْفَۃِ الْاَکْمَلِ اِمَامِ الرَّاشِدِیْنَ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ۔ وَعَلَی الْمُؤَیَّدِ بِدَعْوَۃِ الصَّادِقِ الْمَصْدُوْقِ ۔ اَلْمُنْفِذِ لِلْحُدُوْدِ وَالْحُقُوْقِ الْاِمَامِ الْھُمَامِ الْمُتَفَوِّقِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلَی الْاِمَامِ الْقَانِتِ الْفَائِزِ بِسُعُوْدِ الدَّارَیْنِ ۔ اَشْھَرِ فَضْلِہٖ بَیْنَ الثَّقَلَیْنِ اَفْضَلِ الصَّحَابَۃِ بَعْدَ الشَّیْخَیْنِ الْاَکْبَرَیْنِ ۔ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَبِیْ عَمْرٍو عُثْمَانَ ذِی النُّوْرَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَعَلَی الْاِمَامِ الرَّافِلِ فِیْ جِلْبَابِ الْکَمَالِ ۔ رَابِعِ الْخُلَفَآءِ وَاجِلِّ نُجَبَاءِ لِاٰلِ ۔ الَّذِیْ کَنَّاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ تُرَابٍ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ نِ الْمُجْتَبٰی حَیْدَرِ الْاَنْجَابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ

وَعَلَى الرَّيْحَانَتَيْنِ لِسَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ النَّيِّرَيْنِ الْأَزْهَرَيْنِ الْإِمَامَيْنِ
الْأَسْعَدَيْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهُمَا وَعَلَى أُمِّهِمَا بَارِعَةِ الْفَضْلِ الْعَظِيمِ الْبَتُولِ الزَّهْرَاءِ فَاطِمَةَ
بِضْعَةِ النَّبِيِّ الْكَرِيمِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَلَى الْعَمَّيْنِ
الْمُتَوَّجَيْنِ بِتَاجِ الْقُرْبِ وَالْاِسْتِئْنَاسِ أَبِي عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَأَبِي
الْخُلَفَاءِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى بَقِيَّةِ الْعَشَرَةِ الَّذِينَ
بَايَعُوا تَحْتَ الشَّجَرَةِ طَلْحَةَ الْفَيَّاضِ وَالْحَوَارِيِّ الزُّبَيْرِ وَسَعْدِ بْنِ
الْهُدَى وَسَعِيدِ بْنِ الْخَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزَّكِيِّ الشَّاكِرِ وَأَبِي عُبَيْدَةَ
الزَّاهِدِ الزَّاهِرِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَزْوَاجِ وَ
أَهْلِ الْبَيْتِ الْمُطَهَّرِينَ وَسَائِرِ الْأَصْحَابِ وَمُتَّبِعِيهِمْ بِإِحْسَانٍ
إِلَى يَوْمِ الدِّينِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدِينَا
وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَعِزَّ الْإِسْلَامَ وَأَنْصَارَهُ
وَأَذِلَّ الشِّرْكَ وَأَشْرَارَهُ وَوَفِّقِ اللّٰهُمَّ سُلْطَانَ الْعَهْدِ بِسِيرَةِ
الْعَدْلِ الْمَرْضِيَّةِ فِي كُلِّ بُكْرَةٍ وَعَشِيَّةٍ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ
الْمُتَّقِينَ الْمُفْلِحِينَ الْمُؤْتَمِرِينَ بِقَوْلِكَ الْمُبِينِ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ
الْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ اُذْكُرُوا اللهَ الْعَظِيمَ
يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا النِّعْمَةَ يَزِدْكُمْ وَلَذِكْرُ اللهِ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْلَى
وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَهَمُّ وَأَتَمُّ وَأَكْبَرُ

عید الفطر کا پہلا خطبہ

پہلے منبر پر کھڑے ہو کے نو بار تکبیر آہستہ کہے پھر خطبہ عید الفطر شروع کرے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّیَّانِ ؕ ذِی الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ
ذِی الْکَرَمِ وَالْمَغْفِرَۃِ وَالْاِمْتِنَانِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعَزَّنَا بِشَهْرِ رَمَضَانَ
شَهْرٌ اُنْزِلَ فِیْهِ الرَّحْمَۃُ وَالْغُفْرَانُ ؕ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَۃٌ هِیَ خَیْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ فِیْهَا کَانَ نُزُوْلُ الْقُرْاٰنِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ وَفَّقَنَا فِیْهِ
لِقِرَاءَۃِ الْقُرْاٰنِ ؕ وَیَسَّرَ عَلَیْنَا اَدَاءَ الصِّیَامِ وَالْقِیَامِ بِحُسْنِ الْاِمْکَانِ
وَسَهَّلَ لَنَا التَّرَاوِیْحَ وَالتَّسَابِیْحَ فَبِالْلّٰہِ مِنَ الْاِمْتِنَانِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
الَّذِیْ وَعَدَ الصَّائِمِیْنَ بَابًا مِّنْ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ یُسَمّٰی بَابَ الرَّیَّانِ
وَاَعَدَّ لَهُمْ مَا لَمْ یَخْطُرْ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ مِّنَ النَّعِیْمِ وَالْاَلْوَانِ ؕ وَ
جَعَلَ خُلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِیْنَ اَطْیَبَ عِنْدَهٗ تَعَالٰی مِنَ الْمِسْکِ
وَالزَّعْفَرَانِ ؕ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ صِیَامَ رَمَضَانَ کَفَّارَۃً لِلسَّیِّئَاتِ

وعتقًا من النيران واكرام الصائمين بفرحتين فرحة عند
الافطار وفرحة عند لقاء الرحمن ؛ فقال الصوم لي وانا اجزي
به فيا له من علو المكان ؛ الله اكبر الله اكبر الله اكبر لا اله الا
الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ؛ نحمده وهو المحمود في
كل مكان ونشكره وهو المشكور بكل لسان ؛ ونستعينه في كل ما
يهمنا من امور المعاش وامور الاديان ؛ ونستغفره من كل
ما افرطنا من الخطايا والعصيان ؛ الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله
والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ؛ واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له شهادة ينال بها الشاهد دار الرضوان
وينجو بها من النيران ؛ ويرضى من بيده ملكوت كل شيء المهيمن
الديان ؛ الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر
الله اكبر ولله الحمد واشهد ان سيدنا ومولينا محمدا عبده
ورسوله الذي ارسل حين شاع الكفر في البلدان فدعا الخلق
الى التوحيد والايمان ؛ وابطل الشرك وحبائل الشيطان ؛
الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد
اللهم صل وسلم على هذا النبي الكريم سيدنا ونبينا محمد
واله وصحبه ما لمع القمران وتعاقب الملوان في السوادي و
العمران ؛ ايها الناس اتقوا الله فانما التقوى اساس الحسنات
وخلاصة الاعمال ؛ واعبدوا الله فان العبادة دافعة للسيئات

وَنَاهِيَةٌ عَنِ الْفَسَادِ وَالضَّلَالِ ۞ هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ
الصِّيَامِ ۞ وَهَلْ اَدْرَكْتُمْ لِمَاذَا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ فِيْ هٰذِهِ
الْاَيَّامِ ۞ وَهَلْ دَرَيْتُمْ اَنَّ الشَّهْرَ ضَيْفٌ فَمَاذَا صَنَعْتُمْ لَهٗ مِنَ
الْاِكْرَامِ ۞ وَهَلْ ظَنَنْتُمْ اَنَّهٗ وَلّٰى رَاضِيًا عَنْكُمْ اَوْ سَاخِطًا يَشْكُوْكُمْ
اِلَى الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ۞ يَا لَيْتَ شِعْرِيْ لِيَعُدُّ نَفْسَهٗ صَائِمًا مَنْ
يَغْتَابُ طُوْلَ نَهَارِهٖ وَيَأْكُلُ لُحُوْمَ الْاِخْوَانِ ۞ اَمْ كَيْفَ يَظُنُّ نَفْسَهٗ
مُعْتَكِفًا مَنْ كَانَ قَلْبُهٗ فِيْ مَكَانٍ وَجِسْمُهٗ فِيْ مَكَانٍ ۞ اَمْ كَيْفَ
يُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ هُوَ مِنْ سَكَارَى الْغَفَلَاتِ ۞ غَرِيْقٌ فِيْ بَحْرِ
الشَّهَوَاتِ ۞ كَيْفَ يَنْفَعُ قِيَامُ مَنْ اَسْهَرَ جَفْنَهٗ وَقَلْبُهٗ فِيْ
سِنَةِ الْخَطِيْئَاتِ ۞ يَا لَهْفَاهُ عَلٰى ضَيْفٍ لَمْ نَجْعَلْ لَهٗ مِنَ
الْاِكْرَامِ نُزُلًا ۞ وَيَا لَهْفَاهُ عَلٰى مَوْسِمِ خَيْرٍ لَمْ نَكْتَسِبْ فِيْهِ رِبْحًا
وَلَا اَمَلًا ۞ وَيَا نَدَامَتَاهُ عَلٰى بَحْرٍ فُرَاتٍ لَمْ نَغْتَرِفْ مِنْهُ مَا يُسَكِّنُ
عَطَشًا ۞ وَيَا حَسْرَتَاهُ عَلٰى رَفِيْقٍ شَفِيْقٍ وَدَّعَنَا وَمَضٰى ۞ اَلْوَدَاعُ
يَا شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوْبِ ۞ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوْبِ
اَلْوَدَاعُ الْوَدَاعُ يَا شَهْرَ التَّرَاوِيْحِ وَالتَّسَابِيْحِ ۞ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ
يَا شَهْرَ الْقَنَادِيْلِ وَالْمَصَابِيْحِ ۞ اَلْوَدَاعُ الْوَدَاعُ يَا شَهْرَ كَفَّارَةِ
الْمَعَاصِيْ وَالسَّيِّئَاتِ ۞ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَهْرَ تَضَاعُفِ الْبِرِّ
وَالْحَسَنَاتِ ۞ اَلْوَدَاعُ الْوَدَاعُ يَا شَاهِدَ الصَّائِمِيْنَ عِنْدَ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ ۞ اَلْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَافِعَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ اَحْسَنِ

الى الحقين يا معشر المسلمين ان في الله عزاء من كل مصيبة وخلفا من
كل فائت فبالله فثقوا واياه فارجوا فانما المحروم من حرم الثواب ۔ وتداركوا
ما فات باصلاح ما هو آت ۔ واستغفروا الله انه كان توابا غفارا ۔ ولا
تامنوا امهاله فانه لم يزل ولا يزال مقتدرا ۔ اعوذ بالله من الشيطان
الرجيم ۔ وبشر الصابرين الذين اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا
اليه راجعون ۔ اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة واولئك هم
المهتدون ۔ اقول قولي هذا واستغفر الله العظيم لي ولكم ولسائر المسلمين
فاستغفروه انه هو الغفور الرحيم ۔

عیدالفطر کا دوسرا خطبہ

مقدار پڑھنے تین آیت کے منبر پر بیٹھ کر پھر کھڑا ہو کے سات بار تکبیر آہستہ
کہہ کے دوسرا خطبہ پڑھے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله والحمد لله الذي امر بذكره واشهد ان لا اله الا الله هو مفضيا
بشكره واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله الى كافة الخلق
صلى الله عليه وسلم وعلى آله واصحابه معادن الصفاء والصدق ۔ اما بعد
عباد الله اتقوا الله فيما تعملون ان الله مع الذين اتقوا والذين هم محسنون
واعلموا ان يومكم هذا اليوم عيد لله عليكم تبير عوائد الاحسان ۔ ورباء
بذل الدرجات والعفو والغفران ۔ ادرمه الله شهر الصيام ۔ وفتح به
شهر شهور حج بيته الحرام ۔ يستحب لكم فيه الاغتسال والسواك ولبس الحسن

الثیاب ؛ والتیمم والطیب واکل التمیرات او ای حلو کان بعد ان یکون وترًا
والتکبیر المسارعة الی المصلی راجلاً والتکبیر فی الطریق سرًا والرجوع
من طریق اخری؛ واعلموا ان الله اوجب علیکم فی هذا الیوم رکعتین مع
ست تکبیرات؛ وبین کل تکبیرتین یکون السکوت مقداره ثلث تسبیحات
ثلثة بعد الثناء قبل التعوذ فی الرکعة الاولی؛ وثلثة بعد القراءة قبل
تکبیر الرکوع فی الرکعة الاخری بعد ارتفاع الشمس قدر رمح الی نصف
النهار؛ وفی الغد بعده بلا کراهة وبکراهة ان کان بلا اعتذار؛ واوجب
اداء صدقة الفطر علی کل حر مسلم مکلف مالک لمقدار النصاب فاضلاً
عن حوائجه الاصلیة وان کان من جنس الثیاب؛ او الادوار او العبید
او الدواب؛ عن نفسه وان لم یقم لعدو ثمّا لیکه واولاده الصغار؛
لا عن زوجته وولدیه واولاده الکبار الا استحسانا واستحبابا عن کل
راس نصف صاع من بر او دقیقه او سویقه؛ او صاع من تمر او شعیر
او قیمة کل منهما والصاع المعتبر ما یسع الفا واربعین درهما من ماش
او عدس یعنی مائتین وثلثة وسبعین تولجة منهما واداء القیمة افضل
فی الرخاء والخصب لکنهما فی القحط والجدب والاولی دفع فطرة شخص
واحد الی واحد وان جاز دفع فطرة شخص الی جماعة وجماعة الی واحد
ومصارفها کمصارف الزکوة وافضل اوقات ادائها قبل الغدو الی
المصلی وان قدم لبشرط دخول رمضان او اخر جاز فمن اداها فنعما هی؛
والا فلیؤدها الان؛ یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم العسر ولتکملوا العدة

لتکبروا اللہ علی ما ھدٰکم و لعلکم تشکرون ۞ و قال اللہ تعالیٰ معظمًا لنبیہ
وخیر خلقہ وکان فضلہ علیہ عظیمًا ان اللہ و ملئکتہ یصلون علی النبی ط
یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ۞ اللھم صل وسلم علی نبینا
وشفیعنا محمد وعلی الہ العظماء واصحابہ الامناء ۞ خصوصًا علی اجل صاحب
واسعد رفیق ن الخلیفۃ السامی ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وعلی الامام الشفوق ۞ امیر المومنین ابی حفص عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وعلی شاکر الصابر زوج الامنتین لرسول الثقلین ۞ امیر المومنین ابی
عمرو عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۞ وعلی الحلم المحربر
المقدام فی صدر الکتائب امیر المومنین ابی الحسن علی ابن ابی طالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعلی ریحانتی سید الکونین ابی محمد ن الحسن وابی
عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وعلی امھما البتول الزھراء
سیدۃ النساء بلا امتراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۞ وعلی الاسدین المکرمین
بین الناس ۞ القرم حمزۃ و الشہم العباس ۞ والذین یکمل بہم عدد
العشرۃ المبشرین طلحۃ والزبیر وسعد وسعید وعبد الرحمٰن وابی
عبیدۃ الامین و الازواج الطاھرات واھل البیت المطھر ۞ وجمیع
الصحب ومتبعیہم باحسان الی یوم الحشر ۞ اللھم اغفر للمومنین
والمومنات والمسلمین والمسلمات واصلح ذات بینہم واکفہم الآفات ۞ واعز
الاسلام و ناصریہ ۞ واذل الشرک ومن الیہ ۞ وارحم الدین المرضی
ومن حماہ ۞ واخذل لقہرہم من خذلہ عاداہ ۞ و اجعلنا من

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِقَوْلِكَ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ اُذْكُرُوا اللّٰهَ الْعَظِيْمَ يَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِنِعْمَةٍ يَزِدْكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ (منبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار تکبیر آہستہ کہے)

عید الضحیٰ کا پہلا خطبہ

پہلے نو بار تکبیر مثل عید الفطر کہے۔ پھر خطبہ شروع کرے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ بَرَأَ النَّاسَ وَعَمَّهُمْ بِالْاِحْسَانِ وَخَصَّ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْهُمْ بِنِعَمِ الْاٰخِرَةِ وَدُخُوْلِ الْجِنَانِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ بَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى مُسَلَّمَاتِ الْعِرْفَانِ ۞ وَعَلَّمَهُمْ عَلٰى لِسَانِهِ الشَّرَائِعَ وَالْحِكَمَ وَالْقُرْاٰنَ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ فَضَّلَ اُمَّتَهٗ وَدِيْنَهٗ عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَالْاَدْيَانِ وَوَضَعَ عَنْهُمُ الْاِصْرَ وَالْاَغْلَالَ وَطَهَّرَهُمْ عَنْ رِجْسِ الْاَوْثَانِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ وَعَدَ الْمُضَحِّيْنَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةً بِالْفَضْلِ وَالْاِمْتِنَانِ ۞ وَجَعَلَ اِهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ لِاَنَّهٗ قَبْلَ الْاَرْضِ يَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۔ سُبْحَانَ مَنْ لَّا تُحْصٰى نِعَمُهٗ وَاِنْ سَعٰى غَايَةَ جُهْدِهٖ كُلُّ اِنْسَانٍ ۞ وَكَانَ فِيْ كُلِّ شَعْرَةٍ مِّنْ شُعُوْرِ الْاَضَاحِيْ وَفِيْ كُلِّ قَطْرَةٍ مِّنْ دَمِهَا اَجْرٌ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ۞ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ

اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ط سبحان من تطأطت السمٰوٰت لعظمتہ و القادر لحکمہ القمران و سبحت الملٰئکۃ من خیفتہ و خضع لجلالہ الثقلان ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ہ سبحان من لہ العظمۃ و الکبریاء و النعمۃ و الآلاء و ھو الحنان ۔ و ھو القاھر فوق عبادہ لا الٰہ الا ھو سبحانہ من ھو متفرد بالربانیۃ ۔ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد ط و اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شھادۃ خالصۃ من الجنان ۔ و اشھد ان سیدنا محمدا عبدہ و رسولہ افضل من بعث بالحج و الفرقان صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ ما استدار الزمان و تعاقب الملوان ۔ اما بعد فانی اوصیکم بتقوی اللہ ۔ و احذرکم معصیۃ اللہ ۔ و اذکرکم ما کان فیہ انبیاء اللہ من بذل الاموال و الانفس فی طاعۃ اللہ روی ان السید ابراھیم علی نبینا و علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم ۔ اتاہ فی منامہ آت من رب العٰلمین فامرہ ان یتقرب الی اللہ بذبح احب ما عندہ ۔ ثم عرفہ یوم عرفۃ ان المراد ذبح ولدہ و ان یتولی ذلک بیدہ ۔ فانتھی الی امر ربہ ۔ و اطفاء بنور رضوانہ نار قلبہ ۔ و خرج بابنہ اسمٰعیل علیہ صلوٰۃ اللہ الجلیل الی حیث امر ۔ و اعلمہ الامر الذی قد قدر ۔ فانقاد لامر اللہ و احسن التسلیم ۔ و کذلک صنع من اتاہ بقلب سلیم ۔ و ابی ابراھیم الا الامضاء لحکم القضاء حتی اذا تلہ للجبین ط و اخذ الشفرۃ بالیمین ۔ و اھوی بھا الی نحرہ محلنا بحمد اللہ و شکرہ و تکبیرہ ۔ و وضع السکین علی رقبتہ ۔ و لم تنازعہ شفقۃ

وَلَدِهٖ ۞ وَضَجَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ لَهُمَا بِالدُّعَاءِ ۞ وَعَجَّتِ الْوُحُوْشُ وَحَدَا لَهُمَا
بِالثَّنَاءِ ۞ فَلَمَّا أَوْجَدَهُ اللّٰهُ ثَابِتًا عَلٰى صِدْقِ النِّيَّةِ وَقُوَّةِ صَبْرِهٖ عِنْدَ حُلُوْلِ
الْبَلِيَّةِ نَادَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيْمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ۝ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِيْنُ ۞ وَأَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بِالْفِدْيَةِ فَحَدَّدَ إِلَيْهَا بِالْمُدْيَةِ ۞ فَنَحَرَهَا جَهْرًا بِاسْمِ اللّٰهِ وَالتَّكْبِيْرِ
عَلَيْهَا إِعْلَانًا فَأَبْقَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي عَقِبِهٖ سُنَّةً ۞ وَجَعَلَ عَلٰى أَشْرَفِ
أَوْلَادِهٖ وَأُمَّتِهٖ مِنَّةً ط وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ۞ فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۞ عِبَادَ اللّٰهِ أَمَا آنَ لَكُمْ
أَنْ تُقْلِعُوْا عَنِ الذُّنُوْبِ أَوَلَا تَتَّعِظُوْنَ ۞ أَمَا آنَ لَكُمْ أَنْ تَرْجِعُوْا إِلٰى عَلَّامِ
الْغُيُوْبِ أَوَلَا تَعْتَبِرُوْنَ ۞ أُولٰٓئِكَ بَذَلُوْا أَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ بِالدَّرَاهِمِ
وَالدَّنَانِيْرِ تَشِحُّوْنَ ۞ أُولٰٓئِكَ أَخْلَصُوْا قُلُوْبَهُمْ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ فِي كُلِّ وَادٍ تَهِيْمُوْنَ ۞
أُولٰٓئِكَ تَجَنَّبُوْا عَنْ حُظُوْظِهِمْ لِلّٰهِ وَأَنْتُمْ فِي الْحُظُوْظِ مُنْهَمِكُوْنَ ۞ وَافَضِيْحَتَكُمْ
مِنَ اللّٰهِ إِذَا تُبْلٰى سَرَائِرُكُمْ وَامْتُحِنَ بِصِدْقِ مَا تَدَّعُوْنَ ۞ وَتَقِفُوْنَ بَيْنَ
يَدَيْهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ۞ وَقَرَعَ أَسْمَاعَكُمْ
قَوْلُهٗ تَعَالٰى أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَاللّٰهِ لَئِنْ
لَمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْهَالِكُوْنَ ۞ وَإِنْ لَمْ يَغْفِرْ لَنَا رَبُّنَا لَنَحْنُ الْخَاسِرُوْنَ ۞
إِنَّ أَحْسَنَ الْكَلَامِ وَأَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَزِيْزِ الْعَلَّامِ ۞ إِنَّ
أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاللّٰهُ وَلِيُّ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۞ أَقُوْلُ قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ أَجْمَعِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

عید الضحیٰ کا دوسرا خطبہ

بمقدار پڑھنے تین آیت کے منبر پر چپکا بیٹھے پھر کھڑے ہو کر سات بار تکبیر آہستہ کہہ کے دوسرا خطبہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ زَیِّنُوْا قُلُوْبَکُمْ بِالطَّاعَاتِ وَصَلُّوْا عَلٰی مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْوَحْیِ وَالشَّفَاعَاتِ اَمَّا بَعْدُ عِبَادَ اللّٰہِ اِحْضُرُوْا رَحِمَکُمُ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ الْعَظِیْمِ لِصَلٰوتِکُمْ بِوَقَارٍ وَّسَکِیْنَۃٍ وَّاَجْمَلِ ھَیْئَۃٍ وَّزِیْنَۃٍ وَکَبِّرُوْا بِالطَّرِیْقِ جَھْرًا وَّعَظِّمُوْا شَعَائِرَ رَبِّکُمْ وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ وَاجْعَلُوْھَا مِنْ اَطْیَبِ ذَخَائِرِکُمْ وَاسْتَشْعِرُوا التَّقْوٰی فِیْ ضَمَائِرِکُمْ فَلَیْسَ یَقْبَلُ اللّٰہُ مِنَ الْاَعْمَالِ اِلَّا مَا کَانَ خَالِصًا لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَاؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ وَاعْلَمُوْا اِنَّہٗ یَجِبُ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ مُقِیْمٍ غَنِیٍّ مَالِکٍ لِلنِّصَابِ الْفَاضِلِ عَنِ الْحَوَائِجِ الْاَصْلِیَّۃِ وَلَوْ کَانَ غَیْرَ نَامٍ وَّلَمْ یَمْضِ عَلَیْہِ حَوْلٌ اَنْ یُّضَحِّیَ بَعْدَ صَلٰوۃِ الْعِیْدِ اِلٰی ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ عَنْ نَفْسِہٖ لَا عَنْ طِفْلِہٖ اِلَّا مِنْ مَّالِہٖ شَاۃً اَوْ سُبْعَ بَدَنَۃٍ اَوْ بَقَرَۃٍ وَّاِنَّمَا یُجْزِیْ اِبْنُ حَوْلٍ مِنَ الْمَعْزِ وَابْنُ حَوْلَیْنِ مِنَ الْبَقَرِ وَخَمْسَۃٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَیَجُوْزُ الْاِبِلُ وَالْبَقَرُ عَنْ وَاحِدٍ اِلٰی سَبْعَۃٍ اِذَا اَرَادَ کُلُّھُمُ الْقُرْبَۃَ وَاتَّفَقَتْ جِھَۃُ الْقُرْبَۃِ اَوِ اخْتَلَفَتْ وَیَقْسِمُ اللَّحْمَ

ولنا لا تجزئ الا اذا انضم معه من الاكارع والجلد. وتجزئ الجماء التي
لا تكون لها قرن والخصي ولا تجزئ العجفاء التي لا تنقي والعرجاء
التي لا تمشي الى المنسك ومقطوع الاكثر من ثلث الاذن او الانف
او الالية او الذنب او العين ويأكل المضحي من لحم الاضحية ويطعم
غنيا ولا ينقص التصدق عن الثلث ويتصدق بجلدها او يعمل منه دلوا
او غربالا او يبدله بما ينتفع به باقيا ولا يعطي اجر الجزار منها ويكره
ذبح حيوان بحضور حيوان آخر وترك التوجه الى القبلة والنخع اي
الذبح الشديد حتى يبلغ النخاع والسلخ قبل ان تسكن عن الاضطراب
ويستحب تسمين الاضحية فقال النبي صلى الله عليه وسلم سمنوا ضحاياكم
فانها على الصراط مطاياكم واستحسان لونها واحد الشفرة قبل
الاضجاع وان يقول اني وجهت وجهي للذي فطر السماوات والارض
حنيفا وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله
رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا من المسلمين ثم يضجعها
متوجها الى القبلة على جانبها الايسر ويأخذ السكين باليمين ويمسك
رأسها باليسار ويضع قدمه على صفاحها ويقول بسم الله الله اكبر
ثم يذبح ويقطع الحلقوم والمريء والودجين ثم يقول بعد الذبح
اللهم تقبل مني كما تقبلت من خليلك ابراهيم وحبيبك محمد عليهما
الصلاة والسلام. قال اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذه
الاضاحي يا رسول الله قال بكل شعرة حسنة واعلموا انه يجب على كل مسلم

مُقِيْمٍ بِمِصْرٍ عَقِيْبَ كُلِّ فَرْضٍ اُدِّيَ بِالْجَمَاعَةِ مُسْتَحَبَّةٍ مِنْ فَجْرِ يَوْمِ عَرَفَةَ اِلٰى
عَصْرِ اٰخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ اَنْ يَّقُوْلَ مَرَّةً وَّاحِدَةً جَهْرًا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَلٰى مُقْتَدِيْهِ بِلَا
جَهْرٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط يٰاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ
مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ: وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلٰئِكَةِ
الْمُقَرَّبِيْنَ وَعِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ: رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا
بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ:
اَللّٰهُمَّ اَمْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَى السّٰبِقِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ ط وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ: خُصُوْصًا عَلَى الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ
الْمَهْدِيِّيْنَ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي الْغَارِ ط رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ: وَعُمَرَ الْفَارُوْقِ قَامِعِ اٰسَاسِ الْكُفَّارِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ
وَعُثْمَانَ ذِي النُّوْرَيْنِ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَالْوَقَارِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ:
وَعَلِيِّ نِ الْمُرْتَضٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْجَبَّارِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ: وَعَلٰى
سَيِّدَيْ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْاِمَامَيْنِ اَبِيْ مُحَمَّدِنِ الْحَسَنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ
الْحُسَيْنِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَعَلٰى اُمِّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَآءِ
فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَعَلٰى عَمَّيْهِ
الْمُكَرَّمَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ اَبِيْ عُمَارَةَ حَمْزَةَ وَاَبِي الْفَضْلِ
الْعَبَّاسِ ط رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا: اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ط اَلَا اِنَّ

حزب اللہ ھم المفلحون ؛ اللھم ایّد الاسلام بنصرۃ السلطان العادل ط اللھم وفقنا لما تحب وترضی ؛ واجعل اٰخرتنا خیرا من الاولی ؛ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم ؛ واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولا تجعلنا منھم عباد اللہ رحمکم اللہ ط ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاءِ ذی القربٰی وینھٰی عن الفحشاءِ والمنکر والبغی لعلکم تذکرون ؛ اذکروا اللہ العلیّ العظیم یذکرکم وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالٰی اعلٰی واولٰی واعزّ واجلّ واتمّ واھمّ واکبر ط

منبر سے اترنے سے پہلے چودہ بار تکبیر آہستہ کہے مثل خطبہ عید الفطر کے

خطبہ سورِ قرآنی

منسوب بجناب امام زین العابدین رضی اللہ تعالٰی عنہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

الحمد للہ الذی فتح بفاتحۃ الکتاب کلامہ القدیم ؛ واودع فی البقرۃ وآل عمران والنساء احکام التحلیل والتحریم ؛ وامدّ للمقرّ بین مائدۃ قربہ وجعل الانعام من انعامہ وفضلہ الحمیم ورفعنا من الاعراف واختصنا بانفال الغنائم وقبل توبۃ

مَنْ اَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۞ وَاَنْجَا يُوْنُسَ وَهُوْدًا وَّيُوْسُفَ ۞ وَاَزَالَ رَعْدَ
الْخَوْفِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ۞ وَشَرَّفَ الْحِجْرَ بِمَنْ قَلَا النَّحْلَ ۞ وَاَيَّدَهُ
بِالْاِسْرَاۤئِيْلِ ۞ وَاَخْبَرَ عَنْ اَصْحٰبِ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ ۞ وَبَشَّرَ عِيْسَى
بْنَ مَرْيَمَ بِاَنَّ طٰهٰ اِمَامُ الْاَنْبِيَاۤءِ عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِيْمُ ۞
وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَهَدٰهُمْ بِنُوْرِ الْفُرْقَانِ وَهَدَا بِهٖ
الْمُسْتَقِيْمِ وَاَعْجَزَ الشُّعَرَاۤءَ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ وَكَانُوْا عَدَدَ النَّمْلِ وَكُلٌّ
فِيْ ضَلَالِهٖ يَهِيْمُ ۞ وَقَصَّ الْقَصَصَ عَلٰى مَنْ عَسْعَسَ الْعَنْكَبُوْتُ عَلٰى غَارِهٖ
وَاٰمَنَ بِهٖ الْعَرَبُ وَالرُّوْمُ وَنَافَى لُقْمَانَ الْحَكِيْمَ ۞ فَكَمْ سَبَّحَ اللّٰهَ
فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ اِذْ هَزَمَ لَهُ الْاَحْزَابَ وَسَبَا عِيَالَ الْمُشْرِكِيْنَ ۞
كَانَ فَاطِرًا لِكُلِّ اَثَالِفِ اٰثِيْمٍ يُسَبِّحَانَ مَنْ مَدَّ يٰسٓ بِالصّٰٓفّٰتِ[37]
نَصَادَ[38] زُمَرَ[39] الْاَعْدَاۤءِ بِتَايِيْدِ ذِي الطَّوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ۞ وَاَيَّدَهُ بِقَوْمٍ فُصِّلَتْ بِسُيُوْفِهِمْ رِقَابُ الْمُشْرِكِيْنَ ۞ وَكَانَ
اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ فَاَبْطَلُوْا زُخْرُفَ الْجَاهِلِيَّةِ وَدُخَانَ الشِّرْكِ
وَاَثَلَهُ الْقَدِيْمِ ۞ وَاِذَا كَانَتِ الرُّسُلُ جَاثِيَةً فِيْ اَحْقَافِ الْحَشْرِ سَاَلَ
مُحَمَّدٌ الشَّفَاعَةَ مَعَ الْفَتْحِ الْمُبِيْنِ وَالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۞ وَكَسَّرَ حُجُرٰتِ[49]
الْكٰفِرِيْنَ بِكُلِّ قَافٍ اَثَرَهُ وَنَصَرَهُ بِالذّٰرِيٰتِ[51] وَفَضَّلَ عَلٰى صَاحِبِ الطُّوْرِ[52]
مُوْسَى الْكَلِيْمِ ۞ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى اِنَّهُ شَقَّ لَهُ الْقَمَرُ الرَّحْمٰنُ[55] لِيَفُوْزَ
الْمُخْلِصُوْنَ بِالْجَنَّةِ وَالتَّكْرِيْمِ ۞ وَاَيَّدَهُ فِيْ كُلِّ وَاقِعَةٍ بِبَاْسِ الْحَدِيْدِ
نَقْطَعُ بِالْمُجَادَلَةِ قُلُوْبَهُمْ وَجَعَلَ لَهُمْ فِي الْحَشْرِ الْعَذَابَ

الاليم ﴿ و اوقع الامتحان فى صفهم كل جمعة ﴿ والمنافقون ﴿ با
التغابن والخزى العظيم ﴿ و احل الطلاق و التحريم فهو مالك
الملك ذو الفضل العميم ﴿ من جعل امره بين الكاف و النون ﴿
الحاقة كلمته لمن سال عنها بالتفهيم ﴿ ارسل نوحا الى قومه
وعم الانس والجن بدعوة المزمل المدثر المنبئ عن قيمة
الانسان والمرسلت بالنبا العظيم ﴿ الموقع فى النزعت من عبس
عليه كورت شمس الكفر و انفطرت قلوب المطففين ومن لم يزن
بالقسطاس المستقيم ﴿ فيا ويلهم اذا انشقت السماء ذات
البروج وظهر الطارق بامر العلى الاعلى المدبر الحكيم ﴿ هنالك
تغشاهم الغاشية اذا طلع فجر الصدق لمن اتى الله بقلب سليم ﴿
وظهرت للمتقين فى البلد شمس الايمان و اختفى ليل الشرك
البهيم ﴿ فلله الحمد اذ كمل الشمس و الوتر و الضحى على لسان من
اختصه بشرح الصدر و الوصف الجميل و الخلق العظيم ﴿ و اقسم
بالتين انه اكمل المخلوقين من علق وشرفه و امته بليلة القدر
لمن تريد الفجر و التعظيم ﴿ ولم يكن الذين كفروا من اهل
الكتب و المشركين منفكين عنه بل زلزلهم بالعديت القارعة
لكل مسلم ولم يغن عنهم التكاثر فى العصر ﴿ ويل لكل همزة
كاصحب الفيل ولكفار قريش ومانع الماعون من ما وعد من العذاب
الاليم فجل من اعطى المصطفى كاس الكوثر فسامحه المؤمنون و منعه

الْكٰفِرُوْنَ ۱۰۹ وَاَيِّدْنَا عَلَيْهِمْ بِالنَّصْرِ ۱۱۰ تَبَّتْ ۱۱۱ اَيْدِيْ كُلِّ كُفَّارٍ اَثِيْمٍ وَلَمْ يَكُنْ بِالْاِخْلَاصِ ۱۱۲ اِلَّا اٰمَنَ اَمَّنَ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَالنَّاسِ ۱۱۴ وَالتَّبِعُ هُدٰيهُ وَصَلَّى اللّٰهُ الْمُسْتَقِيْمَ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

(۲۰)

نکاح کے بعد چھ کلمے

خطبۂ نکاح جو کتاب ہذا کے صفحہ ۱۴۳ پر درج ہے) پڑھنے کے بعد قاضی صاحب کو چاہیے کہ دولہا کو مندرجہ ذیل چھ کلمے اور صفت ایمان با معنی پڑھائیں کیونکہ ان کلمات سے تجدید ایمان ہوتی ہے اور نکاح کے وقت تجدید ایمان بہتر ہے۔

اوّل کلمۂ طیّب

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ	اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

دوّم کلمۂ شہادت

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ	کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے نہیں ہے
لَا شَرِيْكَ لَهٗ	اس کے لئے شریک اور اس پر
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ	گواہ ہوں کہ محمدؐ اس کے بندے
وَرَسُوْلُهٗ	اور رسول ہیں ۔

سوم کلمہ تمجید

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ ہی کیلئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا بزرگ ہے اور گناہوں سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بزرگ ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ایک ہے نہیں کوئی شریک اُس کا۔ اسی کیلئے ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے حمد۔ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور خود وہ زندہ ہے نہیں مرتا۔ ہرگز کبھی جلال اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پنجم کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاً سِرًّا

اللہ سے جو میرا پروردگار ہے ہر گناہ کی معافی چاہتا ہوں جو میں نے جان کر یا بھول کر چھپ کر

أَوْ عَلَانِيَةً وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَا أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؀

کیا یا ظاہر اور اسی کے حضور میں ہر گناہ سے توبہ ہے چاہے وہ گناہ مجھے معلوم ہو اور وہ گناہ جو مجھے معلوم نہ ہو بیشک تو چھپی باتوں کا جاننے والا ہے اور عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا۔ اور گناہوں سے بچاؤ اور نیکی کی توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے جو بلند اور بزرگ ہے۔

ششم کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَأَسْلَمْتُ وَأَقُوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

الٰہی مجھے اس بات سے بچاؤ کہ میں جان بوجھ کر تیرا کوئی شریک ٹھہراؤں اور جو گناہ میں نے جانے بوجھے کیے تو ان کو بھی بخش دے۔ میں نے ان سے توبہ کی اور میں بیزار ہوا کفر سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت سے اور بدعت سے اور چغل خوری سے اور بری باتوں سے اور تہمت اور سب گناہوں سے اور میں مسلمان ہوں اور یہ کہتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ایمانِ مفصّل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ٥

میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اُس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن اور اللہ کی طرف سے اچھی اور بُری تقدیر پر اور مرنے کے بعد جی اُٹھنے پر۔

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارًا بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقًا بِالْقَلْبِ ٥

میرا ایمان ہے اللہ تعالیٰ پر ایسا جیسا کہ اس کے نام ہیں۔ اور جیسی اس کی صفتیں ہیں اور میں نے اس کے سب حکم قبول کئے اور زبان سے اقرار کر کے اور دل سے یقین لاکر

تمام شد

تعلیمات اسلام

مؤلفہ

مولانا مولوی محمد عبدالصمد خانصاحب

میرٹھی

[illegible]

[illegible]

پبلشرز تاج پبلشنگ ہاؤس دہلی

قیمت فی جلد تین روپیہ پچاس نئے پیسے